کوہِ نور

تاریخ ہندوستان

ٹھاکرداس انند اینڈ سنز
پبلشرز گنپت روڈ۔ لاہور

کوہِ نُور

تاریخ ہندوستان

برائے طلبا ہائی کلاسز و ورنیکولر فائینل

ٹھاکر داس آنند اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشرز
گنپت روڈ۔ لاہور

قیمت ایک روپیہ

خصوصیات

۱ - پنجاب یونیورسٹی کے مقرر کردہ سلیبس کے عین مطابق -
۲ - سوالات - انگریزی اور اُردو دونوں زبانوں میں - یونیورسٹی کے گذشتہ امتحانی پرچوں سے منتخب کئے ہوئے -
۳ - جوابات - واضح اور مکمّل - غیر ضروری تفصیلات ندارد -
۴ - واقعات - نہایت آسان اور عام فہم زبان میں مسلسل اور صحیح -
۵ - طرزِ تحریر جوابات - نہایت اعلےٰ - طلباء کی تقلید کے قابل - امتحان میں زیادہ نمبر دلانے والا -
۶ - مشہور ہستیاں اور مشہور سنین - کتاب کے آخر میں -
۷ - موجودہ تواریخ ہندوستان میں بہترین کتاب -
۸ - امتحان میں کامیابی کی ضامن -
۹ - موجودہ عظیم جنگ کے اپ ٹوڈیٹ حالات -

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	ہندوستان کے طبعی خط وخال اور ان کا اثر	۱
۲	قدیم تاریخ ہند کے ماخذ	۵
	ہندوؤں کا زمانہ	
۳	آرین	۹
۴	مسئلہ ذات پات	۱۸
۵	رزمیہ نظمیں	۲۲
۶	بدھ مت اور جین مت	۲۵
۷	سکندر اعظم کا حملہ	۳۸
۸	چندر گپت موریہ	۴۵
۹	راجہ اشوک	۵۲
۱۰	کنشک	۵۹
۱۱	گپت خاندان	۶۳
۱۲	راجہ ہرش	۷۱
۱۳	راجپوتوں کا زمانہ	۷۶
۱۴	ہندو تہذیب اور نوآبادیاں	۸۰
	مسلمانوں کا زمانہ	
۱۵	عروج اسلام	۸۴
۱۶	سلطان محمود غزنوی	۸۸
۱۷	محمد غوری	۹۲
۱۸	خاندان غلاماں	۹۸
۱۹	خاندان خلجی	۱۰۴
۲۰	خاندان تغلق	۱۱۱
۲۱	خاندان سادات	۱۲۲
۲۲	خاندان لودھی	۱۲۲
۲۳	سلطنت بہمنی اور وجے نگر	۱۲۶
۲۴	ہندومت اور اسلام کا باہمی میل جول۔ بھگتی تحریک	۱۳۰
۲۵	خاندان مغلیہ	۱۳۴
۲۶	بابر	۱۳۴
۲۷	ہمایوں	۱۳۸
۲۸	شیر شاہ سوری	۱۴۲
۲۹	اکبر	۱۴۷
۳۰	جہانگیر	۱۶۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۱	شاہجہان	۱۷۰
۳۲	اورنگ زیب	۱۷۷
۳۳	اورنگ زیب کے جانشین	۱۸۶
۳۴	مرہٹوں کا حال	۱۹۳
۳۵	سیواجی	۱۹۳
۳۶	پیشواؤں کا عروج	۲۰۰
۳۷	سکھوں کا عروج	۲۰۹
۳۸	مہاراجہ رنجیت سنگھ	۲۱۴
	انگریزوں کا زمانہ	
۳۹	یورپین اقوام کی آمد	۲۲۱
۴۰	انگریزوں اور فرانسیسوں کی باہمی رقابت	۲۲۵
۴۱	انگریزی حکومت کا آغاز	۲۳۴
۴۲	میر جعفر اور میر قاسم	۲۳۸
۴۳	رابرٹ کلائو	۲۴۲
۴۴	حیدر علی	۲۴۶
۴۵	وارن ہیسٹنگز	۲۴۸
۴۶	لارڈ کارنوالس	۲۶۳
۴۷	سر جان شور	۲۶۸
۴۸	لارڈ ولزلی	۲۶۹
۴۹	سر جارج بارلو	۲۸۲
۵۰	لارڈ منٹو	۲۸۲
۵۱	مارکوئیس آف ہیسٹنگز	۲۸۴
۵۲	لارڈ ایمہرسٹ	۲۹۰
۵۳	لارڈ ولیم بنٹنک	۲۹۲
۵۴	سر چارلس مٹکاف	۲۹۷
۵۵	لارڈ آک لینڈ	۲۹۸
۵۶	لارڈ النبرا	۲۹۸
۵۷	لارڈ ہارڈنگ	۳۰۲
۵۸	لارڈ ڈلہوزی	۳۰۵
۵۹	لارڈ کیننگ	۳۱۳
	ہندوستان تاج برطانیہ کے ماتحت۔	
۶۰	لارڈ کیننگ	۳۲۱
۶۱	لارڈ ایلگن اوّل	۳۲۳
۶۲	لارڈ لارنس	۳۲۳
۶۳	لارڈ میو	۳۲۴
۶۴	لارڈ نارتھ بروک	۳۲۵
۶۵	لارڈ لٹن	۳۲۵
۶۶	لارڈ رپن	۳۲۹
۶۷	لارڈ ڈفرن	۳۳۱
۶۸	لارڈ لینسڈون	۳۳۳
۶۹	لارڈ ایلگن ثانی	۳۳۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۰	لارڈ کرزن	۳۳۵
۷۱	لارڈ منٹو ثانی	۳۳۹
۷۲	لارڈ ہارڈنگ ثانی	۳۴۰
۷۳	لارڈ چیمسفورڈ	۳۴۳
۷۴	لارڈ ریڈنگ	۳۴۹
۷۵	لارڈ اروِن	۳۵۲
۷۶	لارڈ ولنگڈن	۳۵۵
۷۷	لارڈ لنلتھگو	۳۶۳
۷۸	مشہور ہستیاں	۳۶۶
۷۹	مشہور سنین	۳۸۱
۸۰	ضمیمہ	
	موجودہ جنگ عظیم	۳۸۳

فہرست نقشہ جات

نمبر شمار	نام نقشہ	صفحہ
۱	نقشہ سلطنت اشوک	۵۵
۲	نقشہ سلطنت کنشک	۶۲
۳	نقشہ گپتا سلطنت	۶۸
۴	نقشہ سلطنت ہرش	۷۳
۵	نقشہ سلطنت علاؤالدین خلجی	۱۰۸
۶	نقشہ سلطنت اکبر	۱۵۴
۷	نقشہ سلطنت اورنگ زیب	۱۷۹
۸	نقشہ سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگھ	۲۱۷
۹	لارڈ ولزلی کے عہد میں ۱۸۰۵ء	۲۷۹
۱۰	لارڈ ہیسٹنگز کے عہد میں ۱۸۲۳ء	۲۸۷
۱۱	لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں ۱۸۵۶ء	۳۱۱

THE PUNJAB UNIVERSITY SYLLABUS

IN

HISTORY OF INDIA

(1) The Aryans—their Advent—their Civilisation : Society, Government and Religion—their sacred books : Vedas, Upanishads and the Epics.

(2) Buddhism and Jainism—Lives of Buddha and Mahavira—Main doctrines of Baddhism and Jainism.

(3) Alexander's invasion—Battle with Poros.

(4) The Maurya Dynasty—Chandra Gupta, his Government ; Megasthenes and his account of India.

(5) Asoka—his conquest of Kalinga—his conversion to Buddhism—Propagation of Buddhism ; his Edicts.

(6) Kanishka—The extent of his empire—his zeal for Buddhism—Mahayana Buddhism.

(7) The Gupta Empire—Chandra Gupta I—Samudra Gupta, his conquests—Chandra Gupta II (Vikramaditya). Fahian's account of India.

(8) Revival of Brahmanism—Progress of Art and Literature in the Gupta period—The Golden Age of Hinduism.

(9) Harsha—The extent of his Empire—Hieun Tsang's account of India.

(10) The Rajputs—their origin—A brief reference to the principal kingdoms of the Rajputs.

(11) A brief account of the spread of Hindu culture abroad (Chinese, Turkistan and Hindu colonies in Champa, Kambodia, Java, Sumatra, etc.).

(12) The rise of Islam—Its spread in Arabia and Persia—The invasion of Sindh under Mohammad Bin Q asim.

(13) Mahmud of Ghazni—Invasions of Lahore, Kangra and Somnath.

(14) Mohammad Ghori--The first and second battles of Tarain.

(15) Slave Kings : Qutb-ud-Din Altmash, Razia Begum, Nasir-ud-Din Balban.

(16) Khilji Kings : Ala-ud-Din, his conquests, methods of Government—Malik Kafur and his South Indian Campaign.

(17) The Tughlaks : Mohammad Tughlak—Feroze Tughlak—The invasion of Timur and its consequences.

(18) Ibrahim Lodhi, 1517—1526—Break up of the Sultanate of Delhi.

(19) The Bahmani Kingdom and its break-up—Vijayanagar Empire and the battle af Talikota.

(20) Contact of Hinduism and Islam—Fusion of Hindu-Muslim culture—Bhakti Movement—Ramanand—Kabir—Chaitanya—Guru Nanak.

(21) The Mughals.

Babur—First battle of Panipat—Rana Sangram Singh—Humayun, his wars with Sher Shah—Sher Shah's administration.

(22) Akbar—Second battle of Panipat—his religious policy—his conquests—his dealings with the Rajputs (Rana Partap)—his administration—The Din-i-Ilahi—Important personages of his Court.

(23) Jahangir—Khusro's rebellion—Nur Jahan and Prince Khuram's revolt—Sir Thomas Roe.

(24) Shah Jahan—his buildings—Wars in Southern India—The War of Succession.

(25) Aurangzeb—his war with the Rajputs—The rise of the Marathas under Shivaji—Shivaji's administration—Aurangzeb's Deccan campaigns—his character and religious policy.

(26) The decline of the Mughal Empire—Rise of the Sikhs under Guru Gobind Singh and Banda—the invasions by Nadir Shah and Ahmad Shah Abdali—Causes of the decline of the Mughal Empire—The rise of the Sikh Political Power in the Punjab—The rise of the Peshwas.

(27) The coming of the Europeans—Vasco Da Gama—Struggle between the English and the French in the Deccan—The causes of the success of the English—Dupleix—Clive and the conquest of Bengal—Mir Jaffar and Mir Qasim—Haider Ali.

(28) Warren Hastings—Rohilla War—Regulating Act—Nand Kumar—The Begums of Oudh—Raja Chet Singh—Pitt's India Bill.

(29) Cornwallis—Permanent Settlement of Bengal—Sir John Shore and the non-intervention policy.

(30) Lord Wellesley—War with Mysore – Subsidiary System of Alliances—Wars with the Marathas—Nana Farnavis—Treaty of Bassein—Anglo-Maratha War.

(31) Lord Minto—Rise of Maharaja Ranjit Singh—Metcalfe's Mission to the Court of Ranjit Singh.

(32) Marquis of Hastings—The Nepal War—The extirpation of the Pindaris—The last Maratha War,

(33) Lord Amherst—The First Burmese War.

(34) Lord Bentinck—his reforms : Social, Administrative and Educational.

(35) Lord Auckland and Ellenborough—First Afghan War—Annexation of Sindh.

(36) Lord Hardinge—First Sikh War.

(37) Lord Dalhousie—Second Sikh War—Annexation of the Punjab—Second Burmese War—Doctrine of Lapse—his Reforms.

(38) Lord Canning—The Indian Mutiny—Its causes, events and consequences—Queen Victoria's Proclamation.

(39) India under the Crown—Lord Canning.

(40) Lord Lytton—Second Afghan War.

(41) Lord Dufferin—Third Burmese War—The Indian National Congress.

(42) Lord Curzon—his internal administration—Partition of Bengal—Creation of N. W. F. Province—Reforms in various Departments—Indian Universities Act—Ancient Monuments Act—Punjab Land Alienation Act.

(43) Lord Minto—Morley-Minto Reforms.

(44) Lord Hardinge—The Coronation Darbar—The Great War and India's share in it.

(45) Lord Chelmsford—The Declaration of August, 1917—Rowlatt Act—The Satyagraha Movement—Government of India Act, 1919.

ہندوستان کے طبعی خط و خال اور اُن کا اثر

Q. Point out some of the more important physical features of India and show how they have affected the life and history of its people.
(P. U 1927, 28, 39) **(Important)**

سوال۔ ہندوستان کے مشہور طبعی خط و خال بیان کرو۔ اور بتاؤ کہ انہوں نے وہاں کے لوگوں کی زندگی اور تاریخ پر کیا اثر ڈالا ہے؟

ہندوستان کے طبعی خط و خال اور ان کا اثر

بلحاظ طبعی خط و خال ہندوستان تین

مشہور حصوں میں منقسم ہے:۔

۱۔ **کوہ ہمالیہ**۔ کوہ ہمالیہ ہندوستان کے شمال میں تین متوازی سلسلوں میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی پندرہ سو میل اور چوڑائی ڈیڑھ سو میل سے اڑھائی سو میل تک ہے۔ اس کی مشرقی شاخیں گارو۔ کھاسیا۔ اور لوشائی کی پہاڑیاں آسام میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور مغربی شاخوں میں کوہ قراقرم۔ کوہ ہندوکش اور کوہ سلیمان شامل ہیں +

اثر۔ (۱) کوہ ہمالیہ ہندوستان کے شمال میں بہت اونچی اور ناقابل گذر فصیل ہے۔ اس لئے شمال کی طرف سے آج تک کسی بادشاہ نے ہند پر حملہ نہیں کیا +

(۲) کوہ ہمالیہ کی مشرقی شاخوں پر شدید بارش ہونے کی وجہ سے گنجان جنگلات موجود ہیں۔ جو فوجوں کی آمد و رفت کے لئے رکاوٹ ہیں۔ اسی وجہ سے مشرقی جانب بھی دشمن کے حملوں سے محفوظ رہی ہے +

(۳) ہندوستان کی شمال مغربی جانب پر کوہ سلیمان میں آمد و رفت کے لئے کئی درّے مثلاً درّہ خیبر۔ کرم۔ ٹوچی۔ گومل اور بولان وغیرہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپین اقوام سے پہلے تمام حملہ آور انہی دروں کی راہ سے ہند پر حملے کرتے رہے ہیں۔ اگر یہ درے نہ ہوتے تو آج ہندوستان کی تاریخ

کچھ اور ہوتی۔ اسی سبب سے سرکار انگریزی نے شمال مغربی سرحد کی حفاظت کے لئے بے شمار چوکیاں۔ قلعے اور چھاؤنیاں بنا دی ہیں +

۲- **شمالی ہند کا میدان** - یہ میدان دریائے گنگا کے دہانے سے دریائے سندھ تک پھیلا ہؤا ہے۔ نہایت ہموار۔ زرخیز اور گنجان آباد ہے۔ اس کے مشرقی حصے کو دریائے برہم پتر۔ وسطی حصے کو دریائے گنگا اور مغربی حصے کو دریائے سندھ سیراب کرتا ہے +

اثر - (۱) شمالی میدان کی زرخیزی نے ہی غیر قوموں کو یہاں آنے کی دعوت دی ہے۔ چونکہ اس میدان میں ضروریات زندگی تھوڑی سی محنت سے میسّر ہو جاتی ہیں۔ اور آب و ہوا بھی گرم مرطوب ہے۔ اس لئے یہاں کے باشندے آرام طلب اور کمزور ہو کر اپنی جنگجویانہ سپرٹ کو بھول جاتے تھے اور پھر وہ نئے حملہ آوروں کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان پر بہت حملے ہوئے +

(۲) یہ میدان اپنی شادابی اور سرسبزی کی وجہ سے بڑی بڑی سلطنتوں کا مرکز رہا ہے۔ یہاں کا بادشاہ سارے ہندوستان کا شہنشاہ رہا ہے۔ آج انگریزوں نے بھی اسی خطہ میں دارالخلافہ بنا رکھا ہے۔ یہ خطہ تاریخی واقعات سے پُر ہے +

(۳) چونکہ مغربی حملہ آوروں کو دروں سے گذر کر پہلے

پنجاب کو فتح کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے اہلِ پنجاب کو
ان کی روک تھام اور مقابلہ کے لئے کوشش کرنی
پڑتی تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پنجابی طاقتور اور
جفاکش واقع ہوئے ہیں۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے پنجاب
ایشیا کا بلجیم ہے +
(۴) ہندوستان میں یورپین اقوام کے آنے سے پہلے
دہلی کو قبضہ میں لانا تمام شمالی ہند پر قابض ہونا
خیال کیا جاتا تھا۔ اس لئے ہر حملہ آور چاہتا تھا۔
کہ وہ فوراً دہلی پہنچ کر اپنی تمام کوششیں دہلی کی
فتح میں صرف کر دے۔ اسی لئے دہلی کے قریب
پانی پت کے میدان میں کئی خونریز اور فیصلہ کن
لڑائیاں ہوئی ہیں +
(۵) چونکہ مغربی حملہ آوروں کا اثر دہلی کی فتح کے
بعد ختم ہو جاتا تھا۔ اس لئے اس میدان کا مشرقی
حصہ یعنی بنگال نقصان سے محفوظ رہا ہے +
(۶) اس میدان میں ضروریات زندگی بآسانی مہیّا ہونے
کی وجہ سے لوگوں کو فراغت زیادہ تھی۔ اِس لئے
انھوں نے علمِ روحانیت اور فلسفہ میں خوب ترقی کی۔
جن پر آج ہندوستان کو فخر حاصل ہے +
(۷) راجپوتانہ ایک بنجر ریگستان ہے۔ اِس لئے صدیوں
تک یہاں کے باشندے غیروں کے حملوں سے محفوظ
رہے۔ راجپوتوں نے مسلمانوں سے تنگ آ کر اسی صحرا
میں پناہ لی۔ اور وہاں مضبوط قلعے بنوائے۔ اور وقتاً

فوقتاً مسلمان بادشاہوں کو تنگ کرتے رہے +
۳- سطح مرتفع دکن- اس کے شمال میں کوہ بندھیاچل
اور کوہ ست پُڑا واقع ہیں- اور باقی اطراف میں سمندر
ہے- اس کے مشرقی اور مغربی ساحلوں پر پہاڑ ہیں+
اثر- (۱) شمالی ہند اور دکن کے درمیان کوہ بندھیاچل
اور کوہ ست پُڑا ہیں- اس لئے شمالی ہند کی شورشیں
بہت حد تک دکن کی طرف نہ جا سکیں- یہی وجہ
ہے کہ دکن کی تہذیب و تمدن شمالی ہندوستان سے
مختلف ہے- اور دکن مدت تک شمالی فاتحوں کے ماتحت
نہ ہوا- آج بھی دکن میں دراوڑوں کی قدیمی تہذیب
کے نشانات ملتے ہیں +
(۲) مرہٹوں نے مغربی گھاٹ کی چوٹیوں پر بے شمار
قلعے بنا رکھے تھے- اور انہی قلعوں میں بیٹھ کر مغل
فوجوں کا مقابلہ کرتے تھے- آخر مرہٹوں نے اپنی ایک
زبردست سلطنت قائم کر لی +

قدیم تاریخ ہند کے ماخذ

Q. What are the sources of early Indian History? Discuss the importance of each.

سوال- قدیم تاریخ ہند کے ماخذ اور ان کی اہمیت بیان
کرو +

قدیم تاریخ ہند کے ماخذ

حسب ذیل ہیں :-

۱- ہندوؤں کی کتب مقدسہ -

(ا) ویدوں -. برہمن گرنتھوں - اُپنشدوں اور پُرانوں سے
قدیم آرین تہذیب کا حال معلوم ہوتا ہے +

(ب) رامائن اور مہابھارت سے زمانۂ شجاعت کے حالات
معلوم ہوتے ہیں +

(ج) بدھ مت اور جین مت کی مذہبی کتب سے
بھی تاریخی مسالا ملتا ہے +

۲- قدیم ہندو تصانیف - ان میں سے اہم حسب ذیل
ہیں :-

(ا) ارتھ شاستر- اس میں چانکیہ نے چندر گپت موریہ
کے حالات لکھے ہیں +

(ب) ہرش چرتر- اس میں بان نے راجہ ہرش کے حالات
درج کئے ہیں +

(ج) راج ترنگنی - اس میں کلہن نے کشمیر کے راجگان کی
تاریخ لکھی ہے +

(د) پرتھی راج راسو- اس میں چندر بردوے نے پرتھی
راج کے حالات قلمبند کئے ہیں +

۳- غیر ملکی سیاحوں اور مورخوں کی تصانیف :-

(ا) میگستھنیز (سلوکس کا سفیر) نے چندر گپت موریہ کے
حالات "انڈیکا" میں لکھے ہیں +

(ب) فاہیان (چینی سیاح) نے چندر گپت وکرما دتیہ کے
زمانے کا حال لکھا ہے +

(ج) ہیون سانگ (چینی سیاح) نے راجہ ہرش کے عہد کا حال لکھا ہے +

(د) البیرونی - (محمود کے عہد کا ہیئت دان) نے ہندوؤں کے مذہب اور تمدّن پر ایک مستند کتاب تحقیق ہند لکھی ہے +

۴ - پرانی یادگاریں اور کھنڈرات - ان سے بھی قیمتی تاریخی معلومات حاصل ہوتی ہیں - مثلاً

(ا) ٹیکسلا کی کھدائی سے کشن خاندان اور بدھ مت کے عروج کے حالات معلوم ہوئے ہیں +

(ب) پاٹلی پتر کی کھدائی سے موریہ خاندان کے حالات روشنی میں آتے ہیں +

(ج) ہڑپہ اور

(د) مہنجو دارو کی کھدائی سے دراوڑ تہذیب کا پتہ ملا ہے +

۵ - کتبے - پرانے بادشاہوں کے کتبے اونچے میناروں - پتھر کی چٹانوں اور تانبے کی تختیوں پر ملتے ہیں - جن سے اس زمانہ کے تاریخی حالات معلوم ہوتے ہیں - ان میں سے اہم حسب ذیل ہیں :-

(ا) راجہ اشوک کے کتبے +

(ب) سمدر گپت کے کتبے +

۶ - سکّے - پرانے سکّوں سے بادشاہوں کے عہدِ حکومت کا پتہ ملتا ہے - باختر کے یونانی بادشاہوں کے حالات سکّوں سے ہی ملے ہیں - کیونکہ تاریخی کتب میں ان

کا کہیں ذکر نہیں آیا +

نوٹ:- بابو رامیش چندر دت بنگالی عالم کی رائے ہے کہ قدیم ہند و تاریخ کے ماخذوں سے بہتر تاریخی مسالہ دُنیا کے کسی اور ملک کی تاریخ کے لئے دستیاب نہیں ہوتا +

ہندوؤں کا زمانہ

آرین

Q. Who were the Aryans? What do you know about their original abode? Why and when did they enter India? (P. U. 1914, 27)

سوال-آرین کون تھے ؟ ان کے اصلی وطن کی بابت تم کیا جانتے ہو ؟ وہ ہندوستان میں کیوں اور کب وارد ہوئے ؟

آرین آرین وہ قوم ہے جو شمال مغرب کی طرف سے سب سے پہلے ہند میں وارد ہوئی۔یہ لوگ قد کے لمبے ۔ خوبصورت اور ذہین تھے۔ہندوستان میں وارد ہونے سے پہلے وہ کافی مہذب ۔ طاقتور اور فنون جنگ میں ماہر تھے۔ہندوستانی ۔ ایرانی ۔ انگریز ۔ فرانسیسی اور جرمن آرین نسل سے ہی ہیں +

آرین کا اصلی وطن-ان کے اصلی وطن کے متعلق مختلف خیال ہیں :-

۱- بعض کا خیال ہے۔کہ ان کا اصلی وطن پنجاب ہے۔

یہاں سے باہمی جھگڑوں کے سبب ایران اور یورپ کو چلے گئے +

۲۔ بعض مورّخ انہیں تبت یا کشمیر کے باشندے ظاہر کرتے ہیں +

۳۔ بال گنگا دھر تلک اور بعض جرمن مورّخ اس رائے کے ہیں۔ کہ آرین کا اصلی وطن بحر منجمد شمالی کے گرد و نواح کا علاقہ ہے +

۴۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ آرین سویڈن ناروے کے باشندے ہیں یا آسٹریا ہنگری اور وسطی یورپ کے +

۵۔ بعض مورّخ انہیں ایشائی کوچک کے باشندے بتاتے ہیں +

۶۔ لیکن کثرت رائے یہ ہے۔ کہ آرین وسط ایشیا میں رہتے تھے۔ جہاں سے نکل کر تمام اطراف میں پھیل گئے +

وطن چھوڑنے کی وجہ۔ اس بارے میں بھی مورخین کی رائیں مختلف ہیں۔ لیکن عام خیال یہ ہے کہ وسط ایشیا میں جب آرین کی آبادی بڑھ گئی اور وہ وہاں ضروریات زندگی مہیّا کرنے سے عاجز ہو گئے۔ تو اُنہوں نے زرخیز علاقوں کی تلاش میں اپنے وطن کو چھوڑا۔ ان کے کچھ قبائل مغرب میں یورپ کو چلے گئے۔ کچھ ایران میں جا آباد ہوئے اور کچھ شمال مغربی دروں کی راہ سے ہند میں داخل ہوئے۔ ہندوستان میں آنے والے گروہ کا نام ہندی آرین (Indo-Aryans) قرار پایا +

آرین کب آئے ؟ ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ آرین ہندوستان میں کب آئے۔ مورخوں کا قیاس ہے کہ وہ ۲۴۰۰ ق م اور ۱۵۰۰ ق م کے درمیان ہندوستان میں وارد ہوئے۔ اور ان کے تمام قبیلے ایک بار ہی ہند میں نہیں آئے۔ بلکہ بہت مدت تک ان کی آمد کا تانتا بندھا رہا +

آرین پہلے پہل شمال مغربی سرحدی صوبہ اور پنجاب میں آباد ہوئے۔ جُوں جُوں ان کی آبادی بڑھتی گئی۔ ملک کے اندرونی حصّوں میں بڑھتے گئے۔ اور رفتہ رفتہ گنگا اور جمنا کی زرخیز وادیوں میں آباد ہوئے اور بہار اور بنگال میں پھیل گئے۔ چونکہ یہ اصلی باشندوں کی نسبت مضبوط۔ طاقتور اور فن جنگ میں زیادہ ماہر تھے۔ اس لئے انہیں دکن کی طرف بھگا دیا۔ بہت مدت کے بعد یہ قدرتی رکاوٹوں کو عبور کرکے دکن میں بھی جا پہنچے۔ راماین کی کہانی سے اس کی تصدیق ہوتی ہے +

Q. Describe the life of early Aryans under the following heads :—

(*a*) their social life (*b*) their religion and (*c*) their system of government.

(P. U. 1919, 23, 28, 38) (**V. Important**)

سوال۔ قدیم آرین کی زندگی مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت بیان کرو :۔

(ا) ان کی مجلسی زندگی (ب) ان کا مذہب (ج) ان کا طرز حکومت +

آرین کی مجلسی زندگی

۱- گھریلو زندگی-آرین مشترکہ خاندان میں رہتے تھے۔ گھر کا بڑا بزرگ سارے خاندان کا سردار ہوتا تھا۔اور وہ ہر کام اپنی مرضی سے کرتا تھا۔ اس کے حکم کی تعمیل سب کرتے تھے۔ ان کے مکانات کھلے اور ہوادار تھے۔ مُردوں کو جلایا کرتے تھے +

۲- خوراک- یہ لوگ دودھ پیتے اور غلہ۔ گھی۔ پھل اور ترکاریاں کھاتے تھے۔ وہ سوم رس (جڑی بوٹیوں کا رس) پیتے تھے +

۳- لباس- ان کا لباس بھی سادہ ہوتا تھا۔ وہ موٹا سُوتی کپڑا پہنتے تھے۔ امیر لوگ سنہری کامدار کپڑے پہنتے تھے +

۴- ذرائع معاش- (ا) آرین اکثر زراعت پیشہ تھے۔ مویشی ان کی جائداد تھی۔ کسی شخص کی امیری یا غریبی کا اندازہ مویشیوں کی تعداد سے لگایا جاتا تھا۔ (گائے کی عزت کرتے تھے) +

(ب) آرین صنعت و حرفت میں بھی ماہر تھے۔ وہ سُوت کاتنا۔ کپڑا بُننا۔ کھالیں رنگنا۔ چٹائیاں بنانا۔ رتھیں اور ہتھیار تیار کرنا جانتے تھے۔ کسی پیشے کو حقیر نہ سمجھا جاتا تھا +

۵- عورتیں- مرد عموماً ایک وقت میں ایک ہی بیوی رکھ سکتا تھا۔ لیکن قبائل کے سردار کئی شادیاں کر لیتے تھے۔ پردے اور بچپن کی شادی کا رواج نہ

تھا۔ شادی ایک دوسرے کو دیکھ کر اور پسند کر کے کی جاتی تھی۔ بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کی ممانعت نہ تھی۔ میلوں اور تہواروں میں مرد اور عورتیں کھلم کھلا ایک دوسرے کو ملتے تھے۔ عورتوں کو عزت سے دیکھا جاتا تھا۔ عورت کی غیر حاضری میں ہر ایک رسم نامکمل خیال کی جاتی تھی۔ متبنیٰ بنا لینے کا حق ہر ایک کو حاصل تھا۔ عورتیں زیورات پہنتی تھیں +

۶۔ **ذات پات**۔ آرین ذات پات کی تمیز سے ناواقف تھے۔ اور وہ آزادی۔ برابری اور برادری کو ترجیح دیتے تھے +

۷۔ **تفریحات**۔ آرین راگ ودیا کے دلدادہ تھے۔ وہ مختلف سازوں کا استعمال جانتے تھے۔ کئی دفعہ جؤا بھی کھیلتے تھے۔ لیکن اسے برا سمجھا جاتا تھا۔ یہ رتھوں کی دوڑیں کراتے تھے۔ جنگلی جانوروں کو پھندے سے پکڑنے کا شغل بھی رکھتے تھے +

آرین کا مذہب

۱۔ آرین کا مذہب سیدھا سادہ تھا۔ ابتدا میں نہ ان کے کوئی مندر تھے۔ نہ آج کل کی طرح پجاری۔ نہ بُت تھے اور نہ بُت پرستی کا رواج۔ ضرورت کے وقت کھلے میدان میں مذہبی رسوم ادا کرتے تھے +

۲۔ آرین قدرت پرست تھے۔ وہ قدرت کی مختلف طاقتوں مثلاً سورج۔ بادل۔ بارش۔ آگ۔ ہوا وغیرہ کو دیوتا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے تھے +

۳- آرین نے غور و خوض کے بعد یہ معلوم کر لیا تھا۔ کہ یہ تمام دیوتا کسی اور اعلےٰ ہستی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے اس اعلےٰ ہستی کی برہم یعنی خدا کے نام سے پوجا شروع کر دی +

۴- پوجا پاٹ میں پروہت سرداروں کی مدد کرتے تھے +

آرین کا طرز حکومت

۱- قبیلہ کا بزرگ۔ آرین کے مختلف قبائل تھے۔ ہر ایک قبیلہ کا بزرگ آدمی اس خاندان کا حکمران سمجھا جاتا تھا۔ وہ اپنے قبیلہ کی ترقی اور حفاظت کا ضامن ہوتا تھا۔ امن کے زمانہ میں مذہبی امور سر انجام دیتا اور زمانہ جنگ میں فوج کا افسر بنتا تھا +

۲- راجہ۔ آرین دیہاتوں میں رہتے تھے۔ کئی دیہات ملا کر ایک بستی بنا دی جاتی تھی۔ جو راجہ کے ماتحت ہوتی تھی۔ بعض دفعہ راجہ کا انتخاب لوگ خود کرتے تھے۔ لیکن زبردست راجے حکومت کو موروثی بنا لیتے تھے۔ راجہ کا فرض ہوتا تھا۔ کہ وہ رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرے +

۳- کونسل۔ راجہ کو امور حکومت میں مشورہ دینے کے لئے دو کونسلیں ہوتی تھیں :-

(ا) سمتی یعنی آریوں کی مجلس عام۔ اس میں راجہ کا انتخاب ہوتا تھا +

(ب) سبھا۔ یہ راجہ کو حکومت کے متعلق مشورہ دیتی تھی +

۴- جنگی قوانین۔ لڑائیوں میں راجہ اور اُمرا تو رتھوں میں

سوار ہوتے تھے۔ لیکن سپاہی پیدل لڑتے تھے۔زرہ بکتر اور خود پہنتے تھے۔تیر کمان۔ تلواریں۔ کلہاڑے۔نیزے اور برچھے استعمال کرتے تھے۔نہتے اور گرے ہوئے۔زخمی یا سوتے ہوئے دشمن پر حملہ کرنا بزدلی خیال کرتے تھے۔ زہر میں بجھے ہوئے تیر استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی +

Q. Write short notes on the following sacred books of Aryans :—

1. Vedas 2. Upanishads
3. Hindu Schools of Philosophy. (P.U. 1924, 26)

سوال۔ آرین کی مندرجہ ذیل مذہبی کتب پر مختصر نوٹ لکھو:
(۱) وید (۲) اپنشد (۳) چھ شاستر +

۱۔ وید وید کے معنی ہیں گیان (علم)۔ یہ ہندوؤں کی نہایت مقدس اور پرانی کتب ہیں۔ تعداد میں چار ہیں۔ ہندو انہیں الہامی مانتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ یہ دنیا کی پیدائش سے ہی بنے ہوئے ہیں۔ لیکن دیگر مورخین کی رائیں ان کے زمانۂ تحریر کے متعلق مختلف ہیں۔ یہ سنسکرت زبان میں ہیں +

۱۔ رگ وید۔ یہ سب سے پرانا ہے۔ اس میں ۱۰۲۸ منتر ہیں۔ جن میں قدرتی عناصر کی تعریف کی گئی ہے +

۲۔ یجر وید۔ اس میں تمام مذہبی رسومات مجموعی طور پر درج ہیں +

۳ - سام وید - اس میں گانے بجانے والے پجاریوں کے لئے ہدایات درج ہیں +

۴ - انھرو وید - اس میں وہ منتر اور تعویذ درج ہیں - جن سے دشمنوں - بھوتوں - زہریلے جانوروں اور بیماریوں سے بچ سکتے اور کاروبار میں ترقی کر سکتے ہیں +

۲ - اُپنشد اُپنشد کے معنی ہیں بھید (خدا کا علم) ان میں خدا کی ہستی - روح کی اصلیت - خدا اور رُوح کا تعلق اور دنیا کی حقیقت اور موت پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے - ان کی تعلیم کا فلسفہ نہایت اعلےٰ ہے - اور ان کے ترجمے دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکے ہیں - ان کی کل تعداد دو سو سے زیادہ بتائی جاتی ہے - لیکن مشہور اُپنشد صرف دس ہیں +

۳ - چھ شاستر اُپنشدوں کی فلسفیانہ تعلیم چھ حصّوں میں ہے - جنہیں چھ شاستر یا چھ درشن کہتے ہیں +

نمبر شمار	نام شاستر	مصنّف	تعلیم
۱	سانکھیہ شاستر	کپل	روح اور مادہ انلی ہیں - یعنی ابتدا سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے - کپل خدا کی ہستی پر یقین نہیں رکھتا +
۲	یوگ شاستر	پاتنجلی	اس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کی عبادت سے کس طرح انسان کی رُوح جسم

نمبرشمار	نام شاستر	مصنّف	تعلیم
			کی قید سے نجات پا سکتی ہے +
۳	نیائے شاستر	گوتم	اس میں علم منطق پر بحث کی گئی ہے +
۴	ویشیشک شاستر	کناد	دُنیا چھوٹے چھوٹے ذرّوں سے مِل کر بنی ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوتی +
۵	پورو میمانسا	جیمنی	اس میں یگیہ۔ ہون۔ دُعا اور دیگر رسوم کے طریقوں پر بحث درج ہے +
۶	اُتر میمانسا	ویاس	آتما اور پرماتما ایک ہی چیز ہیں۔ تمام کائنات کا منبع خدا ہے اور تمام چیزیں فنا کر اسی میں مل جائیں گی +

Q. Write what you understand by the caste system of the Hindus. Also write a note to explain clearly how this caste system originated and tell some of its good and bad points.

(P.U. 1926)

سوال - ہندوؤں کے مسئلہ ذات پات سے تم کیا سمجھتے ہو؟ نیز بتاؤ کہ اس کا آغاز کس طرح ہوا؟ اس کی چند خوبیاں اور نقائص بھی بیان کرو +

مسئلہ ذات پات

ذات پات کی تفریق جتنی ہندوستان میں ہے۔ اُتنی دُنیا کے کسی اور ملک میں نہیں۔ یہ ہندو مت کا ایک اہم مسئلہ ہے آج کل ذات ان فرقوں کا مجموعہ ہے۔ جو باہمی میل جول رکھتے ہیں۔ اور اپنے رسم و رواج میں خاص قواعد کے پابند ہیں +

پہلے پہل ذات پات کی تمیز پر سختی سے عمل نہ ہوتا تھا۔ ایک آدمی اپنی ذات کو چھوڑ کر کسی رکاوٹ کے بغیر دوسری ذات اختیار کر سکتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ ذات پات کی کڑیاں اتنی مضبوط ہوتی گئیں۔ کہ ذات بالکل موروثی ہو گئی۔ اور ایک ذات سے نکل کر دوسری ذات میں داخل ہونا ناممکن ہو گیا۔ آج کل کئی مہا پرشوں کے پرچار اور انگریزی تعلیم کی وجہ سے ذات پات کی تمیز کم ہو رہی ہے۔ نیچ ذاتوں کے لوگ منظم ہو رہے ہیں۔ اور وہ دن دُور نہیں۔ جب کہ اچھوت لوگ اپنے حقوق حاصل کر لیں گے +

ذات پات کا آغاز - یہ بیان کرنا نہایت مشکل ہے کہ ذات پات کی اصلی وجوہ کیا تھیں۔ اور یہ تمیز کب شروع ہوئی۔ لیکن عام خیال یہ ہے۔ کہ ویدک زمانہ میں ذات پات کی تمیز نہ تھی۔ محققین کی رائے ہے۔ کہ ذات

پات کی تفریق رنگ کی بنا پر پیدا ہوئی۔ تاکہ کالی نسل کے کول اور دراوڑ گورے آریوں میں خلط ملط نہ ہو جائیں +

جب آرین نے شمالی ہند کو فتح کرنا شروع کیا۔ اور آئے دن جنگ و جدل میں مصروف رہنے لگے۔ تو انہیں ضروریات زندگی مہیا کرنے اور دیگر فرائض سرانجام دینے میں بڑی دقت محسوس ہوئی۔ اس لئے انہوں نے خاص خاص کام خاص خاص جماعتوں کے سپرد کر دیئے +

۱۔ برہمن۔ ان کا کام لوگوں کو تعلیم دینا اور مذہبی فرائض ادا کرنا تھا +

۲۔ کشتری۔ ان کا کام فوجی خدمات اور ملک کا انتظام کرنا تھا +

۳۔ ویش۔ ان کا کام کھیتی باڑی۔ صنعت و حرفت اور تجارت کرنا تھا +

۴۔ شودر۔ یہ ہندوستان کے اصلی باشندے تھے۔ جنہیں آرین نے مغلوب کر کے اپنا غلام بنا لیا تھا۔ ان کا کام باقی ذاتوں کی خدمت کرنا تھا +

اس کے بعد ذاتوں کا سلسلہ بڑھتا گیا۔ اس کی وجوہات مندرجہ ذیل تھیں :-

۱۔ لوگوں کا مختلف پیشے اختیار کرنا +

۲۔ کسی ایک فرقہ کا مختلف مقامات پر رہائش رکھنا +

۳۔ حفظان صحت کے اصولوں پر کاربند نہ رہنا +

۴۔ غیر لوگوں کا آرین مت قبول کرنا +

۵ - بعض لوگوں کا مقررہ مذہبی رسوم کا پابند نہ رہنا +
۶ - بعض بدچلن لوگوں کا برادری سے اخراج +

ذات پات کی خوبیاں

۱ - خون کی پاکیزگی۔ ذات پات کی تمیز نے آرین کو اصلی باشندوں سے خلط ملط نہ ہونے دیا۔ اِس لئے ان میں خون کی پاکیزگی اور نسلی برتری قائم رہی +

۲ - صنعتی ترقی - اس تفریق کی وجہ سے آدمی کو اپنے ہی پیشہ میں کمال حاصل کرنے کا خیال رہتا تھا۔ اور وہ اپنے سارے ذرائع اس پر خرچ کر دیتا تھا۔ اس طرح ملک میں صنعتی ترقی ہوئی۔اور سوسائٹی کا کام بھی عمدہ نظام سے چلنے لگا +

۳ - اعلےٰ چال چلن - اسی ذاتی بندش سے ہر ایک آدمی اپنے اعمال کی نگہداشت کرتا رہا۔کیونکہ مذہب اور ذات کے خلاف کوئی کام کرنے سے انہیں برادری سے نکالے جانے کا ڈر تھا +

۴ - انسانی ہمدردی - ہر ایک ذات کے امیر لوگ اپنی ذات کے غریبوں کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کیونکہ کسی دوسرے گروہ سے ایسی امداد کی توقع نہ تھی۔ اس لئے لوگوں میں محبت اور ہمدردی کا جذبہ بڑھ گیا۔ (ہندو سوسائٹی کو وہی فائدہ پہنچا جو انگلستان میں قانونِ غریباں نے انگریزوں کو پہنچایا) +

۵ - ہندو تہذیب - ذات پات کی تفریق سے ہی ہندو تہذیب اور رسم و رواج کئی صدیوں کی جنگ و

جدل کے باوجود محفوظ رہے +

ذات پات کے نقائص

۱- اس تفریق نے اونچی ذات کے لوگوں کو مغرور بنا دیا۔ اس لئے ہندوؤں میں سے اخوت اور قومیت کا جذبہ جاتا رہا۔ ہر شخص اپنی ذات کے افراد کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ لیکن ملک اور قوم کا خیال نہیں کرتا +

۲- ذاتوں کی وجہ سے چونکہ انسان اپنے آبائی پیشے کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اس لئے کسی آدمی کو اپنے ذاتی جوہر دکھانے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اس طرح یہ تفریق ملک کی تمدنی ترقی کے لئے رکاوٹ ثابت ہوئی +

۳- ذات پات کی تمیز نے ہندوؤں کو غیر ملکوں میں جا کر علوم و فنون سیکھنے سے روکے رکھا +

۴- اس تفریق نے بیاہ شادی کا دائرہ تنگ کر دیا۔ موزوں رشتے کم ملنے لگے۔ اور لوگ بچپن کی شادی کرنے پر مجبور ہو گئے +

۵- اونچی ذات کے لوگ نیچی ذات کے لوگوں کے ساتھ رشتہ کرنا اور کھانا پینا اپنی ہتک سمجھتے تھے۔ جس سے چھوت چھات کا رواج شروع ہو گیا +

۶- اگر غیر ہندو ہندو مت قبول کریں۔ تو انہیں کسی ذات میں بھی برابری کا درجہ نہیں ملتا۔ اس لئے لوگ ہندو مت میں آنے سے گریز کرتے ہیں +

Q. What do you mean by the Epic Age? Write a brief note on Epics.

سوال۔ زمانۂ شجاعت سے کیا مراد ہے؟ رزمیہ نظموں پر ایک مختصر نوٹ لکھو۔

زمانۂ شجاعت جس زمانے میں راماٗئن اور مہابھارت کے واقعات رونما ہوئے۔ اس زمانے میں آرین کی بہادری کمال پر پہنچ چکی تھی۔ اس لئے اس زمانہ کو زمانۂ شجاعت کہتے ہیں +

رزمیہ نظمیں رزمیہ نظم سے مراد نظم میں لکھا ہؤا جنگی کارنامہ ہے۔ رزمیہ نظمیں دو ہیں +

۱۔ **راماٗئن**۔ اصلی راماٗئن سنسکرت زبان میں والمیک رشی نے منظوم کی ہے۔ اِس میں سُورج بنسی خاندان کے راجہ رام چندر جی کی زندگی اور عہدِ حکومت کے واقعات درج ہیں۔ اکبر کے عہد میں ایک اَور راماٗئن تلسی داس نے ہندی میں لکھی ہے۔ جسے ہندو بڑے شوق سے پڑھتے ہیں +

۲۔ **مہابھارت**۔ اس کو مہرشی وید ویاس نے منظوم کیا ہے۔ اس میں کوروؤں اور پانڈوؤں کی باہمی رقابت اور جنگ مہابھارت کی داستان درج ہے +

راماٗئن مہابھارت سے پرانی ہے۔ کیونکہ جہاں مہابھارت میں راماٗئن کا ذکر کئی بار آیا ہے۔ وہاں راماٗئن میں مہابھارت کے بہادروں کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ جنگ مہابھارت پانچ ہزار سال ق م

ہیں لڑی گئی - لیکن انگریز مورخوں کی رائے میں یہ جنگ مسیح سے ساڑھے تین ہزار سال پہلے ہوئی ہے۔ اور رامائن اور مہابھارت کی داستانیں ۴۰۰ ق م سے ۲۰۰ ق م کے درمیان منظوم ہوئی ہیں +

نوٹ :- بھگوت گیتا مہابھارت کا ایک حصّہ ہے۔ جس میں وہ اپدیش درج ہے - جو سری کرشن جی نے جنگ مہابھارت کے وقت ارجن کو جنگ کی آمادگی پر دیا تھا۔ واقعی یہ کتاب فلسفہ معرفت اور سیاست کا لاثانی خزانہ ہے۔ اس کا ترجمہ دُنیا کی بے شمار زبانوں میں ہو چکا ہے - اور ہر جگہ بڑے شوق سے پڑھی جاتی ہے +

Q. What light do the Ramayana and the Mahabharata throw on the religious, social and the political life of the ancient Hindus ?

(P. U. 1930, 35) (V. Important)

سوال - رامائن اور مہابھارت قدیم ہندوؤں کی مذہبی - مجلسی اور سیاسی زندگی پر کیا روشنی ڈالتی ہیں ؟

۱ - مذہبی زندگی

۱ - ویدک زمانہ میں قدرت کے خوبصورت نظاروں اور مفید عناصر کی پُوجا ہوتی تھی - اب پُوجا کے لئے نئے دیوتا مثلاً برہما - وشنو - شو - گنیش اور پاربتی وغیرہ ایزاد کئے گئے +

۲ - لوگ سری رام چندر جی اور سری کرشن جی کو ایشور کا اوتار سمجھ کر پوجنے لگے +

۳ - پوجا پاٹ میں پہلی سی سادگی نہ رہی - یگیہ اور ہون

کے قواعد پیچیدہ بنا دئے گئے +

۴- چونکہ مذہبی رسومات کی ادائیگی میں لوگوں کو برہمنوں کا محتاج ہونا پڑتا تھا۔ اس لئے سوسائٹی میں ان کا درجہ بلند ہو گیا تھا +

۵- مسئلہ کرم اور مسئلہ تناسخ عام ہو چکے تھے +

۶- برہمنوں اور کشتریوں میں عداوت رہتی تھی۔ کشتری مذہبی معاملات میں برہمنوں کی واحد ٹھیکیداری کے خلاف تھے +

۷- پوجا پاٹ کے لئے مندر تعمیر ہونے لگے +

۲- مجلسی زندگی | ۱- ذات پات کی تمیز پرانی ہو چکی تھی۔ مختلف فرقے اور قومیں بننے لگیں +

۲- عورتوں کی عزت اور آزادی بدستور قائم تھی۔ ان میں پردے اور بچپن کی شادی کا رواج نہ تھا۔ وہ سیر کے لئے باہر جاتی تھیں۔ گھوڑے پر سواری کرنا اور جنگ کے کاموں سے واقف تھیں۔ اعلےٰ گھرانوں کی لڑکیوں کی شادیاں سوئمبر سے ہوتی تھیں۔ بیوگاں کی شادی کا رواج نہ تھا +

۳- تعلیم مردوں اور عورتوں کے لئے عام تھی۔ کوئی فیس نہ لی جاتی تھی +

۴- لباس صرف چادر اور دھوتی ہوتا تھا۔ سلائی نہ ہوتی تھی۔ جوتی کا رواج نہ تھا۔ لوگ کھڑاویں پہنتے تھے +

۵- مردوں کو جلایا جاتا تھا +

۶- راجاؤں میں جوا کھیلنے کی عادت پڑ گئی تھی +

۳- سیاسی زندگی | ۱- کئی جمہوری حکومتیں قائم ہوئیں۔

اور کئی بڑے بڑے شہر آباد تھے +

۲ - رامائن کے زمانہ میں راجہ کونسل کی مدد سے حکومت کرتے تھے۔ لیکن مہابھارت کے زمانہ میں راجہ کے اختیارات بڑھ گئے۔ اور راجہ کا عہدہ موروثی ہو گیا +

۳ - راجہ کا فرمان ہی قانون ہوتا تھا۔ جرم خواہ کچھ ہو۔ لیکن مجرم کی ذات کے لحاظ سے اس کی سزا ملتی تھی۔ برہمنوں کو کم سزا دی جاتی تھی +

۴ - لوگ فنونِ جنگ میں ماہر تھے۔ کئی قسم کے ہتھیار استعمال کرتے تھے۔ سوتے ہوئے یا زخمی یا بے خبر دشمن پر وار کرنا گناہ سمجھتے تھے +

۵ - سرکاری آمدنی کا ذریعہ مالیہ (پیداوار کا چھٹا حصہ) تھا یا تجارتی ٹیکس +

۶ - سپاہیوں کی بیوگاں کو سرکاری خزانہ سے پنشن ملتی تھی +

۷ - راجہ کاریگروں۔ مزدوروں اور دستکاروں سے بیگار لے سکتا تھا +

۸ - ہر گاؤں میں مکھیا ہوتا تھا۔ جسے پیداوار کا کچھ حصہ معاوضہ ملتا تھا۔ سو گاؤں پر ایک افسر مال مقرر تھا +

بدھ مت اور جین مت

مذہبی انقلاب بدھ مت اور جین مت کے ظہور میں آنے سے پہلے برہمنوں کا ستارہ عروج پر تھا۔ وہ اپنے آپ کو خدائی ٹھیکیدار تصوّر کرتے تھے۔

انہوں نے یگیہ اور ہون کی رسومات کو نہایت پیچیدہ بنا دیا۔ ان کی ادائیگی پر کافی روپیہ خرچ ہوتا تھا۔ اور یگوں میں ہزاروں جانور قربان کئے جاتے تھے۔ ذات پات کی تفریق سے لوگ پہلے ہی تنگ آئے ہوئے تھے۔ ان باتوں نے لوگوں کو برہمنوں سے متنفر کر دیا۔ اس لئے لوگ کسی ایسے مذہب کے خواہاں تھے۔ جو ان کے دلوں کی تسکین کا باعث ہو۔ اسی زمانہ میں ایک کھشتری شہزادہ سدھارتھ نے بدھ مت اور دوسرے کھشتری شہزادہ وردھ مان نے جین مت کی بنیاد ڈالی۔ ان مذاہب نے لوگوں کو برہمنوں کی غلامی سے رہائی دلوائی۔ اور انہیں دلی اطمینان بخشا +

Q. Give a brief account of the life and teachings of Buddha. (P. U. 1921, 25, 28) **(Important)**

سوال۔ بدھ کی زندگی اور تعلیم کا مختصر حال بیان کرو +

گوتم بدھ

جنم اور تعلیم۔ گوتم ریاست کپل وستو (واقع نیپال) کے راجہ سدھودن کا بیٹا تھا۔ وہ ۶۲۳ یا ۵۶۷ ق م میں پیدا ہوا۔ اور اس کا نام سدھارتھ رکھا گیا۔ اس کی ماں اس کی پیدائش کے ایک ہفتہ بعد ہی مر گئی۔ سوتیلی ماں نے اس کو ناز و نعمت سے پالا اور کشتری شہزادوں کی طرح اس کی تعلیم کا اعلےٰ انتظام کیا +

شادی۔ گوتم ہمیشہ گہرے خیالات میں ڈوبا رہتا تھا۔ دُنیا میں غریبوں۔ بیماروں اور مصیبت زدگاں کو دیکھ کر اس کا

دل کڑھتا تھا۔ باپ نے اس کے خیالات بدلنے کے لئے بہتیرے جتن کئے۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہُوا۔ پھر اس نے خیال کیا کہ شاید شادی ہو جانے سے اس کا دِل دنیاوی کاموں میں لگ جائیگا۔ اس لئے اس نے اس کی شادی ایک خوبصورت شہزادی یشودھرا سے کر دی۔ شادی کے دس سال بعد ایک لڑکا بھی پیدا ہُوا۔ لیکن شہزادے کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی +

بھاری تیاگ۔ دُنیا کے روز مرّہ کے حالات پر غور کرنے سے اسے یقین ہو گیا۔ کہ دُنیا دکھوں کا گھر ہے۔ زندگی فانی ہے۔ ہر ایک جیو بیماری۔ بڑھاپے اور موت کا شکار ہوتا ہے۔ اس لئے اس نے دُنیاوی دکھوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوئی طریقہ ڈھونڈنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ ۲۸ سال کی عمر میں اس نے ایک رات اپنی بیوی اور بچے کو سوتا چھوڑ کر جنگلوں کا راستہ لیا۔ اور فقیرانہ لباس پہن لیا +

گیان ہونا۔ گوتم پہلے پہل راج گرہی میں برہمنوں کا چیلا بنا۔ لیکن اس کی تسلی نہ ہوئی۔ بلکہ یگیوں کی قربانیوں سے اس کی دحشت اور بھی بڑھ گئی۔ پھر اس نے گیا کے قریب چھ سال تک سخت ریاضت (تپسّیا) کی۔ ایک دن وہاں ایک بڑ کے درخت کے نیچے دھیان لگائے بیٹھا تھا کہ اسے یکایک گیان حاصل ہو گیا۔ کہ حقیقی راحت نہ جنگلوں میں ہے نہ شہروں میں بلکہ ہر دل میں موجود ہے۔ اور یہ بنی نوع انسان سے محبت کرنے اور نیک اعمال سے

حاصل ہو سکتی ہے۔ اب لوگ اُسے بدُھ یعنی عارف کہنے لگے۔ اس وقت اس کی عمر ۳۵ سال تھی ؂

بدھ مت کی اشاعت۔ اب بدھ نے اپنے مت کی اشاعت کرنے پر کمر باندھی۔ پہلے بنارس کے قریب سارناتھ میں گیا۔ وہاں اس نے تین ماہ میں ساٹھ چیلے بنائے۔ اور انہیں ملک کے مختلف حصّوں میں پرچار کے لئے روانہ کر دیا۔ اس کے بعد ریاست مگدھ میں پہنچا۔ وہاں کے راجہ بمبسار کو اپنا پیرو بنایا۔ پھر اپنے وطن کپل وستو میں گیا۔ جہاں اس کا باپ۔ بیوی۔ بیٹا اور سلطنت کے امیر وزیر بدھ مت کے پیرو بن گئے۔ بدھ نے اپنی باقی عمر مگدھ دیس اور اس کے گرد و نواح میں اپنے مت کی اشاعت کرنے میں صرف کی ؂

بدُھ کی وفات۔ بدھ ۸۰ سال کی عمر میں گورکھ پور کے قریب کشی نگر میں اس جہان فانی سے چل بسا ؂

بدُھ کی تعلیم

۱۔ نروان۔ بدھ مت میں اِنسانی زندگی کا مقصد نروان حاصل کرنا ہے۔ تاکہ اِنسان آواگون سے چھوٹ جائے۔ اور ابدی راحت حاصل کر لے۔ اس مطلب کے لئے بدُھ نے سچائی کے آٹھ راستے بتائے :-

(۱) سچا گیان (۲) سچا مقصد (۳) سچا کلام (۴) سچا چلن (۵) سچی روزی (۶) سچی کوشش (۷) سچا خیال (۸) سچی راحت ؂

انہیں اشٹ مارگ (Eight-fold Path) کہتے ہیں ؂

۲- اہنسا۔ بدھ نے اہنسا یعنی کسی جاندار کو دکھ نہ دینے کی تعلیم دی ہے +

۳- مساوات۔ بدھ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ تمام انسان یکساں ہیں۔ اس نے برہمن اور شودر کی تمیز کو اڑا دیا +

۴- مسئلہ کرم۔ بدھ کا عقیدہ تھا۔ کہ انسان کو اپنے کرموں (اعمال) کا پھل ضرور ملتا ہے۔ جیسا کوئی کریگا ویسا بھریگا +

۵- مسئلہ تناسخ۔ بدھ کے خیال میں جب تک انسان نجات حاصل نہیں کر لیتا۔ جنم مرن کے چکر میں پڑا رہتا ہے +

۶- بُدھ نے خدا کے متعلق کوئی تعلیم نہیں دی۔ اور وہ ویدوں کی فضیلت سے منکر تھا +

Q. Give a brief account of the rise and growth of Buddhism and explain what were the causes of its decay and disappearance from India.

سوال۔ ہندوستان میں بدھ مت کے عروج اور زوال کے اسباب بیان کرو +

بُدھ مت کا عروج

بُدھ مت کے عروج کے اسباب حسب ذیل ہیں:-

۱- بُدھ کی زبردست شخصیت۔ گوتم بدھ کی زندگی نہایت پاکیزہ تھی۔ اس نے سچائی کی تلاش میں شاہی لباس چھوڑ کر کاسئہ گدائی پر صبر کیا۔ اس کی نیک نیتی

اور زبردست شخصیت نے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا +

۲ - سادہ تعلیم - بدھ کی تعلیم نہایت سادہ تھی - اس میں فلسفہ کے دقیق مسائل پر بحث نہ تھی - اس لئے وہ لوگوں کے ذہن نشین ہو جاتی تھی +

۳ - پرچار کی زبان - بدھ نے اپنی تعلیم کا پرچار لوگوں کی مادری زبان میں کیا - اس لئے سب لوگ اس کے اصولوں سے بآسانی واقف ہو گئے - اس کے برخلاف برہمن لوگ سنسکرت زبان میں دھرم پرچار کرتے تھے - جسے صرف تعلیم یافتہ طبقہ ہی سمجھ سکتا تھا +

۴ - مساوات - شودر اس وقت کافی تعداد میں تھے - اور وہ دوسری ذاتوں سے نالاں تھے - جب بدھ نے ذات پات کے فرق کو اڑا کر مساوات اور اخوت کی تعلیم دی - تو یہ لوگ فوراً بدھ مت کے پیرو بن گئے +

۵ - قربانیوں اور یگوں سے نفرت - برہمنوں نے لوگوں کو قربانیاں اور یگیہ کرنے پر مجبور کر رکھا تھا - جب بدھ نے ان کے خلاف آواز بلند کی - تو برہمنوں سے تنگ آئے ہوئے لوگ بدھ مت میں شامل ہو گئے +

۶ - بھکشوؤں کی زندگی - بھکشو نیک چلن تھے - ان میں ذاتی اغراض نہ تھیں - اس لئے ان کی تعلیم سے بدھ مت جلدی پھیل گیا +

۷ - حکومت کی سرپرستی - راجہ اشوک - کنشک اور ہرش

نے بدھ مت کو خوب ترقی دی۔ انہوں نے بدھ مت کی اشاعت کے لئے کئی آسانیاں پیدا کر دیں۔ اشوک کے عہد میں بدھ مت ہی راج مت ہو گیا تھا +

۸ - سنگھا۔ سنگھا بدھ مت کی منظم جماعت تھی۔ اس میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ اس نے بدھ مت کو غیر ممالک میں خوب پھیلایا +

۹ - زبردست تبلیغ - بذریعہ مذہبی مجالس بدھ مت کی زبردست تبلیغ کی گئی +

بدھ مت کا زوال

بدھ مت کے زوال کے اسباب حسب ذیل ہیں :-

۱ - بھکشوؤں کی اخلاقی کمزوری۔ بھکشو پہلے کی طرح پاک اور نیک نہ رہے۔ عیش و عشرت میں پڑ کر زر پرست ہو گئے۔ اس لئے لوگ اس مذہب سے نفرت کرنے لگے +

۲ - بدھ مت کے فرقے - گوتم کی وفات کے بعد بدھ مت دو فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ یہ تقسیم بھی بدھ مت کی کمزوری کا باعث ہوئی +

۳ - راجپوتی دور دورہ - ملک میں راجپوتوں کا زور تھا۔ ان کا کام جنگ و جدل تھا۔ بھلا انہیں مہاتما بدھ کے اصول اہنسا وغیرہ کس طرح بھاتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بدھ مت کی بیخ کنی میں خاص حصّہ لیا۔ اور ہندو مت کو فروغ دیا +

۴ - حکومت کی سرپرستی کا نہ رہنا۔ مگدھ کی سلطنت بدھ

دھرم کی حامی تھی۔ جب تک اسے عروج رہا۔ بدھ دھرم کو شاندار ترقی نصیب ہوئی۔ اس کے زوال پکڑتے ہی بدھ مت کو بھی زوال آ گیا +

۵۔ گپت خاندان کا ہندو مت اختیار کرنا۔ جس طرح موریہ بادشاہوں نے بدھ مت کو ترقی دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ اسی طرح گپت خاندان کے راجاؤں نے بھی ہندو مت کو اُبھارنے میں جوش دکھایا +

۶۔ ہندو مت میں تبدیلی۔ برہمنوں نے بدھ مت کے اچھے اچھے اصول مثلاً اہنسا وغیرہ ہندو دھرم میں داخل کر لئے۔ اور مہاتما بدھ کو وشنو کا اوتار سمجھنے لگے۔ اس وجہ سے بدھ مت ہندو دھرم میں خلط ملط ہو گیا +

۷۔ ہندو علماء کا پرچار۔ کمارل بھٹ اور شنکر آچاریہ جیسے ہندو علماء نے راجپوت ریاستوں کا سہارا لے کر بدھ مت کا مقابلہ کرنا شروع کیا۔ بدھ بھکشو ان کی دلائل کا جواب نہ دے سکے۔ اس لئے بدھ مت برہمنی مت میں مل جُل گیا +

۸۔ بُت پرستی۔ برہمنوں کی طرح بودھیوں نے بھی پُرانے تبرکات کو بتوں کی طرح پوجنا شروع کر دیا تھا +

۹۔ غیر ملکی حملہ آور۔ ہُن قوم نے بدھ مت کے مندروں کو بُری طرح تباہ کیا۔ بہت سے بھکشو مارے گئے۔ اِس لئے بدھ مت کا پرچار نہ رہا۔ مسلمانوں کے حملے بھی بدھ مت کے زوال کا باعث بنے +

ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بارھویں صدی عیسوی

میں ہندوستان سے بدھ دھرم کا خاتمہ ہو گیا +

موجودہ حالت آج کل بدھ مت کے پیرو لنکا۔برما۔سیام۔ ہند چینی۔چین۔تبت۔منگولیا اور جاپان میں پائے جاتے ہیں۔اور ان کی مجموعی تعداد پچاس کروڑ کے لگ بھگ ہے +

Q. Give a brief account of the life and teachings of Mahavira. (P. U. 1919)

سوال۔مہاویر کی زندگی اور تعلیم کا مختصر حال بیان کرو +

مہاویر **بچپن**۔وردھمان مہاویر ۵۹۹ ق م میں ویسالی (صوبہ بہار) کے راجہ کے ہاں پیدا ہوا۔اس کا بچپن کا زمانہ بدھ کی طرح گذرا۔مصیبت زدگان کو دیکھ کر یہ بھی رنج محسوس کرتا تھا +

تیاگ۔مہاویر تیس سال کی عمر میں دُنیا سے کنارہ کش ہوا۔اور سری پارس ناتھ کے سادھوؤں میں شامل ہو گیا۔ لیکن تسلی نہ ہوئی۔پھر بارہ برس سخت تپسیا کی۔اور تمام خواہشات نفسانی پر غلبہ پا کر نجات کا راستہ معلوم کر لیا۔اور سِدھ یا جن کہلایا۔اس کے بتائے ہوئے مت کو جین مت اور پیروؤں کو جینی کہا جاتا ہے +

اشاعت مذہب۔مہاویر نے اپنی باقی عمر جین مت کی اشاعت کے لئے بہار اور اس کے گرد و نواح میں صرف کر دی۔اور بہت سے لوگ ان کے پیرو بن گئے +

وفات۔مہاویر نے ۵۲۷ ق م میں ۷۲ سال کی عمر

ہیں پٹنہ کے قریب بمقام پاوا وفات پائی +

جین مت کی تعلیم

۱- نروان - بدھ مت کی طرح جین مت میں بھی انسانی زندگی کا مقصد نروان حاصل کرنا ہے۔ لیکن اس کے لئے مندرجہ ذیل تین اصولوں پر عمل کرنا چاہئے :-
(۱) ٹھیک جاننا (۲) ٹھیک کام کرنا (۳) ٹھیک دیکھنا +
جینی ان تینوں اصولوں کو تین رتن کہتے ہیں +

۲- اہنسا پرمو دھرما - اس مت کا سب سے بڑا اصول "اہنسا پرمو دھرما" (کسی جاندار کو نہ ستانا اعلےٰ ترین دھرم ہے) ہے +

۳- مسئلہ کرم
۴- مسئلہ آواگون } جینی ان دونوں کے قائل ہیں +

۵- رُوح - جینیوں کے خیال میں رُوح ہر ایک جاندار یا بے جان چیز میں موجود ہے +

۶- فاقہ کشی - جینی فاقہ کشی کر کے جسم کو تکلیف میں ڈالنا ثواب خیال کرتے ہیں +

۷- خدا اور وید - جینی نہ خدا کی ہستی کو تسلیم کرتے ہیں نہ ویدوں کو الہامی مانتے ہیں۔ نہ یگیوں اور قربانیوں اور دیوی دیوتاؤں پر یقین رکھتے ہیں +

۸- تِرتھنکر - جینی اپنے ۲۴ ترتھنکروں (سادھوؤں) کی پُوجا کرتے ہیں +

جین مت کی تقسیم

مہاویر کے بعد جین مت کے دو فرقے ہو گئے :-

۱- ڈگامبر- یہ ننگے رہتے ہیں- اپنی مورتیوں کو بھی ننگا رکھتے ہیں- منہ کے آگے پٹی باندھ کر چلتے ہیں- پانی کو بھی چھان کر پیتے ہیں- تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو- ان کے چار گروہ ہیں +

۲- سویتامبر- یہ سفید کپڑے پہنتے ہیں- اپنی مورتیوں کو بھی سفید کپڑے پہناتے ہیں- دنیا داروں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں- اپنے چوبیس ترتھنکروں کی مورتی پوجا کرتے ہیں- ان کے ۸۴ گروہ ہیں +

یہ فرقے باہمی کھانے پینے اور بیاہ شادی کا کوئی تعلق نہیں رکھتے +

موجودہ حالت آج کل ہندوستان میں جینیوں کی آبادی ۱۸ لاکھ ہے- زیادہ تر پنجاب- گجرات- راجپوتانہ- بنگال اور احاطہ بمبئی میں پائے جاتے ہیں- بڑے تاجر اور مالدار ہیں- کوہ آبو پر اور ضلع گجرات میں ان کے عالیشان اور خوبصورت مندر ہیں- کاریکل میں ان کی ایک مورتی ۴۲ فٹ اونچی ہے +

Q. Compare the followings :—

(*a*) Hinduism and Buddhism. (P. U. 1925)
(*b*) Buddhism and Jainism.

سوال - مقابلہ کرو :-

(ا) ہندو مت اور بدھ مت +

(ب) بدھ مت اور جین مت +

ا - ہندو مت اور بدھ مت کا مقابلہ :-

مشابہت۔ (۱) دونوں کا مقصد نروان حاصل کرنا ہے +
(۲) دونوں میں سخت ریاضت پر زور نہیں دیا گیا +
(۳) دونوں مسئلہ کرم اور مسئلہ تناسخ کے قائل ہیں +
اختلاف :-

ہندو مت	بدھ مت
۱- ہندو ایک خدا کو مانتے ہیں	۱- بدھ خدا کے متعلق کچھ نہیں بتاتا +
۲- ہندو مت میں یگیہ اور قربانیاں ضروری ہیں +	۲- بدھ مت میں یگیہ اور قربانیاں غیر ضروری ہیں +
۳- ہندو ویدوں کو الہامی مانتے ہیں +	۳- بدھ ویدوں کو نہیں مانتا +
۴- ہندو مت میں ذات پات کی تفریق مانی جاتی ہے +	۴- بدھ مت ذات پات کے خلاف ہے +
۵- صرف اونچی ذات والے ہی نجات پا سکتے ہیں +	۵- ہر ایک آدمی نیک اعمال سے نجات پا سکتا ہے +
۶- ہندو مت دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو جذب نہیں کر سکتا +	۶- بدھ تبلیغی مذہب ہے +
۷- ہندو مت کی مقدس کتب سنسکرت زبان میں ہیں +	۷- بدھ مت کی مذہبی کتب مروجہ زبان پالی میں ہیں +

ب- بدھ مت اور جین مت کا مقابلہ :-
مشابہت- (۱) دونوں کے بانی کشتری شہزادے تھے۔

اور دونوں کی ابتدا ایک ہی وقت میں ایک ہی علاقہ سے ہوئی +

(۲) دونوں مسئلہ کرم اور مسئلہ آواگون کو مانتے ہیں۔ اور نروان حاصل کرنا چاہتے ہیں +

(۳) دونوں مت جانوروں کی قربانیوں۔ یگیوں۔ ذات پات اور ویدوں کے خلاف ہیں +

(۴) دونوں اہنسا کے اصول کو تسلیم کرتے ہیں +

(۵) دونوں نے نیک اعمال کرنے کی ہدایت دی ہے +

(۶) دونوں کا پرچار سنسکرت کی بجائے ملک کی مروجہ زبانوں میں ہوا +

اختلاف:-

بدھ مت	جین مت
۱- بدھ کے خیال میں صرف جانداروں میں روح پائی جاتی ہے +	۱- جین مت والے ہر ایک جاندار یا بے جان چیز میں روح مانتے ہیں +
۲- بودھی اپنے چوبیس بدھوں کو پوجتے ہیں +	۲- جینی اپنے ۲۴ ترتھنکروں کی پوجا کرتے ہیں +
۳- گوتم تپسیا کے بارے میں اعتدال پسند ہے +	۳- جینی فاقہ کشی کرکے مرنے کو ثواب خیال کرتے ہیں +
۴- بودھی نروان کا ذریعہ اشٹ مارگ بتاتے ہیں +	۴- جینی نروان کا ذریعہ تین رتن مانتے ہیں +
۵- بدھ خدا کے بارے میں	۵- جینی خدا کی ہستی سے منکر

بدھ مت	جین مت
کچھ نہیں کہتا ۔	ہیں ۔
۶ ۔ بدھ مت کی مذہبی کتب ترمی پٹک کہلاتی ہیں ۔	۶ ۔ جینیوں کی مذہبی کتب کو انگا کہتے ہیں ۔
۷ ۔ بدھ مت مذہبی نظام کی اصلاح کے حق میں رہا ہے ۔	۷ ۔ جینی مذہبی اصلاح کے متعلق قدامت پسند ہیں ۔

سکندر اعظم کا حملہ

Q. Describe the political condition of India at the time of Alexander's invasion. Give a brief account of his campaign in the Punjab and state the effects of his invasions.

(P. U. 1919, 21, 26, 28, 37) **(V. Important)**

سوال ۔ سکندر اعظم کے حملہ کے وقت ہندوستان کی سیاسی حالت کیا تھی ؟ پنجاب پر اس کے حملے کا مختصر حال بیان کرو ۔ نیز بتاؤ ۔ کہ اس کے حملے کا کیا اثر ہوا ؟

ملک کی سیاسی حالت

سکندر کے حملہ کے وقت ہندوستان کے شمال مغرب یعنی پنجاب اور سندھ میں بعض خود مختار ریاستیں موجود تھیں ۔ اور بعض جمہوری ۔ یہ آپس میں لڑتی رہتی تھیں ۔ دریائے سندھ اور جہلم کے درمیان ٹیکسلا کی ریاست تھی ۔ جہاں راجہ امبھی راج کرتا تھا ۔ غیر ممالک کے طلباء ٹیکسلا

میں تعلیم پانے آتے تھے۔ دریائے جہلم اور چناب کے درمیان راجہ پورس حکمران تھا۔ ان کے علاوہ اور بھی ریاستیں تھیں۔ جن کے پاس کافی فوجی طاقت تھی۔ لیکن باہمی عداوت کے باعث سکندر کے مقابلہ پر متحد نہ ہو سکیں +

شمالی ہندوستان میں مگدھ۔ کوشل اور اونتی کی مشہور سلطنتیں قائم تھیں۔ ان کی راجدھانیاں بالترتیب پاٹلی پتر اجدھیا اور اجین تھیں۔ مگدھ میں نندا خاندان حکمران تھا+

پنجاب پر سکندر کا حملہ
۳۲۶ ق م

سکندر (مقدونیہ کے حاکم فیلقوس کا بیٹا) بیس سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ اور سب سے پہلے اس نے سلطنت ایران کو تباہ کیا۔ پھر باختر کو فتح کیا۔ اور افغان قبائل کو زیر کر کے ۳۲۶ ق م میں درّہ خیبر سے گذر کر پنجاب پر حملہ آور ہوا۔ اس کی فوج میں ایک لاکھ بیس ہزار پیادہ فوج اور ڈیڑھ ہزار سوار تھے اس نے ۳۲۶ ق م میں اٹک سے ۱۶ میل شمال کی طرف اوہند کے مقام پر کشتیوں کا ایک پُل بنوایا۔ اور اس کے ذریعہ سے دریائے سندھ کو عبور کر کے ٹیکسلا کی طرف بڑھا۔ وہاں کے راجہ ابھی نے امدادی فوج اور نذرانے دے کر سکندر کی اطاعت قبول کر لی۔ اس سے سکندر کی طاقت اور اس کا حوصلہ بڑھ گیا۔ سکندر کچھ روز ٹیکسلا میں ٹھہرنے کے بعد جہلم کی طرف بڑھا۔ اور راجہ پورس پر چڑھائی کی+

راجہ پورس سے جنگ۔ ان ایام میں دریائے جہلم

میں طغیانی تھی۔ راجہ پورس بھی غافل نہ تھا۔ وہ دریائے جہلم کے دوسرے کنارے فوج لئے مقابلہ کے لئے تیار کھڑا تھا۔ سکندر نے کئی دن انتظار کیا۔ لیکن پورس کے سپاہی اسے آگے بڑھنے نہ دیتے تھے۔ ایک رات سکندر نے اندھیرے میں دریائے جہلم کے ساتھ ساتھ بیس میل اُوپر کو جا کر بارہ ہزار پیادوں اور پانچ ہزار سواروں سمیت دریا کو عبور کر لیا۔ اور پورس کی فوج کو بے خبری کی حالت میں آ گھیرا۔ کھری کے میدان میں آٹھ گھنٹے سخت لڑائی ہوئی۔ یونانی تیروں نے ہندی ہاتھیوں کے منہ پھیر دئے۔ اور وہ اپنی ہی فوج کو روندتے ہوئے بھاگ گئے۔ پورس کی فوج نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ لیکن آخر سکندر کی فتح ہوئی۔ پورس گرفتار ہؤا اور اسے سکندر کے سامنے لایا گیا۔ سکندر نے اس سے کہا۔ کہ آپ کے ساتھ اب کیا سلوک کرنا چاہئے؟ تو پورس نے جھٹ جواب دیا کہ جیسا بادشاہ بادشاہوں سے کرتے ہیں۔ سکندر یہ جواب سُن کر بہت خوش ہؤا۔ اور پورس کو نہ صرف اس کی سلطنت ہی واپس کر دی بلکہ مفتوحہ علاقے کا کچھ حصّہ بھی بخش دیا۔

پورس کی شکست کے اسباب:-

۱- راجہ امبھی والئے ٹیکسلا نے پورس کے خلاف سکندر کو فوج اور روپیہ سے مدد دی۔

۲- سکندر خود فنون جنگ میں کامل ماہر تھا اور اس

کے سپاہی بھی دلیر اور لڑائی کے داؤ پیچ سے واقف تھے +

۳- پورس کی فوج کا لباس اور زرہ بکتر بھاری تھے۔ اِس لئے سپاہی بآسانی نقل و حرکت نہ کر سکتے تھے +

۴- راجہ پورس کے ہاتھیوں کو جب یونانیوں نے تیروں سے زخمی کیا۔ تو وہ اپنی ہی فوج کو تباہ کرتے ہوئے بھاگ نکلے +

۵- موسم برسات کی وجہ سے ہندوستانی رتھوں کے پہئے زمین میں دھس جاتے تھے۔ اور کیچڑ وغیرہ ہونے سے ہندوستانی تیر انداز اپنی کمانوں کو اچھی طرح زمین پر دبا کر اپنے کمال نہ دکھا سکے +

سکندر کی پیش قدمی بیاس تک- اس کے بعد سکندر نے دریائے چناب اور دریائے راوی کو عبور کیا اور بیاس تک جا پہنچا۔ سکندر سارے شمالی ہندوستان کو فتح کرنا چاہتا تھا۔ لیکن فوج نے ہمت ہار دی۔ اور آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ :-

۱- سکندر کے سپاہی گھروں سے آٹھ سال سے نکلے ہوئے تھے۔ اور اپنے بال بچوں کی جدائی محسوس کرتے تھے +

۲- نت نئی لڑائیوں سے وہ تھک گئے تھے اور آرام چاہتے تھے +

۳- گو یونانیوں کو چھوٹی چھوٹی قوموں پر فتح حاصل ہوئی۔ لیکن پھر بھی وہ ہندیوں سے ڈرتے تھے +

چنانچہ سکندر نے مجبور ہو کر فوج کو واپسی کا حکم دیا +

سکندر کی واپسی۔ سکندر دریائے راوی اور چناب کو عبور کرتا ہؤا دریائے جہلم کے کنارے پہنچا۔ یہاں سکندر نے دو ہزار کشتیوں کا ایک زبردست بیڑہ تیار کرایا اور دریائے جہلم کی راہ دریائے سندھ کے دہانے تک پہنچ گیا۔ راستہ میں اسے کئی جنگ جُو قوموں سے لڑنا پڑا اور انہیں مغلوب کیا +

اب اس نے اپنی فوج کے دو حصے کئے۔ ایک حصہ کو امیرالبحر نیارکس کے ماتحت سمندر کی راہ خلیج فارس کی طرف روانہ کیا۔ اور دوسرے حصہ کو خود ساتھ لے کر خشکی کی راہ بلوچستان اور ایران ہوتا ہؤا خلیج فارس کے کنارے پہنچا۔ جہاں نیارکس کی فوج بھی سکندر سے آ ملی +

سکندر کی وفات۔ سکندر کو اپنے وطن جانا نصیب نہ ہؤا۔ راستہ میں ہی بابل کے مقام پر بخار سے بیمار ہو کر ۳۲۳ ق م میں مر گیا۔ اس وقت اس کی عمر ۳۲ سال تھی +

ہندوستان کی تہذیب پر اثر

یونانی حملے کا ہندوستان کی تہذیب اور تمدن پر کوئی فوری اثر نہیں ہؤا۔ اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:-

۱- یونانی صرف ۱۹ ماہ ہندوستان میں رہے۔ اور یہ قلیل

عرصہ بھی جنگ و جدل میں گذرا +

۲۔ سکندر کی تمام سرگرمیاں صوبہ سرحد اور پنجاب تک ہی محدود رہیں +

۳۔ ہندوستانی سکندر کو ایک ڈاکو خیال کرتے تھے۔ جو سرحد پر حملہ کرکے واپس چلا گیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کسی ہندی مصنف نے اس کے حملے کا ذکر تک نہیں کیا +

۴۔ ہندوستانی تہذیب یونانی تہذیب سے بدرجہا بہتر تھی۔ اس لئے انہیں یہ خیال ہی نہ آیا کہ وہ یونانیوں سے کوئی نیا علم سیکھ سکیں گے +

مابعد کا اثر:-

۱۔ چونکہ اس حملہ سے پنجاب اور سندھ کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں کمزور ہو گئی تھیں۔ اس لئے ان کا فتح کرنا کوئی مشکل نہ تھا۔ ان کو چندر گپت موریہ نے فتح کرکے ایک متحدہ سلطنت کی بُنیاد ڈالی +

۲۔ یونانیوں کی آمد سے مغربی ملکوں اور ہندوستان کے درمیان بری اور بحری راستے معلوم ہو گئے +

۳۔ مشرقی اور مغربی ملکوں کے درمیان تجارت کا آغاز ہوا +

۴۔ سکندر کے ہمراہ کئی صاحب علم بھی تھے۔ جنہوں نے ہندوستان کے متعلق حالات لکھے۔ جو تاریخی لحاظ سے بہت کارآمد ہیں +

۵۔ سکندر کے مر جانے کے بعد اس کے جرنیلوں نے

پارتھیا اور باختریہ میں یونانی ریاستیں قائم کر لیں۔ جس سے یونانیوں اور ہندوستانیوں میں تبادلہ خیالات ہونے لگا۔ اور دونوں نے ایک دوسرے سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا۔ مثلاً :۔

(۱) **مذہبی اثر**۔ ہندو دھرم پر یونانی مذہب کا کوئی اثر نہ پڑا۔ لیکن ہندوستانی مذہبوں نے یونانیوں پر ضرور اثر کیا۔ بہت سے یونانی ہندو مت اور ہندو رسم و رواج کے پابند ہو گئے +

(۲) **بُت پرستی**۔ یونانی بُت پرست تھے۔ انہوں نے جب ہندوستانی فلسفہ سے متاثر ہو کر بدھ مت قبول کیا۔ اور مہاتما بدھ کی زندگی کے واقعات کو مختلف بتوں کی صورت میں پیش کیا۔ تو بودھی بھی بُت پرست بن گئے +

(۳) **سکّہ سازی**۔ قدیم زمانہ میں ہندوستانی سکّے کئی کونوں والے ہوتے تھے۔ گول سکے بنانے کا ہُنر ہندیوں نے یونانیوں سے سیکھا +

(۴) **علم نجوم**۔ ہندیوں نے یونانیوں سے علم نجوم بھی سیکھا۔ گارگی ہمتا میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں علم نجوم یونانیوں کے آنے سے شروع ہوا۔ اس لئے دیوتاؤں کی طرح ان کی پوجا کرنی چاہیئے +

موریہ خاندان

چندر گپت

(۳۲۲ ق م سے ۲۹۷ ق م تک)

Q. Describe the life and rise to power of Chandragupta, the Maurya. What are the original sources from which our knowledge of his reign is derived ? (P. U. 1927, 39)

سوال۔ چندر گپت موریہ کی زندگی اور وسعت سلطنت کا حال بیان کرو۔ نیز بتاؤ۔ کہ کن ذرائع سے اس کے عہد کے حالات معلوم ہوتے ہیں ؟

چندر گپت موریہ چندر گپت، موریہ خاندان کا بانی تھا۔ یہ مگدھ کے شاہی خاندان میں سے تھا۔ اس کی ماں ذات کی شودر تھی۔ اس کا نام مورا تھا۔ اسی لئے اس کے خاندان کا نام موریہ خاندان ہوا۔ کسی وجہ سے نند خاندان کے آخری راجہ سے اس کی ناچاقی ہو گئی۔ تو وہ جان کے خوف سے وہاں سے بھاگ نکلا۔ اور سکندر کی وفات تک اسے جلاوطن رہنا پڑا۔ ان ایام میں اس نے پنجاب میں سکندر سے ملاقات بھی کی۔ اور اسے مگدھ کو تاراج کرنے کی ترغیب دی۔ لیکن سکندر کی فوج نے آگے بڑھنے سے انکار کر

دیا۔ اس لئے چندر گپت کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی +

۳۲۲ ق م میں سکندر کی وفات پر شمالی پنجاب میں بغاوت رونما ہوئی۔ اس بغاوت کا سرغنہ چندر گپت تھا۔ اس نے اپنے قابل وزیر چانکیہ کی مدد سے یونانی افسروں کو نکال کر پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ پھر مگدھ کو فتح کر لیا۔ اور نندا خاندان کے آخری راجہ مہا پدم کو قتل کرکے مگدھ کے تخت پر بیٹھا۔ اور چند سالوں میں ہی تمام شمالی ہند کو فتح کرکے ایک عظیم الشان سلطنت کی بنیاد ڈالی +

سلوکس کا حملہ۔ سکندر کی وفات پر اس کے ایک جرنیل سلوکس نے شام اور ایران پر قبضہ کر لیا۔ اس نے ۳۰۳ ق م میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ لیکن چندر گپت نے اسے دریائے سندھ کے پار شکست فاش دی۔ اور اسے ناچار صلح کرنی پڑی۔ شرائط صلح کی رُو سے سلوکس نے کابل تک سندھ پار کا علاقہ چندر گپت کی نذر کیا۔ اور اپنی لڑکی بھی اس کے ساتھ بیاہ دی۔ چندر گپت نے پانسو ہاتھی سلوکس کو دئے۔ اور چندر گپت کے دربار میں سلوکس کی طرف سے ایک یونانی سفیر میگستھنیز رہنے لگا۔ جس نے چندر گپت کے عہد کے حالات لکھے ہیں +

وسعتِ سلطنت۔ چندر گپت کی سلطنت کی حد ایک طرف کوہ ہمالیہ سے ملتی تھی۔ اور دوسری طرف کوہ بندھیاچل سے۔ مشرق میں خلیج بنگالہ تک اور مغرب میں بحیرۂ عرب تک جاتی تھی۔ افغانستان اس کی سلطنت میں شامل تھا +

چندر گپت کے زمانے کے ماخذ

چندر گپت کے زمانہ کے حالات

حسب ذیل کتابوں سے ملتے ہیں :-

۱ - انڈیکا - میگستھنیز نے چندر گپت موریہ کے زمانے کے حالات اپنی کتاب انڈیکا میں لکھے ہیں - اس کی چار جلدیں تھیں - لیکن زمانہ کی دستبرد سے ایک بھی مکمل نہیں ملتی - انڈیکا کے اقتباسات دوسرے مورخوں نے اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں - جن سے چندر گپت کے زمانے کا حال معلوم ہوتا ہے +

۲ - ارتھ شاستر - کوٹلیہ یا چانکیہ چندر گپت کا وزیر اعظم تھا - اس نے ایک کتاب "ارتھ شاستر" نامی لکھی ہے - جس میں موریہ خاندان کے سیاسی نظام کے متعلق کافی واقفیت درج ہے +

وفات چندر گپت نے ۲۲ سال سلطنت کر کے حکومت اپنے بیٹے کو سونپ دی اور آپ مہاتما بھدر باہو کے ہمراہ جا کر فاقہ کشی کر کے مر گیا +

Q. What does Megasthenes say about the military, political and municipal organisation and the social life of Chandragupta Maurya's reign ? **(Important)**

سوال - میگستھنیز چندر گپت موریہ کے فوجی - ملکی اور میونسپل نظام اور سوشل زندگی کے متعلق کیا لکھتا ہے ؟

فوجی نظام چندر گپت کا فوجی نظام نہایت اعلٰے تھا -

اس کی فوج میں چھ لاکھ پیادے۔ تیس ہزار سوار۔ آٹھ ہزار رتھ اور نو ہزار جنگی ہاتھی تھے۔ فوج میں حسب ذیل چھ محکمے تھے :-

(۱) پیادہ فوج (۲) سوار فوج (۳) جنگی رتھ (۴) جنگی ہاتھی (۵) باربرداری اور رسد رسانی (۶) بحری فوج۔ ہر ایک محکمہ کے پانچ پانچ ممبر تھے۔ سپاہیوں کو نقد تنخواہ دی جاتی تھی +

ملکی نظام

۱۔ راجہ۔ راجہ چندر گپت خود مختار تھا۔ انتظام سلطنت کے لئے کئی محکمے تھے۔ ہر محکمہ ایک ایک وزیر کے سپرد تھا۔ تمام وزراء کی ایک کونسل ہوتی تھی۔ کونسل کا صدر چانکیہ تھا۔ کونسل کے فیصلوں پر عمل کرنے کے لئے بادشاہ کی منظوری لینی پڑتی تھی +

۲۔ **صوبائی حکومت**۔ چندر گپت نے اپنی سلطنت کو چار بڑے صوبوں میں تقسیم کیا تھا۔ شمالی۔ مشرقی۔ جنوبی اور مغربی۔ ان کے دارالخلافے بالترتیب ٹیکسلا۔ ویسالی۔ سوارنگری اور اجین تھے۔ ہر صوبے کا حاکم صوبیدار یا گورنر کہلاتا تھا۔ ہر صوبے میں کئی ضلعے تھے۔ صوبوں میں زراعت۔ پیمائش اراضی۔ جنگلات۔ آبپاشی مالیہ کی وصولی اور تعمیرات کے محکمے قائم تھے +

۳۔ **محکمہ مال**۔ آمدنی کا اعلےٰ ذریعہ مالگذاری تھا۔ جو نہری علاقوں میں پیداوار کا $\frac{1}{3}$ سے $\frac{1}{2}$ اور بارانی علاقوں میں پیداوار کا چوتھائی مقرر تھا۔ تجارتی اشیاء

گھاٹوں اور پلوں پر ٹیکس لگے ہوئے تھے۔ ماہی گیر بھی ٹیکس دیتے تھے۔ کانوں اور آبکاری سے بھی کافی آمدنی ہوتی تھی +

۴۔ **محکمۂ انصاف**۔ مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے جج مقرر تھے۔ سزائیں سخت تھیں۔ اکثر قصوروں میں اعضاء جسمانی کاٹ دئے جاتے تھے۔ اور پھانسی پر بھی لٹکایا جاتا تھا۔ ملزموں کو اقبال جرم کرانے کے لئے سخت اذیتیں دی جاتی تھیں۔ گاؤں کے جھگڑوں کا فیصلہ نمبردار اور پنچائتیں کرتی تھیں +

۵۔ **محکمۂ زراعت**۔ زرعی ترقی کے لئے آبپاشی کا معقول انتظام تھا۔ نہریں اور تالاب بنے ہوئے تھے +

۶۔ **سڑکیں**۔ ملک میں کئی سڑکیں تھیں۔ ان کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگوائے گئے تھے۔ جا بجا سرائیں اور کنوئیں موجود تھے +

۷۔ **خفیہ پولیس**۔ مختلف علاقوں میں جاسوس مقرر تھے۔ جو بادشاہ کو خبریں پہنچاتے رہتے تھے۔ اس محکمہ میں عورتیں بھی ملازم تھیں +

پایۂ تخت اور میونسپل نظام

پاٹلی پتر مگدھ کا دارالخلافہ تھا۔ یہ دریائے گنگا اور دریائے سون کے مقام اتصال پر موجودہ شہر پٹنہ کی جگہ واقع تھا۔ بڑا شاندار اور خوبصورت شہر تھا۔ یہ ۹ میل لمبا اور ڈیڑھ میل چوڑا تھا۔ اس کے گردا گرد فصیل تھی۔ جس میں ۶۴ دروازے اور ۵۷۰ برج

تھے۔ فصیل کے ساتھ ساتھ باہر کی جانب ۶۰۰ فٹ چوڑی
اور ۳۰ فٹ گہری کھائی تھی۔ جس میں پانی بھرا رہتا تھا۔
شاہی محل شہر کے وسط میں لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ لیکن
سلیقہ سے آراستہ کیا ہوا۔ شاہی دربار شان و شوکت کا
نمونہ تھا۔

شہر پاٹلی پتر کے بہترین انتظام کے لئے تیس ممبروں کی
ایک میونسپل کمیٹی بنی ہوئی تھی۔ جو پانچ پانچ ممبروں کی چھ
سب کمیٹیوں پر مشتمل تھی۔ ان سب کمیٹیوں کے فرائض
یہ تھے :-

۱- صنعت و حرفت کی نگرانی اور مزدوروں اور کاریگروں
کی شرح مزدوری مقرر کرنا۔

۲- غیر ملکی لوگوں کے آرام کا خیال رکھنا۔ بیماری کی حالت
میں تیمارداری کرنا اور موت کی حالت میں ان کا
سامان ان کے ورثاء کو پہنچانا۔

۳- پیدائش اور اموات کا رجسٹر رکھنا۔

۴- تجارت۔ تول اور وزن کی نگہداشت اور تاجروں سے
ٹیکس وصول کرنا۔

۵- کارخانوں کی نگرانی اور سوداگروں کے حقوق کی حفاظت
کرنا۔

۶- محصول چنگی کی وصولی۔

شہروں کی صفائی۔ سڑکوں کی مرمت۔ مندروں کی دیکھ
بھال اور پانی کی بہم رسانی کا کام بھی میونسپل کمیٹی کے
ذمہ تھا اور غالباً اسی طرح کا نظام دیگر بڑے بڑے شہروں

میں تھا +

سوشل زندگی چندرگپت کے زمانہ میں مرد سچے اور ایمان دار۔ اور عورتیں پاک اور نیک تھیں۔ چوری کا نام و نشان نہ تھا۔ گھروں میں نہ قفل لگائے جاتے تھے نہ پہرہ کا انتظام تھا۔ عوام کو ایک دوسرے پر اعتبار تھا۔ تمام لین دین زبانی ہوتے تھے۔ گواہ اور تحریر کی ضرورت نہ تھی۔ مقدمہ بازی بالکل نہ ہوتی تھی۔ تہواروں پر جلوس نکالے جاتے تھے۔ لوگ سونے چاندی کے زیورات پہنتے تھے۔ اس وقت ہندوستانی سات جماعتوں میں منقسم تھے +

(۱) فلسفہ دان یعنی برہمن (۲) علماء یعنی شاہی مشیر (۳) فوجی ملازم یعنی کشتری (۴) خبر رسان (۵) کاشتکار (۶) دستکار (۷) چرواہے اور شکاری +

ضروریات زندگی باافراط تھیں۔ لوگ راگ اور ناچ کی قدر کرتے تھے۔ خزانے بھرے ہوئے اور رعایا خوشحال تھی۔ عورتوں کو ستی ہونے کی اجازت تھی +

Q. Write careful notes on :—

(*a*) Chanakya (P. U. 1934, 40)
(*b*) Megasthenes (P. U. 1923, 26, 36, 40)

سوال۔ مندرجہ ذیل پر غور سے نوٹ لکھو:۔

(ا) چانکیہ (ب) میگستھنیز +

ا۔ چانکیہ اس کو کوٹلیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ ذات کا برہمن تھا۔ اور چندرگپت موریہ کا وزیر اعظم۔ اس

نے پولیٹیکل سائنس پر ایک مستند کتاب ارتھ شاستر لکھی ہے
یہ سیاسی شطرنج کا ماہر اور غیر معمولی قابلیت کا مدبّر تھا۔
لیکن نہایت سادہ زندگی بسر کرتا تھا۔ برہمنوں کی روایات
کے مطابق ایک جھونپڑی میں رہتا تھا۔ ہندوستان کی تاریخ
میں اسے وہی درجہ حاصل ہے۔ جو جرمنی کی تاریخ میں
بسمارک کو ہے

ب۔ میگستھنیز یہ یونانی سفیر تھا۔ جو سلوکس کی طرف
سے چندر گپت کے دربار میں رہتا تھا۔
بڑا عالم فاضل اور اعلےٰ پایہ کا مصنّف تھا۔ وہ قریباً پانچ
سال پاٹلی پتر میں رہا۔ اس نے ہندوستان کے چشم دید
حالات اپنی کتاب "انڈیکا" میں لکھے ہیں۔ اس کی چار
جلدیں تھیں۔ زمانہ کے انقلاب سے اصلی کتاب تو گم
ہو گئی ہے۔ لیکن دوسرے مورخوں کی کتابوں میں اس کے
اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ اس کی تحریریں ارتھ شاستر سے
مطابقت کھاتی ہیں ؎

راجہ اشوک

۲۷۳ ق م سے ۲۳۲ ق م تک

Q. Give a short account of the reign of Asoka and carefully describe the meaures adopted by him for the spread of Buddhism.
(P. U. 1920, 22, 33, 37) **(V. Important)**

سوال۔ اشوک کے زمانے کا مختصر حال بیان کرو۔ بتاؤ اس

نے بدھ مت کے پرچار کے لئے کیا وسائل اختیار کئے ؟

اشوک

اشوک دُنیا کی تاریخ میں مشہور بادشاہ ہُوا ہے۔ یہ چندر گپت موریہ کا پوتا اور بندوسار کا بیٹا تھا۔ باپ کی وفات کے بعد بھائیوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اور اشوک سب پر غالب آیا۔ جب ہر طرح سے امن و امان ہو گیا۔ تو تخت نشینی کے چار سال بعد یعنی ۲۶۹ ق م میں تاجپوشی کی رسم ادا کی گئی۔ یہ اپنے باپ کے عہد میں ٹیکسلا اور اجین کا گورنر رہ چکا تھا۔ اس لئے انتظامِ سلطنت میں کافی دسترس رکھتا تھا۔ اس کے عہد کا مشہور واقعہ کالنگا کی لڑائی ہے +

کالنگا کی لڑائی
۲۶۱ ق م

وجہ۔ اشوک کو فتوحات کا شوق تھا۔ اس لئے اس نے کالنگا پر جو دریائے مہاندی اور دریائے گوداوری کے درمیان ایک قدیم طاقت ور ریاست تھی حملہ کر دیا +

واقعات۔ یہ بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔ اِس میں ایک لاکھ آدمی مارے گئے۔ اور ان سے زیادہ اشوک کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ اور کالنگا فتح ہو گیا +

نتیجہ۔ کالنگا تو فتح ہو گیا۔ لیکن اس جنگ کے خوفناک منظر نے اشوک کے دِل پر ایسا گہرا اثر کیا۔ کہ اس نے عہد کر لیا کہ آئندہ کوئی لڑائی نہ لڑیگا اور اس نے بدھ مت اختیار کر لیا +

وسعت سلطنت

اشوک کی سلطنت کوہ ہندوکش سے بنگال تک اور کوہ ہمالیہ سے دکن کے دریائے پالار تک پھیلی ہوئی تھی۔ یعنی دکن کے تھوڑے سے حصے اور آسام کو چھوڑ کر سارا ہندوستان۔ افغانستان اور بلوچستان اس کے ماتحت تھے +

نظام حکومت

اشوک کا نظام حکومت وہی تھا۔ جو اس کے دادا چندر گپت کے عہد میں تھا۔ اس میں اس نے چند محکموں کی تخفیف یا ایزادی کے سوا کچھ نہیں کیا۔ چنانچہ اس نے شاہی شکار کا محکمہ توڑ دیا۔ اور دھرما مہا ماتر کا نیا محکمہ قائم کیا +

اشوک نے رعایا کے آرام کے لئے سڑکیں بنوائیں۔ ان پر دو طرفہ درخت لگوائے۔ جا بجا کنوئیں کھدوائے۔ سرائیں بنوائیں۔ اور انسانوں اور حیوانوں کے لئے ہسپتال کھولے۔ لاوارث بچوں اور بیوگان کو سرکاری خزانہ سے خرچ دیا جاتا تھا۔ غرضیکہ اشوک کا سارا وقت اور اس کی دولت رعایا کی بہبودی میں صرف ہوتی تھی +

اشوک کے عہد کی عمارات

اشوک کے عہد سے پہلے لکڑی کی عمارتیں بنتی تھیں۔ اب پتھر کی بننے لگیں۔ اشوک نے اپنا محل پتھر کا بنوایا۔ اس نے ۸۴ ہزار مٹھ اور کئی لاٹھیں تعمیر کروائیں۔ ان لاٹھوں پر کیا ہوا روغن آج بھی تازہ نظر آتا ہے +

اشوک نے کئی شہر بھی بسائے۔ جن میں سے سرینگر

نقشہ سلطنت اشوک
کابل
کشمیر
کوشل
پاٹلی پتر مگدھ
گیا
سلطنت
کالنگا
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
بحر ہند
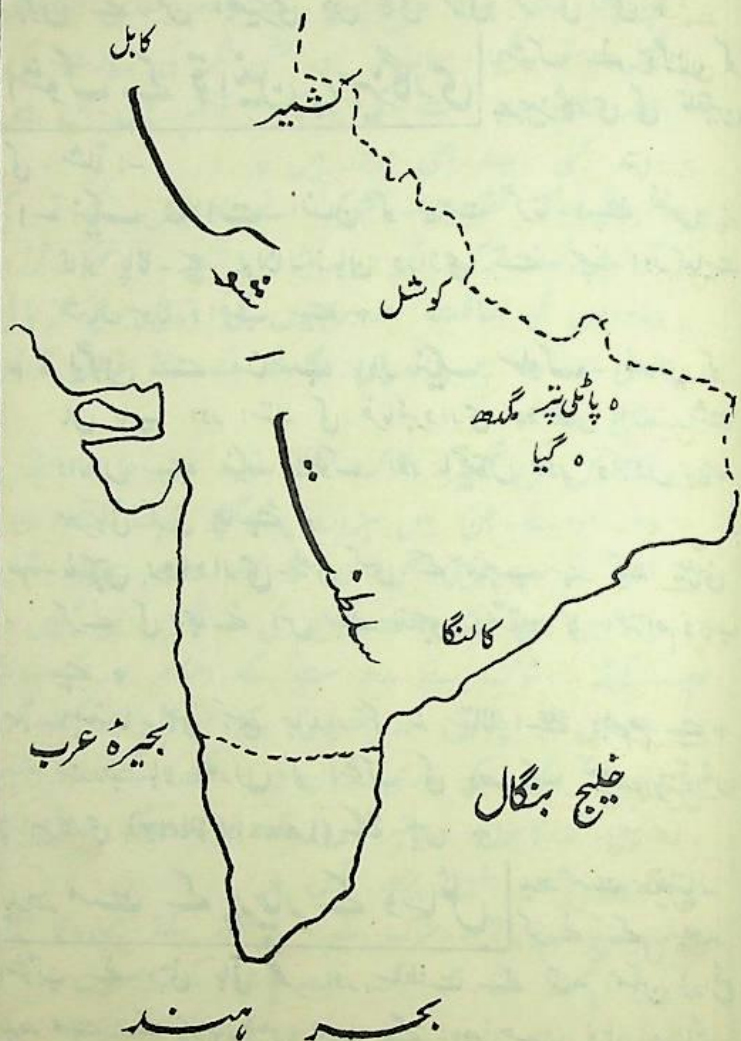
(کشمیر) اور دیوپٹن (نیپال) مشہور ہیں۔ اس کے عہد کی عمارتوں اور لاٹھوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں لوگوں نے فن انجنیئری میں کافی ترقی کر لی تھی +

اشوک کے قوانین پرہیزگاری

اشوک نے لوگوں کو پرہیزگاری کی تلقین کی۔ مثلاً :-

۱- **نیک عادات**- انسان کو خیرات کرنا- اپنے نفس پر قابو پانا- سچ بولنا- زبان درازی سے بچنا اور کفایت شعار ہونا واجب ہے +

۲- **لوگوں سے مناسب اور نیک سلوک**- انسان کو ماں باپ اور استاد کی فرمانبرداری- دوستوں اور رشتہ داروں سے نیک سلوک اور ماتحتوں اور نوکروں پر مہربانی کرنی چاہیئے +

۳- **مذہبی رواداری**- یعنی کسی کے مذہب پر نکتہ چینی کرنے کی بجائے اس کے مذہبی اعتقاد کا احترام واجب ہے +

۴- **اہنسا**- یعنی کسی جاندار کو نہ ستانا اعلےٰ دھرم ہے +

مندرجہ بالا اصولوں کو اشوک کی دھارمک تعلیم یا قوانین پرہیزگاری (Laws of Piety) کہتے ہیں +

بدھ مت کے پرچار کے وسائل

بدھ مت اختیار کرنے کے بعد اشوک نے اپنی باقی عمر اور سلطنت کے تمام ممکن ذرائع بدھ مت کے پرچار میں صرف کئے- اور حسب ذیل وسائل

سے کام لیا:-

۱- **مقدس مقامات کی زیارت** - اشوک نے اپنے اتالیق اپا گپتا کے ہمراہ بدھ مت کے تمام مقدس مقامات کپل وستو - گیا - سارناتھ اور کشی نگر کی زیارت کی۔ اور وہاں بدھ مت کی یادگاریں قائم کیں۔ جن میں سے کئی اب بھی موجود ہیں +

۲- **اہنسا کو تقویت** - اشوک نے لڑائیوں سے توبہ کی۔ گوشت کھانا ترک کر دیا۔ شاہی شکار کا محکمہ توڑ دیا۔ جانوروں کی حفاظت اور برہمنوں کی بتائی ہوئی قربانی والی رسومات پر پابندیاں لگانے کے لئے خاص قوانین وضع کئے +

۳- **مٹھوں کی تعمیر** - اشوک نے ملک میں جا بجا مٹھ یا وہار بنوائے۔ جن میں ہزاروں بھکشو رہتے تھے۔ ان کا خرچ حکومت دیتی تھی۔ ان کا کام دھرم پرچار تھا۔ بعد میں یہی مٹھ مفت تعلیم کی درسگاہیں بن گئیں +

۴- **کتبے** - اشوک نے بدھ مت کے احکام اور حکومت کے اصولوں کو چٹانوں اور پتھروں کے ستونوں پر کندہ کرایا۔ اور یہ لوگوں کی مادری زبان میں لکھے گئے اور انہیں ایسی گذرگاہوں اور تیرتھوں کے قریب رکھا۔ جہاں سے ہزارہا لوگ انہیں پڑھ سکیں +

۵- **دھرما مہا ماتر** - اشوک نے افسر مقرر کئے۔ جن کا فرض یہ دیکھنا تھا۔ کہ لوگ بدھ مت کے اصولوں پر عمل کریں۔ ایسے افسروں کو دھرما مہا ماتر کہتے تھے +

۶ - ہندوستان سے باہر اشاعتِ مذہب - اشوک نے دُور دراز ملکوں میں بُدھ مت کی تبلیغ کے لئے بھکشو روانہ کئے - اس کے بھائی مہندرو نے لنکا میں - اس کی بہن نے نیپال میں بدھ مت پھیلایا - اور برما - تبّت - چین - شام - مصر - مقدونیہ - سیریا وغیرہ میں لائق آدمی بھیج کر لوگوں کو بدھ مت کی تعلیم دی +

۷ - بدھ مت کی دوسری مجلس - اشوک نے ۲۵۱ ق م میں بدھ مت کی دوسری مجلس منعقد کی - جس میں بدھ مت کے متنازعہ اصولوں پر غور و خوض کیا گیا - اور مذہبی ترقی کے لئے تجویزیں سوچی گئیں +

Q. Write a careful note on the edicts of Asoka and their importance. (P. U. 1924, 26, 40)
(Important)

سوال - اشوک کے کتبوں اور ان کی اہمیت پر غور سے نوٹ لکھو +

اشوک کے کتبے اشوک نے بدھ مت کے احکام اور حکومت کے اصولوں کو پہاڑوں کی چٹانوں - غاروں کی دیواروں اور پتھروں کے ستونوں پر کندہ کرایا - یہ سب کتبے لوگوں کی اپنی زبان میں لکھے گئے - تاکہ انہیں سمجھ سکیں - اور ان کے رکھنے کے لئے ایسے مقامات منتخب کئے گئے - جہاں ہزارہا لوگ انہیں پڑھ سکیں - یہ کتبے ملک کے مختلف حصوں میں سے چالیس کے قریب دریافت ہو چکے ہیں +

اہمیت یہ کتبے عہدِ اشوک کے بہترین تاریخی ماخذ ہیں۔ کیونکہ ان سے :-

(۱) اشوک کے قوانین پرہیزگاری (۲) بدھ مت کے پرچار کے وسائل (۳) اشوک کا طرز حکومت (۴) اشوک کی زندگی کے حالات (۵) اشوک کی وسعت سلطنت (۶) اشوک کے عہد کی مروجہ زبانوں اور (۷) اس زمانہ کی سنگ تراشی اور فنِ انجنیئری کے کمال کا پتہ لگتا ہے۔

کنشک

۱۲۰ء سے ۱۶۲ء تک

Q. What do you know about the Kushans? Give an account of the achievements of Kanishka with special reference to (*a*) his conquests (*b*) his zeal for Buddhism (*c*) the development of art and trade. (P. U. 1920, 26, 28, 32, 35, 36, 38, 40)

(V. Important)

سوال۔کشان کی بابت تم کیا جانتے ہو؟ کنشک کے عہد حکومت خصوصاً (ا) اس کی فتوحات (ب) بدھ مت کے متعلق اس کی سرگرمیاں (ج) علوم و فنون اور تجارت میں ترقی کا ذکر کرو۔

کشان کشان مغربی چین کی ایک خانہ بدوش قوم یوچی نامی کی ایک شاخ تھے۔ انہوں نے ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر یونانیوں کی حکومت کے نام و نشان

کو مٹا کر کابل اور گاندھارا میں اپنا تسلّط جما لیا۔ بڑھتے بڑھتے یہ لوگ گنگا کی وادی پر قابض ہو گئے۔ کنشک اسی خاندان کا مشہور بادشاہ گذرا ہے +

کنشک یہ کشان خاندان کا تیسرا فرمانروا ہؤا ہے۔ اس نے چالیس سال حکومت کی +

ا۔ فتوحات۔ کنشک کی عمر کا بیشتر حصہ وسط ایشیا کے قبائل کے ساتھ لڑائیوں میں گذرا۔ پہلے اس نے کشمیر کو فتح کیا۔ پھر اہلِ چین کو شکست دے کر یارقند۔ ختن اور کاشغر پر قبضہ کر لیا۔ آخر ملک گیری کی ہوس اس کی دشمنِ جان ہو گئی۔ فوجی افسر اس کی متواتر لڑائیوں سے تنگ آ گئے۔ انہوں نے سازش کر کے علاقہ ختن میں اسے گلا گھونٹ کر مار ڈالا +

وسعت سلطنت۔ کتبوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی حکومت چینی ترکستان سے لے کر متھرا تک اور کوہ ہمالیہ سے کوہ بندھیاچل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا دارالخلافہ پرش پورہ (پشاور) تھا +

ب۔ بدھ مت کے متعلق سرگرمیاں۔ کنشک بھی اشوک کی طرح بدھ مت کا زبردست حامی تھا۔ اور اس نے اس کی اشاعت میں سرگرم حصّہ لیا۔ چنانچہ :-

ا- اس نے سرینگر (کشمیر) کے قریب کندل وونا کے مقام پر بدھ مت کی تیسری مجلس منعقد کی۔ جس میں بدھ مت کے اصولوں کے متعلق کئی فیصلے ہوئے +

۲- چین - جاپان - تبت اور منگولیا میں بدھ مت کی اِشاعت

اسی کی کوششوں کا نتیجہ ہے +

بدھ مت کے فرقے۔ کنشک کے عہد میں بدھ مت دو فرقوں میں تقسیم ہو گیا :-

۱- ہین یان - یہ ایشیا کے جنوبی ممالک کا مذہب تھا۔ اور بدھ کی تعلیم کے عین مطابق تھا +

۲- مہایان - یہ ایشیا کے شمالی ممالک کا مذہب تھا۔ اس مت والے بدھ کو ایک دیوتا خیال کرتے اور اس کے بُت بنا کر پوجتے تھے۔ کنشک اِس نئے فرقے سے تعلق رکھتا تھا +

ج- علوم و فنون اور تجارتی ترقی :-

۱- کنشک خود علم دوست تھا۔ اور عالموں کی قدر کرتا تھا۔ اس کے عہد میں چرک مشہور وید شاہی طبیب تھا۔ اس کی مشہور تصنیف چرک سنگھتا ہے۔ کنشک نے اشوگھوش۔ واسو متر اور ناگرجن کی جو بدھ مت کے مشہور عالم تھے۔ انعام و اکرام سے حوصلہ افزائی کی +

۲- فنِ سنگ تراشی - کنشک نے یونانی سنگ تراشوں سے مہاتما بدھ کی نہایت نفیس مورتیاں تیار کروائیں۔ انہیں دیکھ کر ہندیوں نے بھی وہی طرز اختیار کی۔ اسے گاندھارا فن سنگ تراشی (Gandhara School of Arts) کہا جاتا ہے۔ اس وقت کے بُت عجائب گھر لاہور میں موجود ہیں +

۳- عمارات - کنشک نے کئی عمارتیں تعمیر کرائیں۔ پشاور میں اس نے ۴۰۰ فٹ اونچا لکڑی کا ایک مینار

نقشہ سلطنت کنشک
بخارا
کاشغر
یارقند
ختن
پرش پورہ
کشمیر
مالوہ
مگدھ
اندھرا
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
چولا
بحر ہند
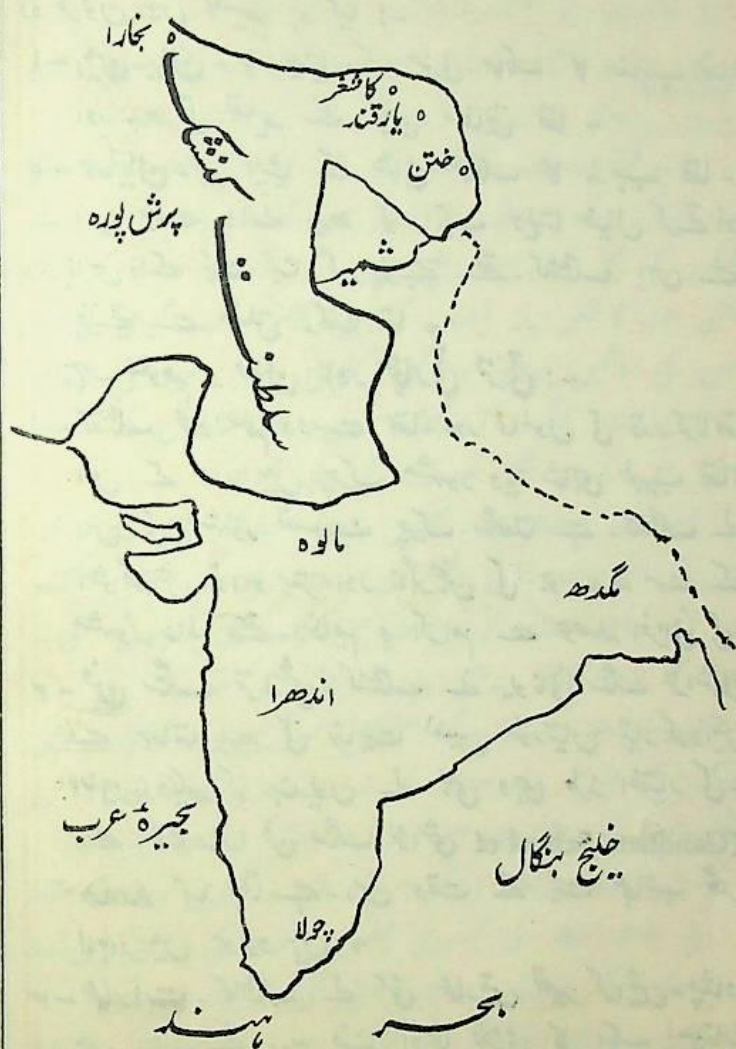
بنوایا۔ اس کے ساتھ اس نے ایک سٹوپا بنوایا جس میں مہاتما بدھ کی ہڈیاں ایک صندوقچہ میں بند کر کے رکھی گئیں۔ یہ صندوقچہ ۱۹۱۹ء میں برآمد ہوا ہے۔ اس پر کنشک کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ متھرا اور ٹیکسلا میں بھی اس نے عمارتیں اور مٹھ بنوائے۔ کشمیر میں اپنے نام پر کنشک پورہ بسایا۔ آج کل یہ کانشی پورہ کے نام سے مشہور ہے +

۴۔ تجارت۔ یونانیوں اور پارتھین اقوام کے ہند میں آنے سے تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ چنانچہ۔ ختن۔ کاشغر۔ یارقند۔ پنجاب۔ کشمیر اور افغانستان میں تجارت ہونے لگی +

گپت خاندان

گپت خاندان تیسری صدی عیسوی میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں امن چین سے رہتی تھیں۔ اور ان میں کوئی زبردست راجہ نہیں ہوا۔ ۳۲۰ء میں چندر گپت نے گپت خاندان کی بنیاد ڈالی۔ جو کئی صدیوں تک حکومت کرتا رہا۔ سمدر گپت اور چندر گپت وکرمادتیہ اس خاندان کے مشہور بادشاہ ہوئے ہیں +

Q. Give a brief account of the reign of Chandra Gupta I.

سوال - چندر گپت اوّل کے عہد کا مختصر حال بیان کرو ؛

چندر گپت اوّل
۳۲۰ء سے ۳۳۰ء تک

چندر گپت اوّل مگدھ کے ایک معزّز گھرانے کا چراغ تھا۔ ۳۰۸ء میں اس نے لچھوی قوم کی ایک شہزادی کمار دیوی سے شادی کی۔ یہی شادی اس کی سیاسی طاقت کا باعث بنی۔ پاٹلی پتر اسے جہیز میں مِل گیا۔ اور ترہٹ۔ بہار اور اودھ بھی فتح کر لئے۔ ۳۲۰ء میں اس نے رسم تاجپوشی ادا کرکے گپتا سمت کا آغاز کیا۔ اور سکوں پر اپنا اور اپنی رانی کا نام لکھوایا ؛

Q. Give an account of the life and reign of Samudra Gupta.

سوال - سمدر گپت کی زندگی اور عہدِ حکومت کا حال بیان کرو ؛

سمدر گُپت
۳۳۰ء سے ۳۷۵ء تک

چندر گپت اوّل کے بعد اس کا بیٹا سمدر گپت تخت پر بیٹھا۔ یہ شجاعت کا پُتلا اور لائق حکمران تھا۔ اور علم و ادب اور شاعری میں بھی ماہر تھا۔ علمِ موسیقی میں کامل استاد تھا۔ وینا اور ستار بجانے میں کمال کرتا تھا۔ اس کے عہد میں تمام مذاہب کو آزادی حاصل تھی۔ اس کے حالات ہری سین شاعر کی نظموں سے ملتے ہیں ؛

فتوحات - ۱ - سب سے پہلے اس نے دریائے گنگا کی وادی میں ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔ اڑلیسہ۔ چھوٹا ناگپور

اور بنگال کو فتح کیا۔ پھر پنجاب اور سندھ پر قابض ہؤا +

۲- پھر وسط ہند کی جنگلی اور وحشی اقوام کو مغلوب کرکے دکن پر چڑھائی کی۔ اور خاندیس اور گجرات کو فتح کرکے دو سال کے بعد پاٹلی پتر واپس آیا۔ اس نے دکن کو اپنی باجگذار ریاست قرار دیا۔ کیونکہ ان دنوں ذرائع آمد و رفت خراب ہونے کی وجہ سے پاٹلی پتر میں بیٹھ کر دکن پر **حکومت** کرنا آسان نہ تھا +

۳- آسام اور نیپال خود بخود اس کی سلطنت میں شامل ہو گئے +

سمدر گپت نے پاٹلی پتر کی بجائے اجدھیا کو دارالخلافہ بنایا۔ اور بڑی دھوم دھام سے اشومیدھ یگیہ کیا۔ اور مہاراجہ ادھیراج کا لقب اختیار کیا +

چونکہ سمدر گپت کو ملک گیری اور لڑائیوں کی ایک دھن سمائی ہوئی تھی۔ اور اس نے تقریباً سارے ہندوستان کو فتح کیا تھا۔ اس لئے انگریز مؤرخ اسے ہندوستان کا پنولین کہتے ہیں +

وسعت سلطنت۔ اس کی سلطنت دریائے ہگلی سے لے کر دریائے ستلج تک اور کوہ ہمالیہ سے لے کر دریائے نربدا تک پھیلی ہوئی تھی +

Q. Give an account of the reign of Chandra Gupta II (Vikramditya). Why is the Gupta period called the Golden Age of Hinduism?
(P. U. 1920, 26, 28, 31, 34, 39, 40) (**V. Important**)

سوال۔ چندر گپت وکرمادتیہ کے عہدِ حکومت کا حال بیان کرو۔ نیز بتاؤ۔ کہ گپت زمانہ کو ہندو تاریخ کا سنہری زمانہ کیوں کہتے ہیں؟

چندر گپت وکرمادتیہ
۳۷۵ء سے ۴۱۳ء تک

سمدر گپت کے بعد اس کا بیٹا چندر گپت وکرمادتیہ تخت نشین ہوا۔ یہ گپت خاندان کا نہایت مشہور راجہ گذرا ہے۔ اس نے اپنا لقب وکرمادتیہ (سورج کی طاقت والا) رکھا۔ جو بعد میں بکرماجیت کے نام سے مشہور ہوا +

فتوحات۔ اس نے کئی سال کی متواتر لڑائیوں کے بعد مالوہ۔ گجرات اور کاٹھیاواڑ کو فتح کیا۔ اس طرح ساحل سمندر پر قبضہ کرکے اپنی رعایا کے لئے تجارتی شاہراہ کھول دی +

نو رتن۔ چندر گپت بکرماجیت کے دربار میں نو مشاہیر عالم تھے۔ جنہیں نو رتن کہا جاتا ہے:۔

۱۔ **کالیداس۔** یہ سنسکرت کا مشہور عالم۔ شاعر اور ڈراما نویس تھا۔ اس کو ہندوستان کا شیکسپیر کہتے ہیں۔ اس کی مشہور تصانیف سکنتلا۔ وکرم اروشی۔ میگھ دوت۔ کمار سنبھو وغیرہ ہیں +

۲۔ **دھنونتری۔** یہ علم طب اور جراحی کا استاد تھا +

۳۔ **وررچی۔** اس نے سنسکرت کی گرامر تصنیف کی ہے +

۴۔ **امر سنگھ۔** اس نے سنسکرت ڈکشنری "امر کوش" لکھی ہے +

۵- وراہ مہر- مشہور جوتشی تھا +

اسی طرح باقی بھی چوٹی کے عالم تھے +

چندر گپت وکرمادتیہ کے اوصاف-چندر گپت وکرمادتیہ بہادر سپاہی-تیر انداز اور قابل منتظم تھا- اس کے عہد میں ملک میں امن و امان رہا-رستے محفوظ تھے- اس نے سڑکوں پر سرائیں تعمیر کرائیں-پاٹلی پتر میں ایک خیراتی ہسپتال جاری کیا- اور عدل و انصاف سے حکومت کی +

ہندو تاریخ کا سُنہری زمانہ

چونکہ گپت خاندان کے عہد میں رعایا خوشحال اور فارغ البال تھی- ملک میں ہر طرح امن و امان تھا- ہندوؤں نے تہذیب و تمدّن اور علم و فضل میں اس قدر ترقی کی-کہ نہ اس سے پہلے کبھی ہوئی تھی-نہ اس کے بعد ہوئی- اس لئے گپتوں کے زمانہ کو بجا طور پر سنہری زمانہ کہا جاتا ہے- جیسا کہ حسب ذیل امور سے ظاہر ہے :-

۱-**ہندو مت کا عروج**- چونکہ گپتا بادشاہ خود ہندو تھے- اور انہوں نے ہندو مت کی اشاعت میں اپنے تمام ذرائع استعمال کئے- اس لئے ہندو دھرم کو خوب عروج ہوا- اور بدھ مت کو زوال آنے لگا- اسی عہد میں مندر بھی تعمیر ہوئے- اور ان میں ہندو دیوتاؤں کے بُت رکھے گئے +

۲-**سنسکرت لٹریچر اور دیگر علوم**- اس عہد میں سنسکرت لٹریچر کو بھی خوب ترقی ہوئی- سنسکرت کا بے مثال اور

نقشہ گپتا سلطنت
افغانستان
سندھ
سلطنت
قنوج
تبت
پاٹلی پتر
مالوہ
کاٹھیاواڑ
بنگال
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
بحر ہند
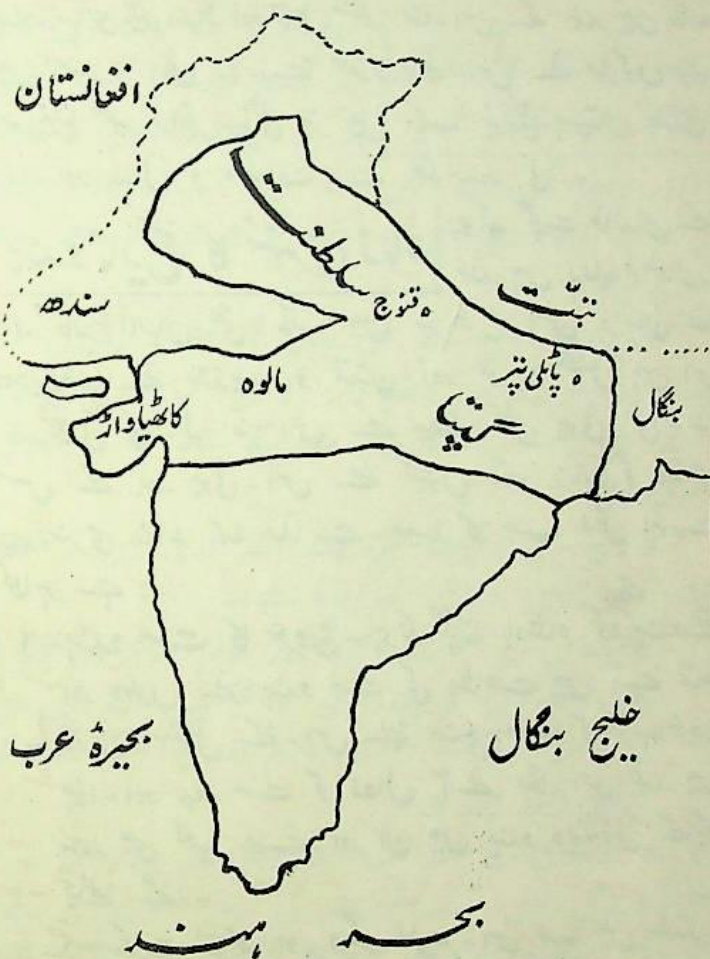
بلند پایہ شاعر کالیداس اسی زمانہ میں ہوُا ہے۔ جس کی تصنیف سکنتلا نے مغرب اور مشرق سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ پران۔ مہا بھارت اور منوسمرتی اگرچہ پرانی تصنیفات ہیں۔ لیکن موجودہ ترتیب انہیں اسی زمانہ میں دی گئی۔ امر سنگھ نے سنسکرت کی ڈکشنری "امر کوش" لکھی۔ وررچی نے سنسکرت گرامر تصنیف کی +

آریہ بھٹ جوتش اور ریاضی کا ماہر اسی زمانہ میں ہوُا ہے۔ چرک کی مشہور تصنیف چرک سنگھتا اسی زمانہ میں لکھی گئی۔ شسرت نے فن جراحی پر ایک بے نظیر کتاب تیار کی تھی۔ وراہ مہر جوتش میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا +

فن تعمیر۔ گپت خاندان کے عہد کی جو عمارات اب تک موجود ہیں۔ ان سے اس زمانہ کے فن تعمیر۔ سنگ تراشی اور نقاشی کا پتہ ملتا ہے۔ دہلی میں قطب مینار کے پاس لوہے کی لاٹھ دھاتوں کی صناعی کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔ جھانسی میں پتھر کا مندر اور کانپور میں اینٹوں کا مندر قابل دید ہیں +

یونیورسٹیاں۔ اس زمانہ میں ٹیکسلا۔ نالندہ اور ایجنتا کی مشہور یونیورسٹیاں موجود تھیں۔ جن میں نہ صرف ہندوستان بلکہ ایشیا بھر کے ہزارہا طلبا علوم و فنون مفت سیکھتے تھے +

۳۔ تجارتی ترقی۔ تجارت میں بھی ملک نے خوب ترقی کی تھی۔ لوگ مغربی بندرگاہوں کے ذریعے سے سلطنت روما سے تجارت کرکے فائدہ اٹھاتے تھے۔ اور ہندوستانی تاجر نوآبادیاں بسانے اور تجارت کی خاطر جاوا۔ سماٹرا

اور کمبودیا میں بھی جاتے تھے +

Q. Who was Fahien ? What account of India does he give in his memoirs ? (P. U. 1923, 33)
(Important)

سوال۔ فاہیان کون تھا؟ اس نے ہندوستان کے متعلق کیا لکھا ہے ؟

فاہیان یہ ایک چینی سیاح تھا۔ جو چندر گپت وکرماد تیہ کے زمانے میں ہندوستان میں آیا تھا۔ اس نے بودھوں کے مقدس مقامات کی زیارت کی۔ اور بدھ مت کی مستند کتب اور روایات جمع کیں۔ یہ ۴۰۵ء سے ۴۱۱ء تک ہندوستان میں رہا۔ اس نے اپنے سفر نامے فوکو کی (Fou-Kuo-Ki) میں ہندوستان کی مجلسی۔ مذہبی اور سیاسی حالات کا ذکر کیا ہے +

۱۔ **مجلسی حالت**۔ فاہیان لکھتا ہے۔ کہ کوئی شخص کسی جاندار کو نہ مارتا ہے۔ نہ ستاتا ہے۔ لوگ نہ گوشت کھاتے ہیں نہ شکار کرتے ہیں۔ نہ شراب پیتے ہیں لہسن اور پیاز صرف نیچ ذاتوں کے لوگ ہی استعمال کرتے ہیں۔ مویشیوں کی خرید و فروخت نہیں ہوتی +

۲۔ **مذہبی حالت**۔ فاہیان لکھتا ہے۔ کہ لوگ عموماً بدھ مت کے پیرو ہیں۔ اہنسا پر کاربند ہیں۔ راجہ خود ہندو ہے۔ لیکن غیر متعصب ہے۔ بودھوں کے تہواروں میں سب شریک ہوتے ہیں۔ بدھ مت کے دونوں فرقوں کے لئے وہار بنے ہوئے ہیں +

۳ - سیاسی حالت - (۱) سلطنت کئی صوبوں میں منقسم ہے ۔
(۲) آمدنی کا بڑا ذریعہ مالیۂ زمین ہے - جو کل پیداوار کا چوتھا حصہ ہے - یا عدالتی جرمانے ۔ لوگوں پر کوئی ناجائز ٹیکس نہیں - لین دین میں کوڑیاں بھی چلتی ہیں ۔
(۳) جرائم کی سزائیں نرم ہیں - عموماً جرمانہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے - ملزموں کو اقبال جرم کے لئے ستایا نہیں جاتا - پھانسی پر کسی کو نہیں لٹکایا جاتا - باغیوں کا ہاتھ یا پاؤں کاٹ دیا جاتا ہے ۔
(۴) راستے پُر امن اور محفوظ ہیں - مسافروں کے آرام کے لئے سرائیں موجود ہیں - انسانوں اور حیوانوں کے لئے ہسپتال کھلے ہوتے ہیں ۔
(۵) شہر پاٹلی پتر بارونق اور گنجان آباد ہے - وہاں کے خیراتی ہسپتال میں مریضوں کو کھانا اور کپڑا بھی مفت ملتا ہے - شہر کے وہاروں میں چھ سو کے قریب بھکشو رہتے ہیں - جن کے پاس غیر ملکی طلباء آ کر تعلیم سے فیضیاب ہوتے ہیں ۔

راجہ ہرش

۶۰۶ء سے ۶۴۷ء تک

Q. Describe the reign of Harsha.
(P. U. 1920, 28, 35, 38) **(Important)**

سوال۔ راجہ ہرش کے عہد حکومت کا حال بیان کرو +

راجہ ہرش

تخت نشینی۔ ہرش تھانیسر کے راجہ راجیہ وردھن کا چھوٹا بھائی تھا۔گوڑ کے راجہ نے ۶۰۶ء میں راجیہ وردھن کو قتل کر ڈالا۔چونکہ وہ لاولد تھا۔ اس لئے ہرش ۱۶ سال کی عمر میں تخت نشین ہؤا۔ یہ شمالی ہندوستان کا آخری بادشاہ تھا۔ جس نے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو متحد کرکے ایک نئی ہندو حکومت قائم کی+

واقعات:۔

۱۔ ہرش نے اپنے بھائی کے قاتل گوڑ کے راجہ پر چڑھائی کی ۔اور اُسے شکست دی +

۲۔ ہرش نے ایک جری فوج تیار کی۔ اور اس کی مدد سے پانچ سال کے اندر اندر پنجاب اور کشمیر کے سوائے سارے شمالی ہند پر قبضہ کر لیا +

۳۔ اس نے ۶۲۰ء میں دکن کی فتح کا ارادہ کیا۔لیکن چالوکیہ خاندان کے راجہ پولیکشن سے شکست کھائی +

وسعتِ سلطنت۔ ہرش کی سلطنت کوہ ہمالیہ سے دریائے نربدا تک پھیلی ہوئی تھی ۔ نیپال اس کی سلطنت میں شامل تھا۔ پنجاب اور کشمیر اس کے ماتحت نہ تھے۔ہرش نے تھانیسر کی جگہ قنوج کو اپنی راجدھانی بنایا +

ہرش کی علم پروری۔ ہرش خود بڑا عالم تھا۔اس نے سنسکرت میں دو تین مشہور ڈرامے لکھے ہیں ۔ اس کے علمی ذوق کا چرچا سُن کر بہت سے علماء۔ فلاسفر۔ شاعر اور ڈرامہ نویس اس کے دربار میں جمع ہو گئے تھے۔

نقشہ سلطنت ہرش
گاندھارا
سرینگر
دریائے سندھ
دریائے ستلج
دہلی
متھرا
کھٹمنڈو
قنوج
آگرہ
سندھ
پاٹلی پتر
کانشی
گوالیار
سلطنت
گیا
ہرش
اجین
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
بحر ہند

بان بھٹ درباری ملک الشعرا نے ہرش کے حالات پر
"ہرش چرتر" نامی کتاب لکھی ہے +

Q. Who was Hieun Tsang? What account of India does he give in his memoirs?
(P. U. 1920, 23, 26, 34) **(Important)**

سوال - ہیون سانگ کون تھا ؟ اس نے ہندوستان کے متعلق
کیا لکھا ہے ؟

ہیون سانگ

یہ چینی سیاح تھا - جو فاہیان کی طرح
بدھ مت کے مقامات مقدسہ کی زیارت
کرنے آیا تھا - یہ ۶۳۰ء سے ۶۴۵ء تک پندرہ سال ہند
میں رہا - اور آٹھ سال ہرش کی سلطنت میں گذارے -
اس نے راجہ ہرش کے متعلق مندرجہ ذیل حالات تحریر
کئے ہیں :-

۱ - مجلسی حالت - لوگ نیک - سچے - مہمان نواز اور خوشحال
تھے - عورتوں میں پردے کا رواج نہ تھا - ستی کی رسم
جاری تھی - بچپن کی شادی کا دستور نہ تھا - ذات پات
کی تمیز موجود تھی - شودر اور چنڈال آبادی سے دور
رہتے تھے - لباس سِلا ہؤا نہ ہوتا تھا - جوتی پہننے کا
رواج نہ تھا - گوشت خوری کم ہو رہی تھی - تجارتی
اور سیاسی اغراض کے لئے لوگ بحری سفر کرتے تھے +
تعلیم کا رواج عام تھا - اعلےٰ طبقہ کی عورتیں تعلیم
کی شائق تھیں - نالندہ میں بدھوں کی ایک یونیورسٹی
تھی - جس میں دس ہزار طلباء مفت تعلیم پاتے تھے -

ان کے پروفیسر جن کی تعداد ڈیڑھ ہزار تھی۔اپنے علم و فضل میں بے نظیر تھے۔تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان سنسکرت تھی۔ برہمنوں کا تعلیمی مرکز کاشی (بنارس) تھا +

۲۔مذہبی حالت۔راجہ ہرش ہیون سانگ کے خیالات سے متاثر ہو کر بدھ مت کا پیرو ہو گیا تھا۔ لیکن متعصب نہ تھا۔وہ ہر پانچویں سال پریاگ (الہ آباد) میں ایک بھاری جلسہ منعقد کرتا تھا۔جس میں سامان جنگ کے سوائے سب جمع جتھا بلا لحاظ مذہب و ملت غربا میں تقسیم کر دیتا تھا۔راجہ جہاں کہیں قیام کرتا تھا۔وہاں ایک ہزار بھکشوؤں اور پانچ ہزار برہمنوں کو کھانا کھلاتا تھا۔ لوگ بدھ مت کو چھوڑ کر ہندو مت قبول کر رہے تھے۔حکومت مذہب میں دخل نہ دیتی تھی۔قنوج میں ایک سو بدھ آشرم اور دو سو ہندو مندر تھے۔ ۶۴۳ء میں ہرش نے قنوج میں بدھ مت کے دونوں فرقوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا۔جس کی صدارت کا فخر ہیون سانگ کو حاصل ہوا۔اس میں اکیس راجے۔ چالیس ہزار بھکشو۔تیس ہزار برہمن اور جین سادھو شامل ہوئے۔یہ مناظرہ اٹھارہ دن جاری رہا +

۳۔نظام حکومت۔ سلطنت کئی صوبوں میں منقسم تھی۔ حکومت میں انصاف سے کام لیا جاتا تھا۔مجرموں کو سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔حتےٰ کہ جسمانی اعضاء

کاٹ دئے جاتے تھے۔ کسی سے بیگار نہ لی جاتی تھی۔ مالیہ پیداوار کا چھٹا حصّہ تھا۔ محصول برائے نام تھا۔ سڑکیں اچھی طرح محفوظ نہ تھیں۔ سرائیں موجود تھیں۔ خیراتی ہسپتال قائم تھے۔ قنوج اس زمانے میں ہندوستان کا سب سے بڑا شہر تھا۔ پاٹلی پتر تباہ ہو چکا تھا +

راجپوتوں کا زمانہ

۶۵۰ء سے ۱۲۰۰ء تک

Q. Give an account of the origin of the Rajputs. Describe briefly the principal Rajput kingdoms on the eve of Mohammedan invasion.
(P. U. 1925, 27, 36, 40) **(Important)**

سوال۔ راجپوتوں کا آغاز کس طرح ہوا؟ مسلمانوں کے حملہ آور ہونے سے پہلے جو بڑی بڑی راجپوت ریاستیں تھیں۔ ان کا مختصر حال بیان کرو +

راجپوتوں کا آغاز

راجپوتوں کے حسب نسب کے متعلق مورخین کی مختلف رائیں ہیں:-

۱- راجپوت کے معنی ہیں راجہ کا بیٹا۔ اس بنا پر

راجپوتوں کا دعوےٰ ہے کہ ان کا حسب نسب سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان سے ملتا جلتا ہے۔ یعنی وہ اپنے آپ کو سری رام چندر اور سری کرشن جی کی اولاد بتاتے ہیں۔ ہندو بھی ان کے اس دعوےٰ کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کے کارناموں پر فخر کرتے ہیں۔ حال ہی میں مسٹر سی۔ وی ویدیا نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ راجپوتی خط و خال پُرانے آریہ لوگوں سے ملتے جلتے ہیں +

۲۔ یورپین مورخ کہتے ہیں۔ کہ راجپوت دراصل غیر ملکی حملہ آور قوموں کی نسل سے ہیں۔ جو مختلف وقتوں میں ہند میں آئیں۔ اور یہیں آباد ہو کر پہلے بدھ مت کی پیرو بنیں۔ پھر ہندوؤں میں جذب ہو گئیں۔ چونکہ ہر ایک با اختیار جماعت اپنے آپ کو خاندانی ظاہر کرنی چاہتی ہے۔ اس لئے ان قوموں نے اپنے آپ کو چندر بنسی یا سورج بنسی خاندانوں سے ملایا ہے +

۳۔ بعض راجپوت خاندان اپنے آپ کو اگنی کُل راجپوت ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے۔ کہ پرسرام نامی ہندو مہاتما نے جب کشتریوں کا نام و نشان مٹا دیا۔ اور سلطنت کا کام چلانا مشکل ہو گیا۔ تو راکھشس برہمنوں کو تنگ کرنے لگے۔ اور ان کے ہون اور یگیوں میں بھی رکاوٹ ڈالنے لگے۔ تو کوہ آبو پر جو رشی لوگ رہتے تھے۔ انہوں نے ایک گڑھے

میں آگ روشن کی۔ اور خدا سے دُعا کی کہ ملک کو بے دینوں سے پاک کر دے۔ اور ہندو دھرم کی حفاظت کے لیئے جنگ جُو قوم پیدا کرے۔ ان کی دُعا قبول ہوئی۔ اور آگ میں سے چار راجپوت پیدا ہوئے۔ جن کے ناموں پر پرمار۔ پریہار۔ چوہان اور چالوکیہ چار قوموں کی ابتدا ہوئی۔ یہ اقوام اگنی کُل راجپوت کہلاتی ہیں +

نوٹ:- راجپوت (مرد اور عورتیں) بہادر۔ دلیر۔ غیور۔ قول کے پکے۔ تلوار کے دھنی۔ اعلےٰ شہسوار۔ جنگ میں پیٹھ نہ دکھانے والے اور قومی آن پر مر مٹنے والے تھے۔ رسم جوہر ان میں رائجُ تھی +

راجپوت ریاستیں شمالی ہندوستان میں اسلامی حملے کے وقت حسب ذیل مشہور راجپوت ریاستیں قائم تھیں :-

۱- **دہلی**۔ اس ریاست پر تنوار خاندان کی حکومت تھی۔ اس کا بانی اننگ پال تھا۔ اس خاندان کے آخری راجہ اننگ پال ثانی کے ہاں کوئی بیٹا نہ تھا۔ اِس لیئے اس نے اپنی ریاست اپنے نواسے پرتھی راج چوہان والیئے اجمیر کے حوالے کر دی۔ پرتھی راج اور محمد غوری کے درمیان دو لڑائیاں ہوئیں۔ دوسری لڑائی میں ۱۱۹۲ء میں دہلی پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا +

۲- **اجمیر**۔ یہاں چوہان نسل کے راجپوت حکمران تھے۔ وشال دیو اور پرتھی راج اس خاندان کے مشہور بادشاہ ہوئے

ہیں۔ ۱۱۷۰ء میں پرتھی راج نے اپنے نانا سے دہلی کی ریاست حاصل کر لی۔ اس نے ۱۱۹۱ء میں محمد غوری کو شکست دی۔ ۱۱۹۲ء میں محمد غوری نے دوبارہ حملہ کیا۔ جس میں پرتھی راج مارا گیا۔ اور اجمیر اور دہلی پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا +

۳۔ قنوج۔ یہاں راٹھور راجپوت حکمران تھے۔ اس خاندان کے آخری راجہ جے چند نے ۱۱۹۴ء میں محمد غوری سے شکست کھائی اور قنوج پر غوری خاندان قابض ہو گیا +

۴۔ بنگال۔ بنگال میں پہلے پال خاندان حکمران تھا۔ ان کا مشہور راجہ دھرم پال گذرا ہے۔ ان کے بعد سین خاندان حکمران ہوا۔ محمد بختیار خلجی نے سین خاندان کے آخری بادشاہ لکشمن سین کو ۱۱۹۹ء میں شکست دے کر اس خاندان کا خاتمہ کر دیا +

۵۔ مالوہ۔ یہاں پرمار خاندان حکمران تھا۔ اس کے ایک مشہور راجہ بھوج نے ۱۰۱۸ء سے ۱۰۶۰ء تک حکومت کی۔ اس نے سنسکرت لٹریچر کو فروغ دیا۔ ایک سنسکرت کالج اور یونیورسٹی بھی بنوائی۔ اور کئی مندر تعمیر کروائے۔ ۱۳۰۵ء میں مسلمانوں نے اس کو فتح کر لیا +

۶۔ بندھیل کھنڈ۔ یہاں چندیل خاندان راج کرتا تھا۔ مہوبا اور کالنجر ان کے دو مشہور قلعے تھے۔ اِن راجاؤں نے کئی قلعے اور مندر بنوائے۔ ان کے بعد بندھیلے راجپوت حکمران ہوئے۔ جن کے نام پر اس علاقے کا نام بندھیل کھنڈ ہے۔ ۱۲۰۳ء میں قطب الدین ایبک

نے اس کو فتح کر لیا +

۷-گجرات کاٹھیاواڑ- یہاں بھٹارک - جوڑا اور بگھیلے یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے- علاؤالدین غلجی نے آخری بادشاہ کو شکست دے کر قبضہ کر لیا +

۸-لاہور- یہاں پال خاندان حکومت کرتا تھا- اس خاندان کے مشہور راجہ جے پال اور انند پال تھے- محمود غزنوی نے ۱۰۲۵ء میں لاہور پر قبضہ کر لیا +

نوٹ :- راجپوتوں کی اتنی ریاستیں ہوتے ہوئے متحدہ مرکزی حکومت قائم نہ ہو سکنے کی وجوہات حسب ذیل ہیں :-

(۱) راجپوتوں کا نظامِ حکومت سے ناواقف ہونا (۲) چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں لڑائیاں (۳) راجپوتوں میں وطن یا ملک کی محبت کی بجائے اپنے خاندان کی محبت کا ہونا (۴) مختلف خاندانوں کا ایک سپہ سالار کے ماتحت ہو کر نہ لڑنا (۵) پرتھی راج اور جے چند کی عداوت +

ہندو تہذیب اور نوآبادیاں

Q. What do you know about the Hindu Culture and Colonies abroad ? (P. U. 1940)

سوال- ممالک غیر میں ہندو تہذیب اور نوآبادیوں کی بابت تم کیا جانتے ہو ؟

زمانہ حال کی دریافتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ

ہندوستانی تہذیب کا اثر صرف ہندوستان میں ہی محدُود نہیں رہا۔ بلکہ ایشیا اور یورپ کے کئی ممالک اس سے مستفید ہوئے۔ ہندوستانی جہازران بحری سفر کرتے تھے اور غیر ممالک میں انہوں نے اپنی نو آبادیاں قائم کیں۔ اور وہاں ہندو تہذیب پھیلائی +

ہندوستانی تہذیب

ہندوستانی تہذیب لنکا۔ نیپال۔ برما۔ چین۔ جاپان۔ کوریا۔ بتت اور ختن تک پھیلی ہوئی تھی۔ ان ممالک میں بدھ مت کا دَور دورہ اس دعوے کا بدیہی ثبوت ہے +

۱۔ لنکا۔ لنکا میں ہندوؤں کی آمد و رفت کا سلسلہ مُدت سے قائم تھا۔ اشوک نے اپنے بھائی کو بدھ مت کے پرچار کے لئے وہاں بھیجا۔ اور لنکا کے راجہ نے اپنے درباریوں سمیت بدھ مت قبول کر لیا +

۲۔ برما۔ برما میں اشوک نے بھکشو بھیج کر بدھ مت کا پرچار کیا۔ تیرھویں صدی عیسوی میں پیگو بدھ مت کی سرگرمیوں کا مرکز تھا +

۳۔ نیپال۔ یہاں گوتم بدھ کی لڑکی نے بدھ مت کی اشاعت کی +

۴۔ سیام۔ یہاں ۳۰۰ ق م سے سولھویں صدی عیسوی تک ہندو تہذیب زوروں پر تھی۔ برما سے بدھ مت سیام میں پھیلا ہے۔ موجودہ شاہی خاندان کے ممبروں کے نام ہندوانہ ہیں +

۵۔ افغانستان۔ افغانستان مدت تک ہندی راجاؤں کے ماتحت

رہا ہے - اس زمانہ میں وہاں بدھ مت کی خوب اشاعت ہوئی۔ جلال آباد۔ کوہستان کابل اور بامیاں میں مہاتما بدھ کے خوبصورت بُت دستیاب ہوئے ہیں۔ بودھی بھکشوؤں کے کئی وہار بھی دریافت ہوئے ہیں +

۶-چینی ترکستان۔ کنشک نے چینی ترکستان کو فتح کیا تھا۔ وہاں ۳۶ سال سے آثار قدیمہ کی کھدائی ہو رہی ہے۔ وہاں سے قدیم ہندو تہذیب کا بہت ذخیرہ ملا ہے۔ سنسکرت۔ پراکرت اور کھروشٹی زبانوں میں کئی مسودے (بھوج پتروں۔ ریشمی کپڑوں اور لکڑی کی تختیوں پر لکھے ہوئے) ملے ہیں۔ نیز بدھ کے بُت۔ پتھر کے کتبے اور سکے بھی ملے ہیں۔ جن پر سنسکرت عبارت کھدی ہوئی ہے +

ہندوستانی نو آبادیاں

ہندیوں نے ایشیا کے جنوب مشرق میں کئی نو آبادیاں قائم کیں۔ جن میں سے مشہور حسب ذیل ہیں :-

۱-چمپا۔ یہ نو آبادی کمبودیا کے شمال میں ہندوستان اور چین کے درمیان قائم ہوئی۔ اس کا دارالخلافہ امراوتی تھا۔ پندرھویں صدی میں انام کے لوگوں نے اسے تباہ کر دیا۔ آج کل مسلمانوں کی آبادی ہے +

۲-کمبودیا۔ پہلی صدی عیسوی میں یہاں ہندو نو آبادی قائم ہوئی۔ اس کا دارالخلافہ انگ کورٹھام تھا۔ اس وقت کے ایک عالی شان مندر کے کھنڈرات آج تک موجود ہیں۔ اور وہاں ہندوستانی رسم و رواج پائے جاتے

ہیں +

۳- جاوا اور سماٹرا- یہ جزائر ہندوستان کے قریب ہی ہیں- اس لئے سب سے پہلے یہاں ہندو بستیاں آباد ہوئی ہونگی- فاہیان جب ہندوستان سے ہو کر چین کو گیا- تو جاوا سے ہو کر گیا- وہاں ان دنوں ہندو مت عروج پر تھا- ساتویں صدی عیسوی میں بدھ مت کی اشاعت ہوئی- جاوا میں بورو بدور کا سٹوپا فن تعمیر کا اعلےٰ ترین نمونہ ہے- وہاں چھ سو قدیمی مندر بھی ہیں +

۴- بورنیو- اس جزیرے میں ہندو رسم و رواج اب تک پائے جاتے ہیں +

۵- بالی- وہاں کے باشندے ہندو دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں- اور مہابھارت کا شوق سے مطالعہ کرتے ہیں +

مسلمانوں کا زمانہ

عروجِ اسلام

Q. Give a brief account of the life of Prophet Mohammed and the rise of Islam. (P. U. 1919)

سوال۔ حضرت محمدؐ صاحب کی زندگی اور اسلام کے عروج کا مختصر حال بیان کرو ٭

حضرت محمدؐ صاحب

بچپن۔ حضرت محمدؐ صاحب مذہب اسلام کے بانی تھے۔ سنہ ۵۷۰ء میں عرب کے مشہور شہر مکّہ میں ایک معزّز قبیلہ کے سردار عبداللہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ بچپن میں آپ کے والدین وفات پا گئے۔ اس لئے آپ کی پرورش آپ کے چچا ابو طالب نے کی۔ اہلِ عرب کی بُت پرستی سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ جنگل اور میدان کی تنہائی میں غور و خوض میں لگے رہتے اور اہلِ وطن کی اصلاح کے طریقے سوچتے رہتے تھے ٭

شادی۔ ۲۵ سال کی عمر میں ایک مالدار تاجرہ خدیجہ کے ہاں ملازم ہوئے۔ آپ نہایت راست باز اور دیانتدار تھے۔ اسی لئے لوگوں میں صادق اور امین کے نام سے مشہور ہوئے۔ خدیجہ نے آپ کی خوش معاملگی سے خوش ہو کر آپ سے شادی کر لی +

اشاعت اسلام۔ چالیس سال کی عمر میں آپ نے پیغمبر ہونے کا اعلان کیا۔ اور مذہب اسلام کی بنیاد ڈالی۔ ان کی تعلیم یہ تھی۔ خدا ایک ہے۔ بُت پرستی گناہ ہے۔ دُنیا کے تمام انسان بھائی ہیں۔ شروع شروع میں صرف گھر کے آدمی ہی آپ پر ایمان لائے۔ اہل مکّہ خصوصاً اور اہل عرب عموماً ان کے جانی دشمن ہو گئے۔ اس لئے آپ ۶۲۲ء میں مکہ کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ سن ہجری یہیں سے شروع ہوتا ہے +

مکہ کی فتح۔ مدینہ میں آپ کے پیرو بہت بڑھ گئے۔ اور ۶۳۰ء میں آپ نے مکہ کو فتح کر لیا۔ اور بُت پرستی کو جڑ سے اکھیڑ دیا +

وفات۔ ۶۳۲ء میں آپ نے وفات پائی اور آپ کو مدینہ میں دفن کیا گیا۔ اسلام کی مقدس کتاب کا نام قرآن شریف ہے +

عروج اسلام

حضرت محمدؐ صاحب کی وفات کے وقت سارا عرب مسلمان ہو چکا تھا۔ اس لئے مذہب نے اہل عرب کے سینوں میں ایسا جوش بھر دیا کہ وہ نہ صرف جاہل سے مہذّب بن گئے بلکہ وہ ایک زبردست

فاتح ثابت ہوئے۔ انہوں نے اسلام کا پیغام دُنیا کے کونے کونے پہنچانے کا مصمّم ارادہ کر لیا۔ اور ایک صدی کے اندر اندر ان کی سلطنت ایشیا میں افغانستان سے لے کر یورپ میں ہسپانیہ اور پرتگال تک پھیل گئی۔ اور برّ اعظم افریقہ کے شمالی حصّوں میں بھی لوگوں نے مذہب اسلام قبول کر لیا +

نوٹ :- ایرانی آتش پرست تھے۔ جب مسلمان ان پر حملہ آور ہوئے۔ تو جن لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا۔ وہ وطن چھوڑ کر احاطہ بمبئی میں آباد ہو گئے۔ یہ پارسی کہلاتے ہیں۔ بڑے مالدار اور تاجر ہیں +

Q. What led to the conquest of Sindh by Mohammad Bin Qasim? Relate the main events of this conquest. What were its results? Also mention the system of government of Arabs in Sindh. (P. U. 1940)

سوال۔ محمد بن قاسم نے سندھ پر کیوں حملہ کیا؟ اس کی فتح کے حالات اور نتائج بیان کرو۔ نیز سندھ میں عربوں کی طرزِ حکومت کا ذکر بھی کرو +

محمد بن قاسم کا حملہ
۷۱۲ء

وجہ۔ لنکا میں چند مسلمان تاجر مر گئے۔ لنکا کے راجہ نے ان کے بیوی بچوں اور مال و اسباب کو بصرہ کے حاکم حجاج بن یوسف کے پاس بھیجا۔ ان کا جہاز بصرہ کو جا رہا تھا۔ کہ دریائے سندھ کے دہانے کے پاس دیول کی بندرگاہ کے قریب بحری

قزاقوں نے لوٹ لیا۔ یہ قزاق راجہ داہر والئے سندھ
کی رعایا تصور کئے جاتے تھے۔ جب مسلمانوں نے راجہ
سے نقصان کی تلافی کے لئے کہا۔ تو اس نے جواب دیا۔
کہ ان قزاقوں پر میرا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس لئے
حجاج نے خلیفہ سے اجازت لے کر اپنے بھتیجے **محمد بن
قاسم** کو جو اعلےٰ فوجی قابلیت کا مالک تھا۔ اور جس
کی عمر ۱۸ سال تھی۔ چھ ہزار فوج اور تین ہزار اونٹ
دے کر سندھ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا +

واقعات۔ ۱۔ محمد بن قاسم نے پہلے بندرگاہ دیول
پر قبضہ کیا۔ اور پھر اندرون ملک کی طرف روانہ ہوا۔
راجہ داہر نے پچاس ہزار فوج سے مقابلہ کیا۔ لیکن
داور کے میدان میں شکست کھا کر مارا گیا +

۲۔ راجہ کی وفات پر اس کی رانی نے فوج کی کمان
سنبھالی۔ لیکن ناکام رہی۔ اس لئے رسم جوہر کے
مطابق بہت سی عورتوں کے ہمراہ چتا میں جل کر
مر گئی +

۳۔ محمد بن قاسم نے پھر ملتان کا محاصرہ کیا۔ اور اسے
بھی مطیع کر لیا +

نتیجہ۔ ملتان اور سندھ پر اسلامی قبضہ ہو گیا۔ لیکن
محمد بن قاسم کی وفات کے بعد عربوں کا اقتدار کم
ہو گیا۔ اور بیس پچیس سال کے بعد ہی صوبہ سندھ ان
کے قبضہ سے نکل گیا۔ عربوں نے بھی اس علاقہ کو بنجر
اور غیر مفید سمجھ کر مستقل حکومت کرنا مفید نہ سمجھا۔

اس لئے وہ واپس چلے گئے۔ صرف چند خاندان اشاعتِ اسلام کے لئے یہاں مقیم ہو گئے +

محمد بن قاسم کی موت۔ ۷۱۴ء میں حجاج حاکم بصرہ نے راجہ داہر کی دو لڑکیوں کی ایک جھوٹی شکایت کی بنا پر محمد بن قاسم کو واپس بلا لیا۔ اور قتل کیا گیا +

سندھ میں عربوں کا طرز حکومت اہل عرب نے اپنے عہد حکومت میں ہندوؤں کی مذہبی آزادی کو برقرار رکھا۔ انہوں نے ہندو مندروں اور برہمنوں کی حفاظت کی۔ ملکی انتظام کے لئے ہندو افسر مقرر کئے۔ عدالتیں قاضیوں کے سپرد تھیں۔ لیکن ہندوؤں کے جھگڑے طے کرنے کے لئے پنچائتیں قائم تھیں۔ انہوں نے مدرسے بھی کھولے۔ ملک نے تجارت میں بھی ترقی کی۔ ہندوؤں پر فوجی خدمات کے بدلے جزیہ لگایا گیا +

سلطان محمود غزنوی

۹۹۷ء سے ۱۰۳۰ء تک

Q. Give a brief account of Subkatgin and his invasion of India.

سوال۔ سبکتگین اور اس کے ہند پر حملے کا مختصر حال بیان کرو +

سبکتگین افغانستان میں غزنی کی ایک چھوٹی سی حکومت

تھی۔ ۹۷۶ء میں سبکتگین جو پہلے بادشاہ کا تُرکی غلام تھا۔
تخت پر بیٹھا۔ یہ بڑا عقلمند۔ رحم دل اور دلیر حکمران
تھا۔ اس نے پہلے سارا افغانستان فتح کیا۔ اس کی ترقی
کی روک تھام کے لئے راجہ جے پال والئے پنجاب نے
۹۸۶ء میں درہ خیبر کی راہ سبکتگین پر حملہ کر دیا۔
لیکن شکست کھائی۔ اور تاوانِ جنگ اور خراج ادا کرنے
کا وعدہ کرکے رہائی پائی۔ لاہور آ کر وہ اپنے وعدہ سے
پھر گیا۔ اس لئے سبکتگین نے پنجاب پر حملہ کر دیا۔
راجہ جے پال نے دہلی۔ اجمیر۔ کالنجر اور قنوج کے
راجاؤں سے بھی مدد لی۔ لیکن شکست کھائی۔ اور دریائے
سندھ کے پار کا علاقہ سبکتگین کے حوالے کرنا پڑا۔ ۹۹۷ء
میں سبکتگین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا محمود ۲۶
سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ وہ باپ کے ہمراہ
پنجاب کی لڑائیوں میں حصہ لے چکا تھا۔

Q. Write an account of the principal Indian campaigns of Mahmud of Ghazni.
(P. U. 1920, 24, 26, 35) (**Important**)

سوال۔ ہندوستان پر محمود غزنوی کے مشہور حملوں کا حال بیان کرو۔

محمود کے حملے

محمود کے چند مشہور حملے حسب ذیل ہیں:

۱۔ لاہور کے راجاؤں سے لڑائیاں

(۱) ۱۰۰۱ء میں لاہور کے راجہ جے پال نے پشاور حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے محمود نے اسے شکست

دی۔ جے پال گرفتار ہوا۔ اس کے بیٹے اننگ پال نے رقم رہائی ادا کر کے باپ کو رہا کرا لیا۔ لیکن وہ اس بے عزتی کو برداشت نہ کر سکا۔ لاہور پہنچ کر زندہ چتا میں جل مرا ۔

(۲) ۱۰۰۸ء میں راجہ جے پال کے بیٹے راجہ اننگ پال نے بھی پشاور لینے کا ارادہ کیا۔ اور اجین۔ گوالیار۔ کالنجر۔ دہلی اور قنوج کے راجپوت راجاؤں کی فوجیں لے کر سرحد کی جانب کوچ کیا۔ پشاور کے قریب محمود غزنوی کی فوج سے مقابلہ ہوا۔ بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔ میدان راجہ کے ہاتھ آنے کو ہی تھا۔ کہ راجہ اننگ پال کا ہاتھی ایسا بدکا کہ میدان جنگ سے اُسے بے تحاشا لے بھاگا۔ اس لئے فوج میں ہل چل مچ گئی۔ اور محمود فتحیاب ہوا ۔

(۳) لاہور کی فتح ۱۰۲۱ء۔ لاہور کے راجہ اننگ پال کے بیٹے جے پال ثانی نے محمود کو خراج دینے سے اِنکار کیا۔ اس لئے محمود نے ۱۰۲۱ء میں لاہور کو فتح کر لیا۔ اور وہاں اپنا گورنر مقرر کر کے مغربی پنجاب کو اپنی قلمرو میں ملا لیا ۔

۲ - کانگڑہ پر حملہ ۱۰۰۹ء۔ محمود نے ۱۰۰۹ء میں کانگڑہ (نگر کوٹ) پر حملہ کیا۔ اس قلعہ میں جوالا دیوی کا مندر تھا۔ محمود نے بتوں کو توڑا اور سینکڑوں من سونا چاندی۔ ہیرے اور جواہرات لے کر واپس چلا گیا ۔

۳ - سومناتھ پر حملہ ۱۰۲۴ء۔ محمود نے سب سے

آخری اور زبردست حملہ سومناتھ پر کیا۔ بہت سے راجپوت راجے فوجیں لے کر مندر کی حفاظت کے لیئے آئے۔ تین دن گھمسان کا رن پڑا۔ آخر محمود فتحیاب ہو کر مندر میں داخل ہوا۔ اس نے مندر کے بیش بہا خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ جنہیں سمیٹ کر غزنی لے گیا۔

محمود کے حملوں کا اثر۔ محمود نے ہندوستان میں بُت پرستی کی بجائے اسلام کی اشاعت کرنے اور ہندوستان کی دولت سے غزنی کو مالا مال کرنے کی غرض سے ہند پر سترہ حملے کیئے۔ اور وہ اپنے مطلب میں کامیاب رہا۔ چنانچہ :-

۱- اس نے ہندو مندروں میں بے شمار بتوں کو توڑا۔
۲- ہندوستان کی بے انتہا دولت غزنی میں چلی گئی۔
۳- صوبہ پنجاب پر غزنوی خاندان کی حکومت ہو گئی۔
۴- شمالی ہندوستان کے راجپوت راجگان کی پولیٹکل کمزوری عیاں ہو گئی۔
۵- مسلمان حملہ آوروں کے لیئے ہند کی فتح کا دروازہ کھل گیا۔

نوٹ :- محمود گو زبردست فاتح تھا۔ لیکن وہ دُور اندیش مدبّر نہ تھا۔ اس نے سلطنت کے استقلال کے لیئے نہ کوئی قانون بنائے۔ نہ کوئی طرز حکومت جاری کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کی آنکھیں بند ہوتے ہی سلطنت غزنی کا شیرازہ بکھر گیا۔

محمد غوری

۱۱۷۳ء سے ۱۲۰۶ء تک

Q. Who was Mohammad Ghori? Give a brief account of the First and Second Battles of Tarain. (P. U. 1926)

سوال - محمد غوری کون تھا؟ نیز ترائن کی پہلی اور دوسری لڑائی کا حال بیان کرو۔

محمد غوری - غزنی اور ہرات کے درمیان غور ایک پہاڑی ریاست ہے۔ وہاں کا حکمران غیاث الدین غوری بڑا جنگجو اور بہادر تھا۔ اس نے ۱۱۷۳ء میں غزنی کو فتح کرکے اپنے چھوٹے بھائی محمد غوری کو وہاں کا گورنر مقرر کیا۔ اور اسے ہندوستان پر حملہ کرنے کی ترغیب دی چنانچہ اس نے سے ۱۱۸۵ء تک ملتان۔ سندھ۔ پشاور۔ سیالکوٹ اور لاہور پر قبضہ کر لیا۔

ترائن کی پہلی لڑائی ۱۱۹۱ء

وجہ - ۱۱۹۱ء میں محمد غوری نے دہلی پر فوج کشی کی۔ اس لئے شمالی ہند کے تمام بہادر راجپوت پرتھی راج چوہان والئے دہلی کی سرکردگی میں متحد ہو کر مقابلہ کے لئے نکلے۔

واقعات - ترائن کے میدان میں بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ راجپوتوں نے محمد غوری کی فوج کے چھکے چھڑا دئے۔ محمد غوری کو بھی بازو پر زخم آیا۔ اور شکست

تھا کر واپس چلا گیا +

نتیجہ - محمد غوری نے اس شکست کو بری طرح محسوس کیا - اور اس داغ کو دُور کرنے کے لئے خوب تیاری کی +

ترائن کی دوسری لڑائی

۱۱۹۲ء

وجہ - محمد غوری ترائن کی پہلی لڑائی کی شکست کے داغ کو دُور کرنا چاہتا تھا +

واقعات - محمد غوری ۱۱۹۲ء میں ایک لاکھ بیس ہزار تجربہ کار سپاہی لے کر حملہ آور ہوا - ترائن کے مقام پر بڑی خونریز لڑائی ہوئی - شام کے وقت مسلمان فوجوں نے پیچھے ہٹنا شروع کیا - اور راجپوتوں نے خیال کیا کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں - حالانکہ یہ ایک جنگی چال تھی - جب راجپوت اپنے مورچے چھوڑ کر تعاقب کرنے لگے - تو مسلمان سپاہی ان پر ٹوٹ پڑے - پرتھی راج مارا گیا - راجپوتوں کو شکست ہوئی +

نتیجہ - دہلی اور اجمیر پر محمد غوری نے قبضہ کر لیا - اور وہ اپنے ایک غلام قطب الدین ایبک کو اپنا نائب مقرر کر کے غزنی چلا گیا +

نوٹ :- (۱) ۱۱۹۴ء میں محمد غوری نے جے چند والئے قنوج کو شکست دے کر قنوج کو فتح کر لیا - اس کے ایک جرنیل قطب الدین نے گجرات اور بندھیل کھنڈ اور دوسرے جرنیل محمد بختیار خلجی نے بہار اور بنگال کو فتح کیا +

(۲) دریائے جہلم کے کنارے بمقام دھمیاک چند گکھڑوں

نے محمد غوری کے خیمے میں داخل ہو کر اسے قتل کر ڈالا +

Q. What were the causes of the success of the Muslims and the failure of the Rajputs?

سوال ۔ مسلمانوں کی کامیابی اور راجپوتوں کی ناکامی کے اسباب کیا تھے ؟

اسلامی فتوحات کے اسباب

مسلمانوں کی کامیابی اور راجپوتوں کی ناکامی کے اسباب حسب ذیل تھے :-

۱ ۔ **ملک میں متحدہ مرکزی حکومت کا نہ ہونا** ۔ ملک میں کوئی متحدہ مرکزی حکومت نہ تھی ۔ راجپوتوں کی کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں جو آپس میں لڑتی رہتی تھیں ۔ ایک راجہ کو تباہ ہوتے دیکھ کر دوسرے کا خون جوش میں نہ آتا تھا +

۲ ۔ **مسلمانوں کا طاقتور اور مضبوط ہونا** ۔ مسلمان سرد ملک کے رہنے والے تنومند تھے ۔ اور وہ شمالی ہند میں رہنے والے راجپوتوں کی نسبت مضبوط اور قوی تھے ۔ اہنسا کے پرچار نے ہندیوں کو اور بھی کمزور کر دیا تھا ۔ نیز لڑائیوں میں راجپوتوں کے سوا کوئی اور قوم حصہ نہ لیتی تھی +

۳ ۔ **مسلمانوں کا فنونِ جنگ میں ماہر ہونا** ۔ مسلمان فنون جنگ میں راجپوتوں کی نسبت زیادہ ماہر تھے ۔ ان کے گھوڑے بھی تیز رفتار اور اعلےٰ نسل کے تھے ۔ راجپوتوں

کو اپنے جنگی ہاتھیوں پر ناز تھا۔ جو مسلمان حملہ آوروں کے تیروں کی بارش سے بدک کر اپنی ہی فوجوں کا ستیاناس کر دیتے تھے +

۴۔ مسلمانوں کی اعلےٰ تنظیم۔ مسلمان افواج ایک سپہ سالار کے احکام کے ماتحت لڑتی تھیں۔ لیکن راجپوت کسی دوسرے خاندان کے ماتحت ہو کر لڑنا کسرِشان خیال کرتے تھے۔ اس لئے متحد ہو کر دشمن کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے +

۵۔ مسلمانوں کی وطن سے دُوری۔ چونکہ مسلمان غیر ملک سے آئے تھے۔ اس لئے انہیں یقین تھا۔ کہ اگر شکست ہوئی تو بھاگ کر وطن نہیں جا سکیں گے۔ اِس لئے وہ فتح یا موت کے ارادے سے جان توڑ کر لڑتے تھے +

۶۔ ہندوؤں کا خوف زدہ ہونا۔ مسلمان حملہ آور مفتوح ہندوؤں کو یا تو قتل کر دیتے تھے یا غلام بنا لیتے تھے۔ اِس لئے ہندو خوف زدہ ہو کر رہ جاتے تھے۔ اور مقابلہ کی تاب نہ لا سکتے تھے +

۷۔ پرتھی راج چوہان والئے دہلی اَور جے چند والئے قنوج کی عداوت بھی ہندوستان میں اسلامی حکومت کے قیام کا باعث ہوئی +

Q. Prove that Mohammad Ghori and not Mahmud of Ghazni was the real founder of the Muslim Rule in India.

سوال۔ ثابت کرو۔ کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت کا بانی محمد غوری تھا نہ کہ محمود غزنوی +

یہ بالکل درست ہے۔کہ دونوں مسلم فاتح بڑے بہادر تھے۔ اور ان کی عمروں کا بہت سا حصہ جنگ و جدل میں گذرا۔ لیکن ان کے حملوں کی غرض و غایت میں اختلاف تھا۔محمود کا یہ مقصد نہ تھا کہ وہ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کرے۔ وہ صرف اسلام کی اشاعت کرنا اور لوٹ مار کرکے غزنی کو مالا مال کرنا چاہتا تھا اور وہ بلا شبہ اس میں کامیاب ہوا۔ اور اس نے صرف پنجاب کو ہی اپنی سلطنت میں شامل کیا +

محمد غوری دور اندیش تھا۔ اس نے ہندوستان کی راجپوت ریاستوں کی عداوت اور خانہ جنگیوں سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اس لئے اس نے ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے خیال سے ہند پر حملے کئے۔ اور اپنے مقصد میں وہ بھی کامیاب ہوا۔ اس نے سارے شمالی ہندوستان پر تسلط جما کر اسے سلطنت غزنی میں شامل کیا۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت کا بانی محمد غوری تھا نہ کہ محمود غزنوی +

سلاطینِ دہلی کی حکومت

(۱۲۰۶ء سے ۱۵۲۶ء تک)

دہلی میں حسب ذیل پانچ خاندانوں نے ۱۲۰۶ء سے ۱۵۲۶ء تک حکومت کی :-

نمبر شمار	نام خاندان	مدت سلطنت
۱	خاندان غلاماں	۱۲۰۶ء سے ۱۲۹۰ء تک
۲	خاندان خلجی	۱۲۹۰ء سے ۱۳۲۰ء تک
۳	خاندان تغلق	۱۳۲۰ء سے ۱۴۱۴ء تک
۴	خاندان سادات	۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۰ء تک
۵	خاندان لودھی	۱۴۵۰ء سے ۱۵۲۶ء تک

نوٹ :- عام مورّخ ان خاندانوں کو پٹھان خاندان کہتے ہیں۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ خاندان غلاماں اور خاندان خلجی کے سلطان ترک تھے۔ خاندان تغلق کے ترکی اور ہندی مخلوط نسل کے تھے۔ خاندان سادات کے سیّد تھے۔ صرف لودھی خاندان کے بادشاہ ہی صحیح معنوں میں پٹھان یا افغان تھے *

خاندانِ غلاماں

(۱۲۰۶ء سے ۱۲۹۰ء تک)

Q. Give a brief account of the reign of Qutb-ud-Din Aybak. (P. U. 1923)

سوال - قطب الدین ایبک کے عہد حکومت کا مختصر حال بیان کرو۔

قطب الدین ایبک
۱۲۰۶ء سے ۱۲۱۰ء تک

قطب الدین ایبک خاندان غلاماں کا بانی تھا - یہ در اصل نیشاپور کے قاضی کا غلام تھا - محمد غوری نے اس سے خرید لیا تھا - اور اس کی بہادری اور قابلیت کو دیکھ کر اس کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا تھا - دہلی کی فتح کے بعد محمد غوری نے اسے ہندوستان کے مفتوحہ علاقے کا گورنر بنایا تھا - ۱۲۰۶ء میں محمد غوری کی وفات پر ہندوستان میں خود مختار ہو گیا - اور خاندان غلاماں کی بنیاد ڈالی - اسے ہندوستان کا پہلا مسلمان بادشاہ ہونے کا فخر حاصل ہے +

عادات - قطب الدین بہادر - دانا اور فیاض تھا - اس کی سخاوت کی وجہ سے اسے لک بخش یا لکھ داتا کہتے تھے +

تعمیرات - اس کے عہد میں کئی عالیشان عمارتیں تعمیر ہوئیں - دہلی کی قطبی مسجد اور قطبی مینار (جنہیں التمش نے

مکمل کرایا) اسی کے زمانہ کی یادگار ہیں +

وفات۔ قطب الدین ۱۲۱۰ء میں لاہور میں چوگان کھیلتا ہوا گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ اس کی قبر لاہور میں ایبک روڈ پر انارکلی بازار کے پاس ہے +

نوٹ:۔ چونکہ قطب الدین خود غلام تھا۔ اور اس کے جانشین بھی یا تو خود غلام تھے۔ یا غلاموں کی اولاد تھے۔ اس لئے اس کے خاندان کو خاندان غلاماں کہا جاتا ہے +

Q. Give a brief account of the reign of Altmash and state why he may be called the second founder of the Slave Dynasty. (P. U. 1923, 38)

سوال۔ التمش کے عہد حکومت کا حال بیان کرو۔ اسے خاندان غلاماں کا دوسرا بانی کیوں کہا جاتا ہے ؟

التمش
۱۲۱۱ء سے ۱۲۳۶ء تک

التمش قطب الدین کا غلام تھا۔ اس کی قابلیت دیکھ کر قطب الدین نے اپنی لڑکی کی شادی اس کے ساتھ کر دی۔ ۱۲۱۱ء میں قطب الدین کے نالائق بیٹے آرام کو تخت سے اتار کر خود بادشاہ بن گیا۔ یہ خاندانِ غلاماں کا نہایت اقبال مند بادشاہ گذرا ہے +

واقعات۔ ۱۔ پنجاب میں تاج الدین یلدوز۔نے بغاوت کی۔ لیکن ۱۲۱۵ء میں شکست کھائی +

۲۔ سندھ میں ناصر الدین قباچہ نے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ اسے التمش نے ۱۲۱۷ء میں مطیع کیا +

۳- بنگالہ میں بختیار خلجی نے بغاوت کا اعلان کیا۔ ۱۲۲۵ء میں التمش نے اس پر چڑھائی کی۔ اور وہ مارا گیا +

۴- ۱۲۳۳ء میں التمش نے رنتھمبور۔ گوالیار اور اجین کو فتح کیا +

۵- التمش کے عہد میں منگول قوم کا سپہ سالار چنگیز خاں خوارزم کے بادشاہ جلال الدین کا جو بھاگ کر التمش کے پاس چلا گیا تھا۔ پیچھا کرتا ہوا افغانستان کو زیر و زبر کرکے پشاور تک آ گیا۔ لیکن ہرات میں بلوہ ہو جانے کی وجہ سے اس کو واپس لوٹنا پڑا۔ اور خوش قسمتی سے ہندوستان اس کے وحشیانہ مظالم سے محفوظ رہا +

تعمیرات۔ التمش نے دہلی میں کئی عمارتیں بنوائیں۔ قطبی مینار اور قطبی مسجد کو مکمل کرایا +

سکہ۔ اس نے چاندی کا سکہ چلایا۔ جسے ٹنکہ کہتے تھے۔ بعد میں یہی ٹنکہ روپیہ کہلایا +

چونکہ التمش نے بغاوتوں کو فرو کرکے تقریباً سارے شمالی ہند پر قبضہ کیا تھا۔ اس لئے اسے خاندان غلاماں کا دوسرا بانی کہا جاتا ہے +

Q. Describe carefully the reigns of :—

(a) Razia Begum. (P. U. 1939)
(b) Nasir-ud-Din Mahmud.
(c) Balban. (P. U. 1927, 33, 37)

سوال۔ مندرجہ ذیل کا غور سے حال بیان کرو:-

(ا) رضیہ بیگم (ب) ناصر الدین محمود (ج) بلبن +

۱- رضیہ بیگم
۱۲۳۶ء سے ۱۲۳۹ء تک

رضیہ التمش کی بیٹی تھی۔ مسلمانوں میں یہ پہلی اور آخری عورت ہے۔ جو دہلی کے تخت پر بیٹھی۔ اس کا دل و دماغ مردوں جیسا تھا۔ وہ مردانہ لباس پہنتی تھی۔ اور پردہ کے بغیر دربار میں جاتی تھی۔ اور مظلوموں کی فریادیں سنتی تھی۔ جنگ کے موقع پر سپہ سالار بنتی تھی۔ رضیہ کنواری تھی۔ اس نے یاقوت نامی داروغہ اصطبل پر بہت عنایات کیں۔ اور اسے امیر الامرا کا خطاب دے کر اپنا سپہ سالار مقرر کیا۔ درباری امرا کو یہ بات ناگوار گذری۔ ۱۲۳۹ء میں التونیہ حاکم بھٹنڈا نے بغاوت کی۔ رضیہ وہاں گئی۔ تو یاقوت مارا گیا۔ اور ملکہ قید ہو گئی۔ دہلی میں امرا نے رضیہ کے بھائی بہرام کو تخت نشین کر دیا۔ پھر رضیہ نے التونیہ سے شادی کر کے دہلی کا تخت حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ سازشیوں نے رضیہ اور اس کے خاوند دونوں کو مار ڈالا۔ رضیہ کا مقبرہ کیتھل میں موجود ہے۔

ناصر الدین محمود
۱۲۴۶ء سے ۱۲۶۶ء تک

یہ التمش کا بیٹا تھا۔ بڑا پرہیزگار۔ نیک دل اور خدا دوست تھا۔ نہ اس کے ہاں غلام تھے نہ لونڈیاں۔ اپنے ذاتی اخراجات قرآن شریف کی کتابت کر کے یا ٹوپیاں بنا کر پورا کرتا تھا۔ اس کی ملکہ اپنے ہاتھ سے گھر کا سارا کام کرتی تھی۔ اسی لئے اسے "درویش بادشاہ" کہا جاتا ہے۔

اس کی خوش قسمتی تھی۔ کہ اسے بلبن جیسا قابل اور

مدبّر وزیر مل گیا۔ بلبن نے منگول قبائل کے حملوں کو روکا۔ اور کئی راجپوتوں کو اطاعت پر مجبور کیا +

ناصر الدین علوم کا سرپرست بھی تھا۔ تاریخ کی مشہور کتاب "طبقات ناصری" اسی نے لکھوائی تھی +

بلبن
۱۲۶۶ء سے ۱۲۸۶ء تک

ناصر الدین کی وفات کے بعد بلبن ۶۰ سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ یہ التمش کا ایک زرخرید غلام تھا۔ اپنی قابلیت کی بدولت رضیہ کے عہد میں محکمہ شکار کا انچارج اور ناصر الدین کے عہد میں وزیر رہا +

واقعات:-

۱۔ **طغرل خاں حاکم بنگالہ کی سرکشی ۱۲۸۱ء**۔ طغرل خاں حاکم بنگالہ نے بغاوت کی۔ تو بلبن نے دو دفعہ اس کی سرزنش کے لئے فوجیں بھیجیں۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر خود گیا۔ اور اسے شکست دی۔ بلبن نے اُسے اور اس کے ساتھیوں کو چُن چُن کر قتل کیا۔ اور اپنے بیٹے بغرا خاں کو بنگال کا حاکم مقرر کیا۔ اور اُسے فرمانبردار رہنے کی ہدایت کی +

۲۔ **مغلوں کا حملہ پنجاب پر ۱۲۸۶ء**۔ مغلوں نے بلبن کے عہد میں پنجاب اور سندھ پر کئی حملے کئے۔ بادشاہ نے ملک کی حفاظت کے لئے شمال مغربی سرحد پر کئی مضبوط قلعے تعمیر کروائے۔ ۱۲۸۶ء میں مغلوں نے پنجاب پر ایک زبردست حملہ کیا۔ اس لڑائی میں بلبن کا بیٹا محمد مارا گیا۔ بلبن نے اس کے غم میں گھُل

گھل کر جان دے دی +

نظام سلطنت۔ بلبن قابل حکمران تھا۔ اس نے ڈاکوؤں اور باغیوں کی خوب خبر لی۔ سرحد پر کئی نئے قلعے بنوائے پرانے قلعوں کی مرمت کروائی۔ فوج کو نئی ترتیب دی۔ کئی سڑکیں بنوائیں۔ بڑے بڑے سرداروں کی دولت اور جاگیریں ضبط کر لیں۔ تاکہ طاقت پا کر مقابلہ نہ کر سکیں +

بلبن کا چال چلن۔ بلبن منصف مزاج لیکن سخت گیر بادشاہ تھا۔ نہ خود ہنستا تھا نہ اس کے روبرو کسی کو ہنسنے کی مجال تھی۔ مغلوں کے ستائے ہوئے کئی شہزادے اور بادشاہ اس کے دربار میں پناہ گزیں تھے۔ جن کے لئے بلبن نے وظیفے مقرر کر رکھے تھے۔ وہ علماء کا قدر دان تھا۔ فارسی کے مشہور شاعر امیر خسرو کو اس کے دربار میں خاصی عزت حاصل تھی۔ شراب نوشی۔ ناچ اور راگ رنگ کی محفلوں کی اجازت نہ دیتا تھا +

نوٹ:۔ بلبن کی وفات کے بعد اس کا پوتا کیقباد تخت پر بیٹھا۔ تین سال کے بعد پنجاب کے گورنر جلال الدین خلجی نے اسے قتل کرکے خلجی خاندان کی بنیاد ڈالی +

خلجی خاندان

(سنہ ۱۲۹۰ء سے سنہ ۱۳۲۰ء تک)

Q. Give a brief account of the reign of the founder of the Khilji Dynasty.

سوال۔ خاندان خلجی کے بانی کا مختصر حال بیان کرو +

جلال الدین خلجی

(سنہ ۱۲۹۰ء سے سنہ ۱۲۹۶ء تک)

خاندان خلجی کا بانی جلال الدین تھا۔ یہ ستّر سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ اس میں ہمت اور قوّت ارادی کی کمی تھی۔ اس لئے ملک میں بدنظمی پھیل گئی +

واقعات۔ ۱۔ سنہ ۱۲۹۱ء میں نہایت سخت قحط پڑا +

۲۔ اس نے مالوہ پر چڑھائی کی۔ لیکن ناکام رہا +

۳۔ جلال الدین کا بھتیجا اور داماد علاؤ الدین بڑا بہادر تھا۔ اس نے چیدہ سواروں کی فوج لے کر دکن کا رُخ کیا۔ اور راستے میں ایک سپاہیانہ چال چلی۔ اس نے مشہور کیا۔ کہ اس کا چچا جلال الدین اس کے قتل کے درپے ہے۔ اس لئے وہ کسی راجہ کے پاس دکن میں پناہ لینے جا رہا ہے۔ اس طرح وہ بلا مزاحمت دیوگری پہنچ گیا۔ وہاں کا راجہ رام دیو اور اس کا لڑکا بڑی بہادری سے لڑے۔ لیکن شکست کھائی۔ اور علاؤ الدین بے شمار مال و دولت لے کر واپس ہوا +

جلال الدین کا قتل۔ جلال الدین دیوگری کی فتح اور لوٹ کے مال کو سن کر بہت خوش ہوا اور الہ آباد تک علاؤ الدین کے استقبال کے لئے آیا۔ علاؤ الدین نے بغلگیر ہوتے ہی جلال الدین کا کام تمام کر دیا۔ اور ۱۲۹۶ء میں خود بادشاہ بن بیٹھا ✦

Q. What do you know about the conquests, methods of government and the character of Ala-ud-Din Khilji? (P.U. 1919, 22, 23, 26, 34)
(V. Important)

سوال۔ علاؤ الدین خلجی کی فتوحات۔ نظام سلطنت اور چال چلن کی بابت تم کیا جانتے ہو؟

علاؤ الدین خلجی
۱۲۹۶ء سے ۱۳۱۵ء تک

علاؤ الدین نے اپنے چچا اور خسر جلال الدین کو دھوکے سے قتل کر کے شاہی تخت حاصل کیا اور اپنے بیس سالہ عہد حکومت میں حدود سلطنت کو بہت وسیع کر دیا ✦

فتوحات

۱۔ **فتح گجرات ۱۲۹۷ء**۔ علاؤ الدین نے اپنے بھائی الف خاں کو گجرات کی فتح کے لئے بھیجا۔ وہاں کا راجہ کرن اپنی لڑکی دیول دیوی سمیت بھاگ کر دیوگری میں چلا گیا۔ اور گجرات پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ الف خاں گجرات کے راجہ کی رانی کملا دیوی کو دہلی لے آیا۔ جس کو علاؤ الدین نے اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ اور شہر کھمبایت سے ایک ہندو غلام

ملک کافور نامی کو بھی لایا۔ جو اسلام قبول کرکے اپنی قابلیت سے سپہ سالار بن گیا +

۲۔ **فتح رنتھمبور سنہ ۱۳۰۱ء**۔ علاؤ الدین نے قلعہ رنتھمبور کو فتح کیا۔ اور وہاں کا راجہ ہمیر دیو لڑتا ہؤا مارا گیا +

۳۔ **فتح چتوڑ سنہ ۱۳۰۳ء**۔ علاؤ الدین نے چتوڑ کے راجہ بھیم سین کی خوبصورت رانی پدمنی کو حاصل کرنے کے لئے پہلے پہل سنہ ۱۳۰۳ء میں حملہ کیا۔ مگر ناکام رہا۔ پھر سنہ ۱۳۰۳ء میں زبردست تیاری کرکے حملہ کیا۔ اس بار رانی پدمنی دیگر راجپوتنیوں سمیت زندہ چتا میں جل کر مر گئی۔ اور تمام راجپوت ایک ایک کرکے کٹ مرے۔ اور چتوڑ فتح ہو گیا +

۴۔ **فتح جیسلمیر سنہ ۱۳۰۳ء**۔ علاؤ الدین نے آٹھ ماہ کے محاصرہ کے بعد قلعہ جیسلمیر بھی فتح کر لیا۔ راجپوت بہادری سے لڑ مرے۔ اور عورتوں نے جوہر کرکے جان دے دی +

۵۔ **دکن کی فتوحات سنہ ۱۳۰۶ء سے سنہ ۱۳۱۱ء**۔ علاؤ الدین نے دکن کی فتح کے لئے سنہ ۱۳۰۶ء میں ملک کافور کو زبردست لشکر دے کر روانہ کیا۔ اس نے پہلے دیوگری پر حملہ کیا۔ اور وہاں کے راجہ رام دیو کو قید کرکے دہلی بھیج دیا۔ دیول دیوی کو بھی (جو وہاں پناہ گزیں تھی) دہلی بھیجا گیا۔ جس کی شادی علاؤ الدین کے بیٹے خضر خاں سے ہو گئی۔ پھر سنہ ۱۳۰۹ء میں ورنگل فتح کیا۔ پھر سنہ ۱۳۱۰ء میں بلال خاندان کے دار الخلافہ دوارسمدر

پر قابض ہؤا - اور بڑھتا ہؤا راس کماری تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے ایک مسجد تعمیر کرائی ۔اور پانچ سال کے بعد دکن سے بے شمار مال و دولت ۔ ہاتھی اور گھوڑے لے کر واپس دہلی آیا +

۶ - مغلوں کی سرکوبی - علاؤ الدین کے عہد میں مغلوں نے پانچ چھ حملے کئے ۔ لیکن ہر بار شکست کھائی ۔ ۱۳۰۶ء میں تقریباً دو لاکھ مغل بڑھتے ہوئے دریائے جمنا تک آ گئے ۔ مگر ظفر خاں سپہ سالار نے انہیں شکست فاش دی - اور تیس میل ان کا تعاقب کرکے ہزاروں کو موت کے گھاٹ اتارا - پھر علاؤ الدین نے سرحد کو مضبوط کیا - کئی نئے قلعے تعمیر کروائے -ان میں معتبر سپاہی بھرتی کئے - اس کے بعد مغلوں کو حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی +

نظامِ سلطنت علاؤ الدین جہاں بہادر سپہ سالار اور فاتح تھا ۔ وہاں انتظامی قابلیت بھی رکھتا تھا۔ اس کی پالیسی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) اندرونی پالیسی (۲) جنگی پالیسی +

۱ - اندرونی پالیسی - علاؤ الدین نے سوچا - کہ امرا کی بغاوت اور سرکشی کے اسباب امرا کی دولت مندی ان کے باہمی تعلقات اور شراب نوشی ہیں - اِس لئے اندرونی بغاوتوں کی روک تھام کے لئے اس نے مندرجہ ذیل کام کئے :-

۱ - امرا کی ضروریات سے زیادہ دولت اور جاگیریں ضبط

نقشہ سلطنت علاؤ الدین خلجی
افغانستان
لاہور
دہلی
آگرہ
چتوڑ
تبت
گونڈوانہ
دیوگری
وارنگل
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
دوارسمدر
معبر
بحر ہند
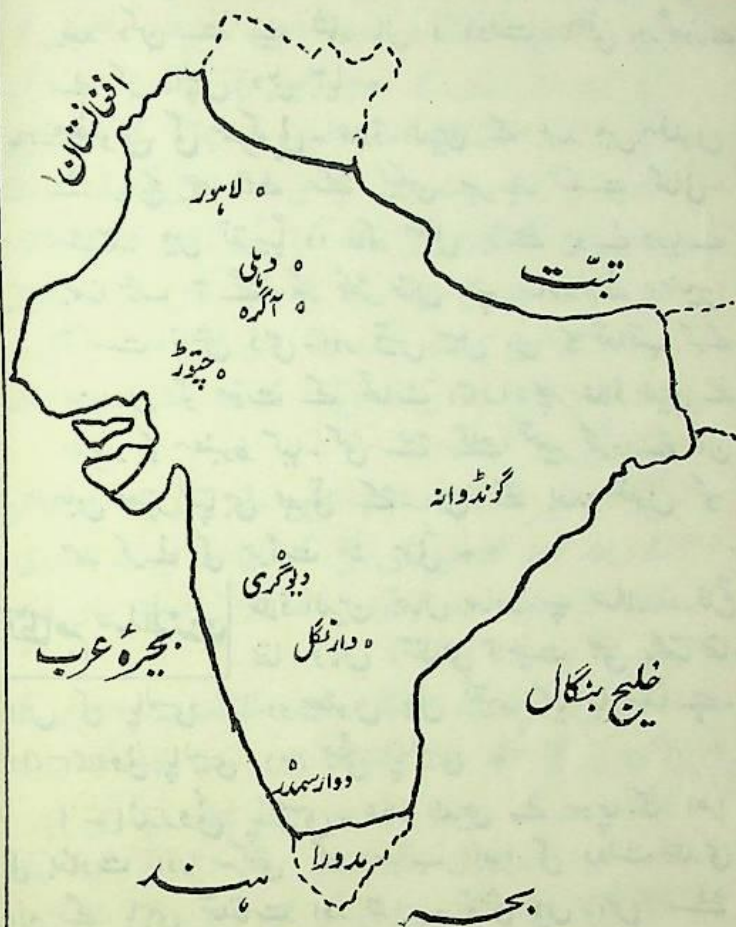
کر لیں۔ اور ان کے وظیفے اور پنشنیں بند کر دیں +

۲۔ لوگوں کے پاس پیسہ کم کرنے اور سرکاری آمدنی بڑھانے کے لئے لگان پیداوار کا نصف کر دیا۔ اور مویشیوں اور مکانوں پر بھی ٹیکس لگایا +

۳۔ درباری اُمرا کو حکم دیا۔ کہ وہ شاہی منظوری کے بغیر نہ کسی کو دعوت دیں نہ کوئی باہمی رشتہ ناطہ کریں +

۴۔ اس نے خفیہ پولیس کا محکمہ قائم کیا۔ تاکہ اُمرا کے حالات سے باخبر رہے +

۵۔ شراب نوشی اور شراب فروشی خلاف قانون قرار دی۔ اس نے خود بھی شراب خوری ترک کر دی +

۶۔ تمام اشیاء کے نرخ مقرر کر دئے۔ اور ایسے افسر مقرر کئے۔ جن کا فرض تھا۔ کہ لوگوں کو خرید و فروخت میں خیانت کرنے سے روکیں +

۷۔ بازاروں کے کھلنے اور بند ہونے کے وقت مقرر کر دئے +

۸۔ ملک میں اناج سستا رکھنے اور انسداد قحط کے لئے اناج کے گودام پُر رکھے +

۲۔ جنگی پالیسی۔ علاؤالدین چاہتا تھا۔ کہ بڑی بڑی فتوحات حاصل کرے۔ اور ملک کو بیرونی حملوں سے بھی بچائے۔ چنانچہ :-

۱۔ اس نے شمالی ہندوستان اور دکن کے علاقے کو فتح کیا +

۲- ایک جرار لشکر تیار کیا- کئی لاکھ سپاہی رکھے- اور ان کا حلیہ رکھنا شروع کیا +
۳- پرانے قلعوں کی مرمت اور نئے قلعوں کی تعمیر کرائی +
۴- سپاہیوں کی باقاعدہ تنخواہیں مقرر کیں +

اس کی پالیسی کا نتیجہ یہ ہوُا- کہ نہ اس کی زندگی میں کوئی بغاوت ہوئی- نہ باہر سے کسی نے حملہ کرنے کی جرأت کی +

علاؤ الدین کا چال چلن

علاؤ الدین شیر دل سپاہی اور بلند حوصلہ سپہ سالار ہونے کے علاوہ اعلےٰ منتظم اور عالی دماغ مدبّر بھی تھا- لیکن پرلے درجے کا سخت گیر تھا- تخت نشینی کے لئے جس دغا بازی سے اس نے کام لیا تھا اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی- اس کے لئے اس نے جلال الدین کے امرا- معصوم بچوں اور عورتوں کو بھی قتل کیا- وہ قانون سے بالکل بے پروا تھا- جو کچھ موقع اور وقت کے مطابق مناسب سمجھتا تھا- وہی کرتا تھا- وہ خود ہی بادشاہ اور خود ہی اپنا مشیر تھا- وہ گو اَن پڑھ تھا- لیکن علما کا قدر دان تھا- اپنی زبردست فتوحات اور مدبرانہ پالیسی کی وجہ سے اس کو نامور مسلمان بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے +

علاؤ الدین کی وفات

بڑھاپے میں علاؤ الدین کے دماغ میں خلل آ گیا تھا- ملک کافور نے اس کو زہر دلوا دیا- جس کی وجہ سے وُہ

گھُل گھُل کر ۱۳۱۵ء میں مر گیا ۔

Q. Write a short note on Malik Kafur.
(P. U. 1928, 36)

سوال ۔ ملک کافور پر مختصر نوٹ لکھو ۔

ملک کافور ملک کافور دراصل راجہ کرن والئے گجرات کا وزیر تھا ۔ جسے علاؤ الدین کا بھائی الف خاں ۱۲۹۷ء میں گجرات سے لایا تھا ۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد اسے ملک کافور کا نام دیا گیا ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک ہندو غلام تھا ۔ جو شہر کھمبایت سے الف خاں کے ہاتھ لگا ۔ اور اپنی ذہانت سے سپہ سالار بن گیا ۔ یہ ۱۳۰۶ء سے ۱۳۱۱ء تک علاؤ الدین کے لئے تسخیر دکن میں لگا رہا (دیکھو صفحہ ۱۰۶ کتاب ہذا) ۱۳۱۵ء میں اس نے علاؤ الدین کو زہر دے کر مار ڈالا ۔ اور اس کے شش سالہ بچے کو تخت نشین کیا اور خود اس کا سرپرست بن کر حکومت کرنے لگا ۔ اور امرا کے قتل کے درپے ہوا ۔ لیکن جلدی ہی امرا نے اس کا خاتمہ کر دیا ۔

خاندانِ تغلق

(۱۳۲۰ء سے ۱۴۱۴ء تک)

Q. Give a brief account of the reign of the founder of the Tughlak Dynasty.

سوال۔ خاندان تغلق کے بانی کے عہدِ حکومت کا مختصر حال بیان کرو +

غیاث الدین تغلق
۱۳۲۰ء سے ۱۳۲۵ء تک

خاندان تغلق کا بانی غیاث الدین تھا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی ملک کی کایا پلٹ دی اور امن و امان قائم کیا۔ اس کے بیٹے جونا خاں نے دکن کے کچھ حصے کو فتح کیا۔ غیاث الدین ۱۳۲۴ء میں بنگال کی بغاوت کو فرو کرنے گیا۔ جب واپس آیا۔ تو جونا خاں نے دکن کی فتح کی خوشی میں ایک نمائش کا انتظام کیا جس میں ایک چوبی محل تیار کروایا۔ بادشاہ کے اس محل میں داخل ہوتے ہی محل کی چھت گر پڑی اور بادشاہ اپنے چھوٹے بیٹے سمیت دب کر مر گیا۔ بعض مورّخ اس واقعہ کو اتفاقیہ قرار دیتے ہیں۔ اور بعض اسے سازش قرار دیتے ہیں۔ غیاث الدین کے بعد جونا خاں محمد تغلق کے لقب سے بادشاہ بنا +

Q. Justify the statement :—

"Mohammad Tughlak's character was a mixture of opposites." Also state the measures which made him unpopular. (P. U. 1922, 26, 38)

(V. Important)

سوال۔ ثابت کرو۔ کہ محمد تغلق کا کیریکٹر متضاد اوصاف کا مجموعہ تھا۔ اور ان تجاویز کو بیان کرو۔ جن سے وہ بدنام ہو گیا +

محمد تغلق کا کیریکٹر

۱۔ محمد تغلق عالم و فاضل بادشاہ

تھا۔ فلسفہ۔ طبعیات۔ نجوم اور ریاضی میں اسے کامل دسترس تھی۔ علم طب کا خاص شوق رکھتا تھا۔ مشکل بیماریوں کی تشخیص خود کرتا تھا +

۲۔ وہ عالم باعمل تھا۔ شراب کو چھوتا تک نہ تھا۔ عیش پرستی سے کوسوں دور رہتا تھا +

۳۔ وہ غیر متعصب بادشاہ تھا۔ ہندوؤں سے روا داری کا سلوک کرتا تھا۔ اس نے رفاہ عام کے لئے خیراتی شفاخانے اور یتیم خانے کھولے۔ وہ لوگوں کو سخاوت سے مالا مال کر دیتا تھا +

۴۔ وہ پرلے درجے کا سخت گیر۔ ارادے کا پکا اور خود رائے تھا۔ وہ جرائم کے بدلے سنگین سزائیں دیتا تھا۔ ایک بار جس بات کا ارادہ کر لیتا۔ اس کی تعمیل ضرور کروا کے رہتا۔ کسی کی رائے نہ سنتا تھا۔ اپنی ذرا سی مخالفت کو بھی برداشت نہ کر سکتا تھا +

اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دراصل اس کی طبیعت چند متضاد عناصر کا مجموعہ تھی۔ یعنی جہاں وہ لوگوں کو سخاوت سے مالا مال کرتا تھا۔ وہاں پرلے درجے کا سخت گیر بھی تھا۔ وہ پکا مسلمان تھا۔ مگر ہندوؤں سے رواداری کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑتا تھا۔ وہ رعایا کو ہر طرح کا آرام پہنچانے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن وقت پر گولی کا نشانہ بنانے سے بھی نہ چوکتا تھا۔ اسی لئے اسے اجتماع ضدین (Mixture of opposites) کہا جاتا ہے +
بعض مورخوں نے اسے "دیوانہ"۔ "خونی سلطان" پڑھ لکھا

بیوقوف "دانا بیوقوف" لکھا ہے۔ لیکن نہ تو وہ دیوانہ تھا۔ نہ خونی نہ بیوقوف۔ بات دراصل یہ تھی۔ وہ چاہتا تھا۔کہ جو بات اس کے خیال کے مطابق درست ہو۔ عوام بھی اسے درست ہی خیال کریں۔ لیکن جب اس پر عمل نہ ہوتا۔ تو رعایا کو بھی مصیبت میں ڈالتا اور خود بھی ناکام رہتا۔

محمد تغلق کی تجاویز محمد تغلق نے اپنے عہدِ حکومت میں کئی ایسی باتیں کیں۔ جو رعایا کے لئے مفید ہونے کی بجائے مصیبت کا باعث ہوئیں جیسا کہ حسب ذیل واقعات سے ظاہر ہوتا ہے :-

۱- **دارالسلطنت کی تبدیلی**- محمد تغلق کی سلطنت پہلے مسلمان بادشاہوں کی نسبت زیادہ وسیع تھی۔ اِس لئے اس نے محسوس کیا کہ دہلی کی بجائے دیوگری کو جو ہندوستان کے مرکز میں موزوں مقام ہے۔ دارالسلطنت بنائے۔ تاکہ دُور دراز علاقے پر حکومت کرنا آسان ہو جائے۔ چنانچہ اس نے وہاں عالی شان عمارات۔ محل۔ اور بازار تعمیر کروا کر اس کا نام دولت آباد رکھا۔ اور سرکاری دفاتر کے ساتھ تمام اہل دہلی کو بھی وہاں جانے پر مجبوُر کیا۔ اس سات سو میل لمبے سفر میں ہزاروں جانیں تلف ہو گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اَور حکم دیا۔ کہ تمام لوگ پھر واپس دہلی چلے آئیں +

۲- **فتوحات کا جنون**-(۱) ۱۳۳۷ء میں بادشاہ نے پونے چار لاکھ سپاہیوں کی زبردست فوج تیار کی۔ تاکہ ایران

پر حملہ کیا جائے۔ شاہی خزانہ اس فوج کے اخراجات برداشت کرنے کے ناقابل تھا۔ ایک سال تو بادشاہ نے اس فوج کو تنخواہ دی۔ لیکن بعد میں فوج کو منتشر کر دیا۔ اس فوج نے ملک کو خوب لوٹا +

(الب) ۱۳۳۸ء میں بادشاہ نے ایک لاکھ فوج چین کی تسخیر کے لئے روانہ کی۔ بہت سے سپاہی ہمالیہ کے دشوار گذار راستوں میں ہی مر گئے۔ اور جو بچارے جان بچا کر واپس آئے۔ انہیں بادشاہ نے قتل کروا دیا۔ اس طرح بے جا مصارف سے خزانہ خالی ہوتا گیا+

۳۔ مغلوں کے حملے۔ ۱۳۳۷ء میں مغلوں نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ سلطان نے انہیں بہت سا روپیہ رشوت دے کر ایک بار ٹال دیا۔ لیکن مغلوں نے روپیہ کے لالچ سے کئی بار حملے کئے +

۴۔ تانبے کا سکّہ۔ جب بادشاہ کو آمدنی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو اس نے چاندی کی بجائے تانبے کے سکّے رائج کئے۔ اور قیمت چاندی کے سکے کے برابر ہی رکھی۔ یہ تجویز تو معقول تھی۔ آج کل بھی تقریباً ہر ایک گورمنٹ کاغذ کے نوٹ جاری کرتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بندش ہے۔ کہ کوئی شخص جعلی نوٹ نہ بنائے۔ محمد تغلق نے اس قسم کی کوئی ممانعت نہ کی۔ اس لئے لوگوں نے جعلی سکّے بنانے شروع کر دئے۔ اور سونے چاندی کے سکے زمین میں دبا دئے۔ اس طرح ملک کی تجارت رک گئی۔ اور ہر جگہ بے چینی

پھیل گئی۔ آخر شاہی خزانہ سے تانبے کے سکّوں کے بدلے چاندی اور سونے کے سکّے دلوائے گئے۔ جس سے شاہی خزانہ میں کافی نقصان ہؤا +

۵۔ **لگان کی زیادتی۔** خزانہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بادشاہ نے لگان بڑھا دیا۔ اور اس کی وصولی کے لئے ایسا تشدد کیا گیا۔ کہ لوگ اپنے گھر بار اور زمینوں کو چھوڑ کر جنگلوں میں بھاگ گئے۔ اور بادشاہ نے انہیں گھیر کر گولیوں کا نشانہ بنایا۔ پھر جب ہوش آئی۔ تو لوگوں کو واپس بلایا۔ لگان معاف کیا۔ کنوئیں کھدوائے۔ اور تقاوی دے کر زمینیں کاشت کروائیں +

نتائج۔ محمد تغلق کی ناقابل عمل تجاویز سے حسب ذیل نتائج نکلے :-

۱۔ رعایا خستہ حال اور تباہ ہو گئی +
۲۔ شاہی خزانہ خالی ہو گیا +
۳۔ تجارت اور زراعت کو سخت دھکا لگا +
۴۔ سلطنت میں جا بجا باغیوں نے سر اٹھایا +
۵۔ بنگال اور دکن خود مختار ہو گئے۔ دکن میں وجے نگر اور بھمنی سلطنت دو نئی ریاستیں قائم ہوئیں +

Q. Give a brief account of the administration of Firoz Tughlak with special reference to (*a*) his buildings (*b*) his irrigation works (*c*) his religious policy (*d*) restoration of order and (*e*) his character.

How far was he responsible for the decline and downfall of his dynasty? (P. U. 1937, 40)
(V. Important)

سوال۔ فیروز تغلق کے انتظامِ سلطنت کا حال بیان کرو۔ اور (ا) اس کی عمارات (ب) بندوبست آبپاشی (ج) اس کی مذہبی پالیسی (د) قیام امن (ر) اس کے چال چلن کو خاص طور پر ذکر کرو +
بتاؤ وہ اپنے خاندان کے زوال کا کہاں تک ذمہ وار ہے ؟

فیروز تغلق
۱۳۵۱ء سے ۱۳۸۸ء تک

فیروز تغلق رحمدل اور فیاض بادشاہ تھا۔ اسے ملک گیری کی ہوس نہ تھی۔ اس کے عہد میں صرف بنگال۔ نگر کوٹ اور ٹھٹھہ پر چڑھائیاں ہوئیں۔ لیکن اس نے رفاہ عام کے بہت سے کام کئے۔ اور مفید اصلاحات جاری کرکے لوگوں کو خوشحال بنا دیا۔ اسی لئے تاریخ میں اسے ممتاز درجہ حاصل ہے +

انتظامِ سلطنت

فیروز تغلق نے نہایت قابلیت سے ملک کا انتظام کیا۔ اور رعایا کی بہتری کے لئے ہر ممکن کوشش کی +

ا۔ عمارات۔ (۱) فیروز شاہ کو عمارات بنوانے کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے۔ کہ اس نے رفاہ عام کے لئے دریاؤں پر پچاس بند۔ تیس کالج پچاس مسجدیں۔ دس بیمار اور ڈیڑھ سو پل تعمیر کروائے +
(۲) باغات۔ فیروز تغلق نے دہلی کے گرد و نواح میں

بارہ سو باغات لگوائے۔ جن سے معقول آمدنی ہونے لگی۔

(۳) شہر اور قلعے۔ اس نے فتح آباد۔ حصار فیروزہ اور جونپور (جونا خاں کی یاد میں) شہر بسائے۔ دہلی کے قریب ایک نیا دار الخلافہ فیروز آباد نامی بنوایا۔ آج کل یہ مقام فیروز شاہ کا کوٹلہ کہلاتا ہے۔ اس نے کئی قلعے بھی بنوائے۔

ب۔ بندوبست آبپاشی۔ (۱) فیروز تغلق نے آبپاشی کے لئے کنوئیں کھدوائے (۲) دریائے ستلج اور دریائے جمنا سے نہریں نکلوائیں۔ جمنا کی نہر اس کے وزیر خان جہان کی نگرانی میں تیار ہوئی۔

ج۔ مذہبی پالیسی۔ فیروز تغلق پکا سنّی مسلمان تھا۔ اس میں مذہبی روا داری نہ تھی۔ ہندو اور شیعہ اس کی سختیوں سے تنگ تھے۔ اس نے مورتی پوجا کرنے اور نئے ہندو مندروں کی تعمیر کو روک دیا۔ اور ہندوؤں پر جزیہ بھی لگایا۔

د۔ قیامِ امن۔ فیروز شاہ نے قیامِ امن کے لئے حسب ذیل تدابیر اختیار کیں:۔

(۱) محمد تغلق کے ڈر کے مارے جو زمیندار بھاگ گئے تھے۔ ان کو واپس بلا کر ان کی زمینیں انہیں دے دیں۔

(۲) محمد تغلق کے لگائے ہوئے محصول کم کر دئے۔ اس نے حکم دیا۔ کہ افسران لگان کی وصولی کے لئے لوگوں سے نرمی اور اخلاق سے پیش آئیں۔ کوئی افسر کسانوں سے

کوئی چیز جبراً نہ لے ÷

(۳) وحشیانہ سزائیں ہٹا دیں۔ اور ملزم کو اقبال جرم کے لئے ستانا ممنوع قرار دیا ÷

(۴) غریب لڑکیوں کی شادی کے لئے شاہی خزانہ سے امداد ملنے لگی ÷

(۵) بیکاروں کی مدد کے لئے ایک نیا محکمہ "دیوان خیرات" قائم ہوا ÷

(۶) بوڑھے ملازموں کی پنشن کا بندوبست کیا ÷

(۷) لوگوں کو تجارت۔ زراعت اور صنعت و حرفت کی طرف مائل کیا ÷

س۔ چال چلن۔ فیروز تغلق نیک۔ شریف۔ رحمدل اور عابد بادشاہ تھا۔ اسے اپنی رعایا سے ہمدردی تھی لیکن مذہب کے معاملہ میں متعصب تھا ÷

خاندانِ تغلق کے زوال کی ذمہ داری

حسب ذیل وجوہات سے فیروز تغلق اپنے خاندان کے زوال کا ذمہ دار ہے :-

۱۔ نظامِ جاگیری۔ فیروز تغلق نے اپنے فوجی افسروں کو جاگیریں عطا کیں۔ اس کی زندگی میں تو وہ فیروز کی اطاعت کا دم بھرتے رہے۔ لیکن اس کے بعد وہ باغی ہو گئے۔ اس لئے مرکزی حکومت کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور وہ جاگیردار ایسے مست ہوئے کہ جب امیر تیمور نے حملہ کیا۔ تو کسی نے اس کا مقابلہ کرنے کا خیال تک نہ کیا ÷

۲۔ غلاموں کی کثرت۔ فیروز تغلق کو ہر سال مختلف صوبوں

سے ہزاروں غلام آتے تھے۔ جب یہ ایک لاکھ سے بڑھ گئے۔ تو ان کی دیکھ بھال ایک الگ صیغے کے سپرد ہوئی۔ فیروز تغلق کے بعد یہ غلام سازشیں کرکے سلطنت کو تباہ کرنے پر تل گئے +

۳- **فیروز کا فنون جنگ میں ماہر نہ ہونا۔** فیروز تغلق چونکہ فنون جنگ میں ماہر نہ تھا۔ اس لئے افغان فوج میں سے جنگی سپرٹ مدھم پڑ گئی +

۴- **رفاہ عام کے کام۔** فیروز تغلق رفاہ عام کے کاموں میں اس قدر غرق رہا۔ کہ اس نے باغی صوبہ داروں کی طرف توجہ ہی نہ دی +

Q. Who was Amir Timur? Describe his invasion of India and its consequences.
(P. U. 1935)

سوال- امیر تیمور کون تھا؟ اس کے ہند پر حملے کا حال بیان کرو اور نتیجہ بھی بتاؤ +

امیر تیمور یہ بڑا عالی ہمت اور بہادر جرنیل سمرقند کا بادشاہ تھا۔ بچپن میں وہ لنگڑا ہو گیا تھا۔ اس لئے اسے تیمور لنگ یا تمر لنگ بھی کہتے ہیں۔ ۱۳۷۰ء میں تخت پر بیٹھا۔ اس کی ساری عمر جنگ وجدل میں گذری۔ اس نے ایشیائی کوچک سے افغانستان تک کل علاقہ فتح کر لیا +

ہند پر حملہ ۱۳۹۸ء ان دنوں ہندوستان کا بادشاہ محمود تغلق تھا۔ یہ بہت نکما تھا۔ اس کے عہد میں

سلطنت دہلی کا وقار اٹھ گیا تھا۔ جب تیمور کو ہندوستان کی مال و دولت اور سلطنت کی کمزوری کا علم ہوا۔ تو ۱۳۹۸ء میں ۹۲ ہزار مغل سپاہیوں کا لشکر لے کر درۂ خیبر کی راہ سے پنجاب میں وارد ہوا۔ پہلے اس نے ملتان فتح کیا۔ پھر لوٹ مار کرتا ہوا کسی مخالفت کے بغیر دہلی تک پہنچ گیا۔ اس وقت اس کے ہمراہ ایک لاکھ قیدی تھے۔ جنہیں اس نے قتل کروا دیا۔ تاکہ بغاوت نہ کر دیں۔ محمود تغلق اس کے مقابلہ کو نکلا۔ تھوڑی دیر لڑائی کے بعد شاہی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور محمود گجرات کی طرف بھاگ گیا۔ تیمور دہلی میں داخل ہوا۔ ایک دن اہل دہلی اور تیموری سپاہیوں میں کچھ فساد ہو گیا۔ جس میں چند مغل مارے گئے۔ بس تیمور آگ بگولا ہو گیا۔ اور اس نے قتل عام کا حکم دے دیا۔ پانچ دن متواتر شہر دہلی لٹتا رہا۔ مرد عورتیں اور بچے بلا امتیاز قتل کئے گئے۔ اور گلی کوچوں میں خون کی ندیاں بہ گئیں۔ آخر پندرہ دن دہلی میں ٹھہرنے کے بعد تیمور بے شمار مال و دولت اور ہزاروں قیدی اپنے ساتھ لے کر سمرقند چلا گیا ۔

نتیجہ | ۱۔ مجلسی اثر۔ دہلی اور اس کے گرد و نواح میں آبادی کم ہو گئی ۔

۲۔ سیاسی اثر۔ ملک بھر میں بد امنی کا طوفان مچ گیا۔ اور خاندان تغلق کی رہی سہی طاقت کا شیرازہ بکھر گیا۔ صوبیداروں نے اپنی اپنی خود مختار ریاستیں قائم کر لیں ۔

۳- اقتصادی اثر- (ا) تیمور کے چلے جانے کے بعد دہلی میں زبردست قحط پڑا +
(ب) ملک مفلس ہو گیا- تجارت تباہ ہو گئی +

خاندانِ سادات

(سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۴۵۰ء تک)

خاندان سادات محمود تغلق کی وفات پر خضر خاں صوبیدار نے دہلی پر قبضہ کر کے خاندان سادات کی بنیاد ڈالی- اس خاندان کی حکومت برائے نام تھی- اور اس کی وسعت دہلی سے آگرہ تک محدود تھی- آخری بادشاہ علاؤ الدین تخت سے دستبردار ہو گیا- اور دہلی کا تخت و تاج بہلول لودھی صوبہ دار پنجاب کے حوالے کر گیا +

خاندانِ لودھی

(سنہ ۱۴۵۰ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک)

Q. Give a brief account of the reigns of the rulers of Lodni Dynasty.

سوال- خاندان لودھی کے بادشاہوں کے عہدِ حکومت کا مختصر

حال بیان کرو ÷

۱- بہلول لودھی
۱۴۵۰ء سے ۱۴۸۸ء تک

بہلول لودھی نے سید علاؤ الدین کے تخت سے دست بردار ہونے پر خاندان لودھی کی بنیاد ڈالی۔ یہ دانا اور بہادر بادشاہ تھا۔ ۲۶ سال کی متواتر جنگ کے بعد اس نے حسین شاہ والئے جونپور سے ۱۴۷۷ء میں جونپور کا صوبہ فتح کیا۔ ۱۴۸۸ء میں مر گیا ÷

۲- سکندر لودھی
۱۴۸۸ء سے ۱۵۱۷ء تک

یہ بہلول لودھی کا بیٹا تھا۔ باپ کی وفات پر تخت نشین ہوا۔ باپ کی طرح اس نے بھی سلطنت دہلی کا وقار بحال کرنے کی کوشش کی۔ اس نے بہار کو فتح کیا۔ اور دہلی کی بجائے آگرہ دار الخلافہ بنایا۔ اور آگرہ کے قریب اپنے نام پر ایک شہر سکندرہ بسایا۔ اور کئی راجپوت ریاستوں کو بھی مطیع کیا ÷

سکندر صاحب اقتدار بادشاہ تھا۔ اس نے تعلیم۔ زراعت اور تجارت کو ترقی دی۔ کئی سڑکیں بنوائیں۔ محکمۂ پولیس قائم کیا۔ اور ڈاک کا خاطر خواہ انتظام کیا۔ اس کے عہد میں اشیائے خوردنی سستی تھیں۔ اور ملک میں محتاج کم نظر آتے تھے ÷

۳- ابراہیم لودھی
۱۵۱۷ء سے ۱۵۲۶ء تک

سکندر لودھی اپنے باپ کی وفات پر تخت نشین ہوا۔ یہ نہ بہادر اور جری سپاہی تھا۔ نہ اس میں باپ دادا جیسی کوئی خوبی تھی۔ بڑا ظالم۔ متکبّر اور تند مزاج تھا۔ اُمرا بہت جلدی اس سے تنگ آ گئے۔ مخالفت یہاں تک بڑھی کہ

دولت خاں لودھی صوبہ دار پنجاب نے کابل کے بادشاہ بابر کو ہند پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ اس نے اس دعوت کو قبول کیا۔ اور ۱۵۲۶ء میں پانی پت کے میدان پر ابراہیم لودھی کو شکست دے کر تخت پر قابض ہو گیا۔ اور مغلیہ خاندان کی بنیاد ڈالی +

Q. How long did the Pathan rule last in Northern India? State clearly the causes that led to its overthrow. (P. U. 1932)

or

Give the causes of the break up of the Sultanate of Delhi.

سوال۔پٹھان بادشاہوں کی حکومت شمالی ہندوستان میں کب تک رہی؟ واضح طور پر ان کے زوال کے اسباب بیان کرو +

یا

سلطنت دہلی کے زوال کی وجوہات بیان کرو +

پٹھان بادشاہوں کی حکومت شمالی ہندوستان میں ۱۲۰۶ء سے ۱۵۲۶ء تک ۳۲۰ سال تک رہی۔ اس کے زوال کے اسباب حسب ذیل ہیں:-

زوال کے اسباب

۱۔ سخت طرز حکومت۔ پٹھان بادشاہوں میں انتظامیہ قابلیت کم تھی۔ ان میں بہت تھوڑے حکمران ایسے گذرے ہیں جنہوں نے عمدہ طرز حکومت اختیار کی ہو۔ بعض تو اپنی ہی رائے پر عمل کرتے تھے۔ اور اس کے خلاف ہوتا دیکھ کر تشدد

پر اُتر آتے تھے۔ بعض کو اپنے خانگی جھگڑوں اور اُمرا کی بغاوتوں نے اس طرف متوجہ ہی نہ ہونے دیا۔ اس لئے سلطنت کا زوال لازمی تھا۔

۲۔ سلطنت کا وسیع رقبہ۔ سلطنت کا وسیع رقبہ بھی اس کے زوال کا باعث ہوا۔ بعض صوبے اس قدر دُور دراز فاصلہ پر تھے۔ کہ وہ سلطنت دہلی کے ماتحت برائے نام ہی رہ گئے۔ اور پانی پت کی لڑائی کے وقت مرکزی حکومت کمزور ہو چکی تھی۔

۳۔ فوج کی کمزوری۔ بابر اور اس کے سپاہی وسط ایشیا کے سرد علاقوں سے آتے تھے۔ اس لئے وہ طاقتور اور جفاکش تھے۔ اور لودھی ہندوستان کی گرم آب و ہوا میں رہ کر کمزور ہو چکے تھے۔

۴۔ بادشاہوں کی خود مختاری۔ بادشاہ عموماً خود مختار تھے۔ اس لئے طاقتور بادشاہ کی حالت میں مرکزی حکومت کا دائرہ وسیع ہوتا۔ لیکن کمزور بادشاہ کی حالت میں دہلی اور اس کے گرد و نواح تک محدود ہو کر رہ جاتی۔

۵۔ نظام جاگیری۔ فیروز تغلق نے فوجی افسروں کو جاگیریں دے کر بڑی بھاری غلطی کی۔ کیونکہ اس طرح سے ان کی طاقت بڑھ گئی۔ اور وہ خود مختار ہو کر سلطنت دہلی کے زوال کا باعث ہوئے۔

۶۔ محمد تغلق کی تجاویز۔ محمد تغلق بھی اپنی سختی، بیرحمی اور نئی نئی تجاویز کی وجہ سے سلطنت دہلی کی تباہی

کا کچھ حد تک ذمہ وار ہے۔ تمام رعایا اس سے بدظن ہو گئی تھی +

۷۔ ہندوؤں کی بے اطمینانی۔ ہندو، پٹھان حکومت سے مطمئن نہ تھے۔ کیونکہ بادشاہوں نے ان کی اکثریت کو نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ اطاعت پر مجبور کئے جاتے تھے۔ اور جب موقع ملتا تھا۔ سرکش ہو جاتے تھے +

۸۔ امیر تیمور اور بابر کے حملے۔ ۱۳۹۸ء میں امیر تیمور نے دہلی کی مردہ سلطنت کو کاری ضرب لگائی۔ جس سے تغلق خاندان تباہ ہو گیا۔ اور بابر نے ۱۵۲۶ء میں پٹھانوں کے رہے سہے وقار کو خاک میں ملا دیا +

۹۔ ابراہیم لودھی کی بدسلوکی۔ ابراہیم نے اپنے ظالمانہ سلوک سے امرا کو ناراض کر لیا۔ انہوں نے بابر کو دعوت دی۔ چنانچہ بابر نے آ کر مغلیہ سلطنت کی بنیاد ڈالی +

سلطنت بہمنی اور وجے نگر

Q. Give some account of the rise and decline of Bahmani Kingdom. Also say when and between whom the battle of Talikot was fought and in what way it affected the course of history of Southern India. (P. U. 1926)

سوال۔ بہمنی سلطنت کے عروج اور زوال کا حال بیان کرو۔ اور بتاؤ کہ تلی کوٹ کی لڑائی کب اور کس کس کے

درمیان ہوئی۔ اور دکن کی تاریخ پر اس کا کیا اثر ہوا؟

بہمنی سلطنت

۱۳۴۷ء سے ۱۵۲۶ء تک

بُنیاد۔ بہمنی سلطنت کی بنیاد حسن نامی سردار نے ۱۳۴۷ء میں رکھی اور گلبرگہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا۔ چونکہ حسن ایرانی بادشاہ بہمن شاہ کی نسل سے تھا۔ اس لئے اس کی سلطنت کو بہمنی سلطنت کہا جاتا ہے ۰

عروج۔ اس خاندان کے اٹھارہ بادشاہوں نے ایک سو اسّی سال تک حکومت کی۔ ان میں سے محمد شاہ۔ فیروز شاہ اور احمد شاہ مشہور ہوئے ہیں۔ اس سلطنت کے اکثر بادشاہ وجے نگر کے ہندو راجاؤں سے لڑتے رہتے تھے۔ آخری تین بادشاہوں کے زمانہ میں ایک وزیر محمود گاواں زبردست شخصیت اور اعلےٰ قابلیّت کا مدبّر گذرا ہے۔ اس نے فوجی طاقت کو بڑھایا۔ سلطنت کو وسیع کیا۔ تعلیم پھیلائی مصنوعی آبپاشی کا انتظام کیا۔ نقد لگان لینا شروع کیا۔ رشوت کی بیخ کنی کی۔ لیکن حاسد اُمرا نے اس پر جھوٹا الزام لگایا۔ اور ۱۴۸۱ء میں قتل کر دیا گیا ۰

زوال۔ محمود گاواں کا بے گناہ قتل ہی اس سلطنت کے زوال کا باعث ہوا۔ اور اس کی بجائے حسب ذیل پانچ خود مختار ریاستیں قائم ہو گئیں:۔

نمبر شمار	نام ریاست	دار الخلافہ	بانی	آغاز	خاتمہ	کیفیّت
۱	عماد شاہی	ایلچ پور	عماد الملک	۱۴۸۴ء	۱۵۷۴ء	سلطان احمد نگر نے فتح کیا ۰
۲	عادل شاہی	بیجا پور	یوسف عادلشاہ	۱۴۸۹ء	۱۶۸۶ء	اورنگ زیب نے فتح کیا ۰

نمبر شمار	نام ریاست	دار الخلافہ	بانی	آغاز	خاتمہ	کیفیت
۳	نظام شاہی	احمد نگر	ملک احمد	۱۴۹۰ء	۱۶۳۷ء	شاہجہان نے فتح کیا
۴	برید شاہی	بیدر	قاسم برید	۱۴۹۲ء	۱۶۰۹ء	سلطان بیجاپور نے فتح کیا
۵	قطب شاہی	گولکنڈہ	قطب الملک	۱۵۱۸ء	۱۶۸۷ء	اورنگ زیب نے فتح کیا

تلی کوٹ کی لڑائی
۱۵۶۵ء

وجہ۔ ریاست وجے نگر کا آخری راجہ رام راجہ ان اسلامی ریاستوں کی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھا کر اپنی سلطنت کو بڑھانا چاہتا تھا۔ آخر مسلمانوں نے اپنی غلطی کا احساس کرکے اختلاف ہٹا دئے۔ اور سلاطین بیجا پور۔ احمد نگر اور گولکنڈہ نے مل کر ریاست وجے نگر پر حملہ کر دیا۔

واقعات۔ تلی کوٹ کے مقام پر لڑائی ہوئی۔ جس میں وجے نگر کی فوجوں کو شکست فاش ہوئی۔ رام راجہ لڑتا ہوا مارا گیا۔ تقریباً ایک لاکھ ہندو اس لڑائی میں تہ تیغ ہوئے۔ مسلمان فوجوں نے پانچ ماہ متواتر شہر وجے نگر کو لوٹا۔

نتیجہ۔ وجے نگر کی ہندو ریاست تباہ ہو گئی۔ مسلمانوں نے اس کے حصے کرکے بانٹ لیا۔

اثر۔ یہ لڑائی بھی تاریخ میں ایک فیصلہ کن جنگ سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے:۔

۱۔ دکن میں ہندو راج کا خاتمہ ہو گیا۔

۲۔ پرتگیزوں کی تجارت کو بھاری نقصان ہوا۔ جو ان کے زوال کا باعث ہوا۔

Q. Give a brief account of the Vijaynagar Kingdom and also describe its administration.

سوال۔ سلطنت وجے نگر کا حال بیان کرو۔ نیز اس کے نظام سلطنت کا بھی ذکر کرو +

وجے نگر
۱۳۳۶ء سے ۱۵۶۵ء تک

بُنیاد۔ محمد تغلق کے عہد میں ہری ہر اور بکا رائے دو ہندو بھائیوں نے بہمنی سلطنت کے جنوب میں مسلمان حملہ آوروں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے ہندو ریاست قائم کی۔ اس کا دارالخلافہ وجے نگر تھا۔ اور دریائے کرشنا سے راس کماری تک پھیلی ہوئی تھی +

عروج۔ اس خاندان کا مشہور راجہ کرشن دیو رائے تھا۔ اس نے ۱۵۰۹ء سے ۱۵۲۹ء تک حکومت کی۔ یہ بڑا دانا۔ سیاست دان۔ مہمان نواز اور علم دوست تھا۔ اس نے آبپاشی کے لئے نہریں کھدوائیں۔ کئی مندر بنوائے۔ پرتگیزوں سے دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ کسی اسلامی ریاست کو اس کے مقابلہ میں ٹھہرنے کی طاقت نہ تھی +

زوال۔ اس ریاست کا آخری راجہ رام راجہ تلی کوٹ کی لڑائی میں مارا گیا۔ اور یہ عظیم الشان ہندو ریاست مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو گئی +

نظامِ سلطنت

۱۔ راجہ مطلق العنان تھے اور ان کے مشورہ کے لئے ایک کونسل مقرر تھی +

۲۔ سلطنت میں چھوٹے چھوٹے دو سو صوبے تھے۔ جو گورنروں کے ماتحت تھے۔ اور وہ اپنے صوبوں میں خود مختار تھے۔ ان کے لئے لازمی تھا کہ راجہ کو سالانہ خراج ادا کریں۔ اور بوقت ضرورت فوج مہیا کریں +

٣ - راجہ کے پاس دس لاکھ مستقل فوج تھی +
٤ - گاؤں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے پنچائتیں قائم تھیں +
٥ - مجرموں کو عبرت ناک سزائیں دی جاتی تھیں +
٦ - لگان پیداوار کا چھٹا حصہ نقدی کی صورت میں لیا جاتا تھا +
٧ - بادشاہ علوم و فنون کے قدر دان اور عمارات بنوانے کے شوقین تھے +
٨ - وجے نگر بڑا خوبصورت اور عالی شان شہر تھا۔ اس کا محیط ٦٠ میل تک تھا۔ اس کے ارد گرد مضبوط فصیل تھی۔ لوگ خوشحال تھے معمولی آدمی بھی ہیرے اور جواہرات پہنتے تھے +

ہندو مت اَور اسلام کا باہمی میل جول

بھگتی تحریک

Q. What results were produced by the contact of Hinduism and Islam?

سوال - ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی میل جول سے کیا اثرات پیدا ہوئے ؟

ہندو مت اور اسلام کے باہمی اثرات

جب ہندوستان میں مسلمانوں کی

حکومت قائم ہوئی۔ تو پہلے پہل ہندو مسلمانوں سے الگ تھلگ رہے۔ لیکن رفتہ رفتہ ان کا باہمی میل جول بڑھتا گیا۔ اور طرفین کے میل جول سے حسب ذیل اثرات ہوئے:-

۱۔ اشاعت اسلام۔ کئی ہندو حصولِ ملازمت کے لئے یا مسلمان حکمرانوں کی سختیوں سے تنگ آ کر یا وحدانیت کی تلقین سے مسلمان ہو گئے۔ اور انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی ہندوانہ رسوم کو نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی کئی رسوم ہندوؤں سے ملتی جُلتی ہیں +

۲۔ اُردو کی ابتدا۔ مسلمان فارسی اور ترکی زبانوں کا استعمال کرتے تھے۔ لیکن ہندو سنسکرت اور ہندی جانتے تھے۔ اور شاہی فوجوں میں دونوں اقوام کے سپاہی بھرتی کئے جاتے تھے۔ ان کے میل جول سے ایک مشترکہ زبان اُردو پیدا ہوئی۔ (اُردو کے معنی ہیں لشکر) +

۳۔ مذہبی روا داری۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے ملاپ سے نفرت کی بجائے ہمدردی اور مذہبی روا داری بڑھ گئی۔ ہندوؤں کا مسلمانوں کو ملیچھ کہنا اور مسلمانوں کا ہندوؤں کو کافر کہنا ناممکن ہو گیا +

۴۔ بھگتی تحریک۔ ہندو مذہب کے اعلےٰ فلسفے اور اسلام کے عقیدۂ توحید سے متاثر ہو کر دونوں قوموں میں سے مذہبی اختلاف دور کرنے کی خاطر بھگتی تحریک کا آغاز ہوا +

Q. What is meant by the Bhakti Movement? Write a note on it chief exponents and trace its effects. (P. U. 1938) (Important)

سوال۔ بھگتی تحریک سے کیا مراد ہے؟ اس تحریک کے مشہور پیشواؤں پر مختصر نوٹ لکھو۔ اور اس تحریک کے نتائج بھی بتاؤ +

بھگتی تحریک سے مراد بھگتی کے معنی ہیں خدا کی عبادت کرنا۔ اس تحریک کی تعلیم یہ تھی۔ کہ خدا ایک ہے۔ تمام اِنسان (خواہ ہندو ہوں خواہ مسلمان) خدا کی نگاہ میں برابر ہیں۔ بُت پرستی گناہ ہے۔ ذات پات کا فرق فضول ہے۔ نیک اعمال ضروری ہیں +

بھگتی تحریک کے پیشوا اس تحریک کے مشہور پیشوا مسلمانوں میں خواجہ معین الدین چشتی۔ بابا فرید شکر گنج اور حضرت گیسو دراز ہوئے ہیں۔ ہندوؤں میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں :-

۱۔ **راما نند**۔ یہ مہاتما راما نج کے چیلے تھے۔ تیرھویں صدی میں پیدا ہوئے۔ ان کی سرگرمیوں کا مرکز بنارس تھا۔ آپ ذات پات کے سخت خلاف اور ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ ان کے بہت سے چیلے نیچ ذاتوں کے تھے۔ ان کی مذہبی کتاب کا نام نابھہ جی کی بھگت مالا ہے +

۲۔ **کبیر**۔ یہ راما نند کے چیلے تھے۔ آپ کی والدہ برہمنی تھی۔ مگر آپ کی پرورش ایک مسلمان جولاہے نے

کی۔ ان کا قول تھا۔ کہ خدا ایک ہے۔ ہندو اسے رام
اور مسلمان رحیم کہتے ہیں۔ نجات پانے کے لئے خدا
کی عبادت ضروری ہے۔ آپ نے بُت پرستی اور ہندو
مسلم تمیز کو مٹانے کی انتہائی کوشش کی۔ ۱۴۲۰ء میں
وفات پائی۔ آپ کے پیرو کبیر پنتھی کہلاتے ہیں۔ ان
کے شلوک آج تک لوگوں کی زبان پر چڑھے ہوئے
ہیں ۔

۳۔ چیتنیہ۔ آپ ۱۴۸۵ء میں ندیا (بنگال) میں پیدا ہوئے۔
ذات پات اور چھوت چھات کے سخت مخالف تھے۔
ان کا عقیدہ تھا۔ کہ کرشن کی بھگتی سے نجات حاصل
ہو سکتی ہے۔ آپ نے قربانیوں۔ گوشت اور منشی اشیاء
کے خلاف زبردست پرچار کیا۔ بنگال میں ان کی تعلیم
کا بہت اثر ہوا ۔

۴۔ گورو نانک۔ آپ ۱۴۶۹ء میں ننکانہ صاحب (شیخوپورہ)
میں پیدا ہوئے۔ آپ نے خدائے واحد کی عبادت پر
زور دیا۔ اور ذات پات اور بُت پرستی کی سخت مخالفت
کی۔ آپ کی صلح کُل طبیعت اور تعلیم کی سادگی لوگوں
کو جلد ہی اپنی طرف کھینچ لائی۔ ۱۵۴۰ء میں وفات
پائی۔ آپ کے پیرو سکھ کہلاتے ہیں اور ان کے اقوال
گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہیں ۔

بھگتی تحریک کے نتائج

۱۔ اس تحریک نے ہندو دھرم میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔

۲۔ ادنےٰ ذات کے لوگوں کی حالت بہتر ہو گئی اور ان

سے رواداری کا سلوک ہونے لگا۔

۳- اسلام کی اشاعت بہت حد تک رک گئی۔

۴- پنجاب میں سکھوں کی ایک نئی طاقت پیدا ہو گئی۔

خاندان مغلیہ

(۱۵۲۶ء سے ۱۸۵۷ء تک)

مغل کون تھے؟ مغل لوگوں کا اصلی وطن منگولیا تھا۔ یہ بہادر۔ جنگ جو اور بے رحم تھے۔

چنگیز خان کی سرکردگی میں پہلی بار ہندوستان کی مغربی سرحد تک پہنچے تھے۔ پھر انہوں نے کئی حملے کئے۔ ۱۳۹۸ء میں امیر تیمور کے ماتحت حملہ کرکے ایسا حشر برپا کیا۔ جس کی مثال ملنی محال ہے۔ پھر بابر کے ماتحت چار حملے کئے۔ چوتھے حملے میں بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دے کر مغلیہ سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

بابر

(۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک)

Q. Describe the early life, conquests, character and death of Babar. (P. U. 1920)

سوال- بابر کی ابتدائی زندگی۔ فتوحات۔ کیرکٹر اور موت کا حال بیان کرو۔

ابتدائی حالات

بابر ۱۴۸۳ء میں عمر شیخ مرزا حاکم فرغانہ (ترکستان) کے ہاں پیدا ہؤا۔ اس کا باپ تیموری نسل سے اور ماں چنگیز خاں کی اولاد سے تھی۔ بارہ برس کی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور سلطنت کا بوجھ اسے سنبھالنا پڑا۔ لیکن اس کے چچا اور ماموں نے اسے وطن میں چین نہ لینے دیا۔ آخر مجبور ہو کر دو سو آدمیوں کے ہمراہ افغانستان کی طرف بڑھ کر کابل فتح کر لیا۔ اور وہاں اپنی سلطنت قائم کی۔ اب وہ ہندوستان کے زیادہ قریب ہو گیا۔ اور ہندوستان پر چار حملے کئے ؎

فتوحات

۱- پانی پت کی پہلی لڑائی ۱۵۲۶ء۔ یہ لڑائی بابر اور ابراہیم لودھی کے درمیان ہوئی ؎

وجہ- ابراہیم لودھی کی بدسلوکی سے اُمرا نے بابر کو ہند پر حملہ کرنے کی دعوت دی ؎

واقعات- بابر کے پاس بارہ ہزار تربیت یافتہ فوج اور توپخانہ تھا۔ ابراہیم کے پاس ایک لاکھ فوج (بدنظمی اور ابتری کا شکار) اور ایک ہزار جنگی ہاتھی تھے۔ پانی پت کے میدان میں لڑائی ہوئی۔ لیکن دہلی کی فوجیں مغلوں کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکیں۔ ابراہیم کو شکست ہوئی۔ وہ چالیس ہزار سپاہیوں سمیت مارا گیا ؎

نتیجہ- بابر دہلی کا بادشاہ بن گیا ؎

۲- جنگ کنواہہ ۱۵۲۷ء۔ یہ لڑائی بابر اور رانا سانگا کے درمیان ہوئی ؎

وجہ- راجپوتوں کا خیال تھا۔ کہ بابر لوٹ مار کر کے واپس

چلا جائیگا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ بابر مستقل حکومت قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو انہوں نے متفق ہو کر رانا سانگا والئے چتوڑ کی سرکردگی میں بابر سے لڑائی چھیڑ دی +

واقعات۔ فتح پور سیکری کے قریب کنواہہ کے میدان میں مغلوں اور راجپوتوں کا سامنا ہوا۔ راجپوتوں کے ٹڈی دل لشکر کو دیکھ کر مغلوں کے اوسان خطا ہو گئے۔ لیکن بابر نے انہیں خوب جوش دلایا۔ اور خود بھی شراب نوشی سے توبہ کی۔ طرفین جان توڑ کر لڑے۔ لیکن بابر کی تربیت یافتہ فوج اور توپ خانے کے سامنے راجپوتوں کی دال نہ گلی۔ رانا سانگا بھاگ گیا +

نتیجہ۔ بابر فتح یاب ہوا۔ اور راجپوتوں کی طاقت کا خاتمہ ہو گیا +

۳۔ چندیری کی فتح ۱۵۲۸ء۔ بابر نے میدنی رائے کو شکست دے کر قلعہ چندیری فتح کر لیا +

۴۔ گھاگرا کی لڑائی ۱۵۲۹ء۔ بابر نے دریائے گھاگرا کے کنارے پٹنہ کے قریب بہار اور بنگال کے افغان حکمرانوں کو شکست دی۔ بہار کا علاقہ اپنی سلطنت میں ملایا۔ اور بنگال کے حاکم نے صلح کر لی +

ان فتوحات سے بابر تمام شمالی ہندوستان پر قابض ہو گیا +

کیریکٹر بابر بڑا بہادر۔ دلیر۔ مستقل مزاج اور صابر تھا۔ وہ زندگی میں کئی بار ناکام ہوا۔ لیکن امید کا دامن

نہ چھوڑا۔ وہ ارادے کا پکا تھا۔ جب جنگ کنواہہ میں شراب نوشی سے توبہ کی۔ تو ساری عمر اُسے منہ نہ لگایا۔ وُہ اعلےٰ شہسوار اور فن شناوری میں ماہر تھا۔ اس کی شجاعت کے باعث ترکی امرا نے اسے بابر (یعنی شیر) کا خطاب دیا تھا۔ وہ رحم دل اور فیاض بھی تھا +

بابر ترکی اور فارسی زبانوں کا عالم۔ شاعر اُور مصنّف بھی تھا۔ علماء کی قدر کرتا تھا۔ اس نے اپنی سوانح عمُری "تزک بابری" خود لکھی ہے۔ وہ قدرتی مناظر کا دِلدادہ تھا۔ اس نے کئی عمدہ باغات لگوائے۔ وہ عیش و نشاط کو پسند کرتا تھا۔ "بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" +

وفات روایت ہے۔ کہ اس کا بڑا بیٹا ہمایوں بیمار ہو گیا۔ اور اس کے بچنے کی کوئی صورت نہ رہی۔ کسی بزرگ نے بابر کو مشورہ دیا۔ کہ اپنی عزیز ترین چیز تصدق کرے۔ بابر نے سوچا۔ کہ ایسی چیز تو اپنی جان ہی ہے۔ چنانچہ وہ بیمار بیٹے کے پلنگ کے گرد تین بار پھرا۔ اور دُعا مانگی کہ ہمایوں کی بیماری اسے لگ جائے۔ خدُا کی شان! اس کی دُعا قبول ہوئی۔ ہمایوں تندرست اور بابر بیمار ہو گیا۔ آخر ۱۵۳۰ء میں آگرہ میں وفات پائی۔ اس کی وصیت کے مطابق اس کی لاش کابل میں ایک پہاڑی کے دامن میں دفن کی گئی۔ جس پر جہانگیر نے عالیشان مقبرہ بنوایا۔ جو اب تک موجود ہے +

Q. Write a short note on Rana Sangram Singh (Rana Sanga) of Chitor. (P. U. 1924, 26. 31, 37)
(Important)

سوال۔ رانا سنگرام سنگھ (رانا سانگا) والئے چتوڑ پر مختصر نوٹ لکھو +

رانا سنگرام سنگھ

رانا سنگرام سنگھ (رانا سانگا) والئے چتوڑ بڑا دلیر اور بہادر جرنیل تھا۔ مختلف لڑائیوں میں اس کی ایک ٹانگ۔ ایک بازو۔ ایک آنکھ کا جاتے رہنا اور اس کے جسم پر زخموں کے اسی نشان اس کی جنگجویانہ سپرٹ کا کافی ثبوت ہیں۔ یہ بھی بابر کو ہند پر حملہ کرنے کی ترغیب دینے میں دولت خاں لودھی کا شریک تھا۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ بابر ہند میں اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو ۱۵۲۷ء میں کنواہہ کے مقام پر بابر سے لڑا۔ لیکن شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اس نے ۱۵۲۹ء میں وفات پائی +

ہمایوں

(سنہ ۱۵۳۰ء سے سنہ ۱۵۵۶ء تک)

Q. Write a short account of the reign of Humayun.

سوال۔ ہمایوں کے عہدِ حکومت کا مختصر حال بیان کرو +

علاقوں کی تقسیم اور مشکلات

ہمایوں نے تخت نشین ہو کر اپنے باپ کی وصیت کے مطابق اپنے بھائیوں سے نیک سلوک کیا چنانچہ اس نے مرزا ہندال کو سنبھل۔ مرزا عسکری کو میوات (گوڑگانوہ

اَور الور) اور مرزا کامران کو قندھار۔ کابل اور پنجاب کا علاقہ دیا۔ یہ ہمایوں کی سخت سیاسی غلطی تھی۔ کیونکہ اس نے پنجاب اور کابل کے ایسے علاقے ہاتھ سے کھو دیئے۔ جہاں سے وہ مضبوط سپاہی بوقت ضرورت بھرتی کر سکتا تھا +

چونکہ بابر بے وقت موت کی وجہ سے اپنی سلطنت کو منظم نہ کر سکا تھا۔ اس لئے ہمایوں در اصل کسی حصّہ ملک پر بھی پوری طرح قابض نہ تھا۔ بابر نے راجپوتوں اور افغانوں کو صرف شکست ہی دی تھی۔ وہ اپنے اپنے علاقوں پر حکومت کر رہے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہمایوں کے سگے بھائی بھی اس کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ تو انہوں نے بغاوتیں شروع کر دیں۔ ہمایوں کی سلطنت کے جنوب میں گجرات میں بہادر شاہ کی سلطنت تھی۔ وہ دہلی پر قابض ہونا چاہتا تھا۔ مشرق میں بہار اور بنگال کے پٹھانوں نے شورش کی۔ جس میں شیر خاں سُوری نے نمایاں حِصّہ لیا +

واقعات

۱۔ بہار پر فوج کشی۔ ہمایوں نے پہلے بہار کے افغانوں کی شورش کو دبایا۔ لیکن ان کی اچھی طرح بیخ کنی کئے بغیر آگرہ واپس آ گیا +

۲۔ گجرات کی مہم۔ ہمایوں نے ۱۵۳۵ء میں بہادر شاہ والئے گجرات کو شکست دی۔ اور قلعہ چمپانیر کی تسخیر سے ہمایوں کو ایک پوشیدہ خزانہ ہاتھ لگا +

اس اثنا میں شیر خاں نے بنگال میں اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ جب ہمایوں نے اس کی طرف رُخ کیا۔

تو بہادر شاہ کو اپنی کھوئی ہوئی سلطنت حاصل کرنے کا موقع مل گیا +

۳- شیر خاں سے لڑائیاں :-

(۱) چوسہ کی جنگ- جب ہمایوں شیر خاں کے مقابلہ کے لئے بڑھا- تو اس نے ہمایوں کی مزاحمت نہ کی- اور اُسے بنگال کی طرف بڑھنے دیا- ہمایوں نے پہلے چنار گڑھ فتح کیا- پھر گوڑ دارالخلافہ بنگالہ پر قابض ہوُا- اس اثنا میں موسم برسات شروع ہو گیا- ہمایوں نے واپسی کا ارادہ کیا- لیکن شیر خاں نے اس کے تمام ناکے بند کر دئے- اور ہمایوں کا تعلق آگرہ سے بالکل منقطع کر دیا- اب ہمایوں نے مجبُور ہو کر صُلح کر لی- اور بنگال اور بہار پر شیر خاں کا قبضہ تسلیم کر لیا- اور خود آگرے کی طرف روانہ ہوُا- جب وہ بکسر کے قریب چوسہ کے مقام پر ٹھہرا- تو شیر خاں نے عہد و پیمان کو توڑ کر اس پر حملہ کر دیا- ہمایوں جان بچا کر بھاگ نکلا- اور ایک جگہ دریائے گنگا میں گھوڑا ڈال دیا- اور نظام سقّہ کی مدد سے دریا کو عبور کیا- ہمایوں نے آگرہ پہنچ کر نظام کو اس کی خدمت کے صِلہ میں تین گھنٹے کی بادشاہی دی- اور اس نے چام کے دام چلائے- یہ واقعہ ۱۵۳۹ء کا ہے +

(۲) قنوج کی جنگ- ہمایوں نے ۱۵۴۰ء میں پھر شیر خاں پر حملہ کیا- لیکن قنوج کے قریب ایسی شکست کھائی- کہ دہلی کے تخت سے جواب مل گیا +

ہمایوں کی جلاوطنی اور اکبر کی پیدائش

قنوج کی لڑائی کے بعد شیر خاں نے ہمایوں کا تعاقب کیا۔ وہ اپنے بھائی کامران کے پاس لاہور آ کر مدد کا خواستگار ہوا۔ لیکن کامران اسے وہاں چھوڑ کر کابل چلا گیا۔ پھر ہمایوں اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لے کر راجپوتانہ کے ریگستان سے گذرتا ہوا امر کوٹ پہنچا۔ جہاں ۱۵۴۲ء میں حمیدہ بانو بیگم کے بطن سے اکبر پیدا ہوا۔ وہاں سے ہمایوں نے ایران کا رُخ کیا۔ جہاں ۱۵ سال رہا۔ وہاں کے بادشاہ طہماسپ نے اس کی خوب آؤ بھگت کی۔ اور فوج اور روپیے سے مدد بھی دی۔ چنانچہ اس نے ۱۵۴۵ء میں قندھار اور ۱۵۴۷ء میں کامران سے کابل فتح کر لئے +

ہمایوں کی واپسی

۱۵۵۵ء میں ہمایوں نے شیر خان کے ایک کمزور جانشین سکندر کو سرہند کے قریب شکست دی اور دہلی کا تخت دوبارہ حاصل کر لیا +

وفات

۱۵۵۶ء میں ایک دن ہمایوں اپنے کتب خانہ کی سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا۔ کہ اس کا پاؤں پھسلا اور وہ گر کر مر گیا۔ اس کا مقبرہ دہلی میں ہے۔ جو اس کی بڑی بیوی حاجی بیگم نے اپنے خرچ سے۔ بنوایا تھا +

شیر شاہ سوری

(۱۵۴۰ء سے ۱۵۵۵ء تک)

Q. (a) Write a short account of the reign of Sher Shah Suri. (P .U. 1921)

(b) What place would you assign to Sher Shah Suri in the ranks of the Muslim rulers of India? Give reasons in support of your answer. (P. U. 1933)

(c) How far was Sher Shah, in ability and statesmanship, a forerunner of Akbar? (P. U. 1931, 39) **(Important)**

سوال ۔(ا) شیر شاہ سوری کے عہدِ حکومت کا مختصر حال بیان کرو ۔

(ب) ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں میں شیر شاہ سوری کو کونسی جگہ دوگے ؟

(ج) شیر شاہ قابلیت اور تدبر میں اکبر کا کس حد تک پیش رو تھا ؟ اپنے جواب کے ثبوت میں دلائل دو ۔

شیر شاہ کے ابتدائی حالات

شیر شاہ خاندان سوری کا بانی تھا ۔ اس کا اصلی نام فرید خاں تھا ۔ وہ سہسرام (واقع بہار) کے ایک جاگیردار حسن خاں کا بیٹا تھا ۔ پہلے جونپور کی سرکار میں سپاہی بھرتی ہوا ۔ اور اپنی قابلیت سے ترقی کر لی ۔ پھر حاکم بہار کے پاس ملازم ہوا ۔ وہاں اس نے ایک دن ایک ہی وار میں ایک شیر کا کام تمام کر دیا ۔ اس پر اسے شیر خاں کا خطاب

عطا ہوا۔ اور اسی نام سے مشہور ہو گیا۔ حاکم بہار کی وفات کے بعد خود بہار پر قبضہ کر لیا۔ اور پھر بنگالہ پر بھی قابض ہو گیا۔ جب ہمایوں بہادر شاہ والئے گجرات کی سرکوبی میں مشغول تھا تو اس نے بہت طاقت پکڑ لی۔ اور اس نے ہمایوں کو ۱۵۳۹ء میں چوسہ کے مقام پر اور ۱۵۴۰ء میں قنوج کے معرکہ میں شکست دے کر ہند سے نکال دیا۔ اور خود شیر شاہ کے لقب سے بادشاہی کرنے لگا۔

فتوحات

شیر شاہ نے (۱) ۱۵۴۰ء میں پنجاب (۲) ۱۵۴۱ء میں مالوہ (۳) ۱۵۴۳ء میں میواڑ فتح کیا۔ اور (۴) ۱۵۴۵ء میں کالنجر کے قلعہ کے محاصرے میں مصروف تھا۔ کہ ایک سرنگ کے پھٹ جانے سے جل کر مر گیا۔

نظامِ حکومت

شیر شاہ قابل منتظم تھا۔ وہ پہلا مسلمان بادشاہ تھا۔ جس نے یہ سوچا کہ استحکامِ سلطنت کے لئے بادشاہ کو رعایا کی بہبودی مدِ نظر رکھنی چاہئے۔ اس لئے اس نے حکومت کے ہر شعبہ میں اصلاحات کیں:-

ا۔ ملکی نظام۔ (۱) **صوبائی تقسیم۔** اس نے اپنی سلطنت کو ۴۷ صوبوں میں اور صوبوں کو سرکاروں (ضلعوں) میں اور سرکاروں کو پرگنوں میں تقسیم کیا۔ افسران کے اختیارات محدود کر دئے۔ تاکہ وہ طاقتور نہ ہو جائیں۔

(۲) **عدالتیں۔** اس نے دیوانی اور فوجداری ضابطہ مرتب کیا۔ ہر ضلع میں حاکمِ ضلع کے علاوہ ایک قاضی اور ایک میر عدل رہتا تھا۔ ہندوؤں کے رسم و رواج کا

عدالتوں میں خاص خیال رکھا جاتا تھا۔ مجرموں کے لئے سخت سزائیں مقرر تھیں۔ دیہاتوں میں پنچائتیں جھگڑے فیصل کرتی تھیں +

(۳) پولیس۔ پولیس کا انتظام بھی اعلےٰ تھا۔ ہر گاؤں میں ایک مکھیا مقرر ہوتا تھا۔ جس کا فرض ہوتا تھا۔ کہ اپنے علاقے کی وارداتوں کا سراغ لگائے۔ اگر وہ اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا۔ تو اسے سخت سزا دی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ شیر شاہ کے عہد میں چوری اور ڈاکے کا نام و نشان نہ تھا +

(۴) جاسوس۔ ملک میں بادشاہ کے مقرر کردہ جاسوسوں کی بھرمار تھی۔ ان کے ذریعے سے بادشاہ کو اصل حالات معلوم رہتے تھے۔ اور کسی حاکم کو رعایا پر سختی کرنے کی جرأت نہ پڑتی تھی +

(۵) سکّے۔ شیر شاہ نے سکوں میں اصلاح کی۔ اور خالص چاندی کے نئے سکّے جاری کئے +

(۶) ڈاک۔ گھوڑوں کی ڈاک کا سلسلہ شیر شاہ نے ہی جاری کیا تھا۔ اس نے سڑکوں پر چوکیاں بنوائیں۔ جن میں گھوڑے اور ہرکارے ہر وقت موجود رہتے تھے +

ب۔ مالی اصلاحات۔ شیر شاہ نے ٹوڈر مل کے مشورہ سے ساری زمین کی پیمائش کرائی۔ اور پیداوار کا چوتھا حصہ مالیہ مقرر کیا۔ زمینداروں کو اختیار تھا کہ مالیہ خواہ نقد ادا کریں۔ خواہ جنس کی صورت میں۔ کاشتکاروں کی حفاظت اور پیداوار کی ترقی کے لئے خاص بندوبست کیا +

ج- **فوجی اصلاحات** - (۱) شیر شاہ نے فوج کی تربیت کا باقاعدہ انتظام کیا - وہ سپاہیوں کو نقد تنخواہ اپنی حاضری میں دلواتا تھا ۔

(۲) جاگیرداروں کو سپاہیوں اور گھوڑوں کی ایک مقررہ تعداد رکھنا پڑتی تھی - لیکن جاگیردار ایسا نہ کرتے تھے - اور معائنہ کے وقت کرائے کے گھوڑے پیش کر دیتے تھے - اس لئے شیر شاہ نے سپاہیوں کا حلیہ لکھنے اور گھوڑوں کو داغنے کا طریقہ جاری کیا ۔

(۳) شیر شاہ نے کئی چھاؤنیاں قائم کیں - اور کئی قلعے تعمیر کروائے - قلعہ رہتاس اسی کی یادگار ہے ۔

د- **رفاہِ عام کے کام** - (۱) شیر شاہ نے کئی نئی سڑکیں بنوائیں - جن میں سے ایک سڑک کلکتہ سے پشاور تک ہے - سڑکوں کے دونوں طرف اس نے سایہ دار درخت لگوائے - ایک ایک کوس پر کنوئیں اور تین تین کوس پر مسافر خانے بنوائے - جہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کی خوراک کا انتظام الگ الگ کیا ۔

(۲) اس نے اشاعت تعلیم کے لئے مدرسے - مفلس اور بیکار آدمیوں کے لئے لنگر خانے اور مریضوں کے لئے شفاخانے قائم کئے ۔

ب- شیر شاہ کی اہمیت

شیر شاہ کا ایک معمولی سپاہی سے بادشاہ بن جانا اس کی قابلیت کا اعلےٰ ثبوت ہے - اس نے اپنی پانچ سالہ حکومت میں مفید اصلاحات جاری کر کے ملک میں امن و امان قائم کیا -

جس سے زراعت کو ترقی ہوئی۔ صنعت و حرفت بڑھ گئی۔ اور تجارت بھی خوب چمک اٹھی۔ اور رعایا خوش حال اور فارغ البال ہو گئی۔ وہ غیر متعصب بادشاہ تھا۔ اور پہلا مسلمان بادشاہ تھا۔ جس نے رعایا کی بہبودی میں کافی حصّہ لیا۔ ان خوبیوں کے باوجود اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اپنی مطلب براری کے لئے عہد و پیمان کا پاس نہ کرتا تھا۔ بہر حال شیر شاہ کا شمار ممتاز مسلمان بادشاہوں میں بجا طور پر کیا جا سکتا ہے +

ج۔ شیر شاہ اکبر کا پیش رو

حسب ذیل وجوہات سے شیر شاہ کو اکبر کا پیش رو کہا جاتا ہے :-

۱۔ **مالی نظام**۔ شیر شاہ نے بندوبست اراضی اور تشخیص مالیہ کے لئے جو قواعد مرتب کئے۔ اکبر نے بھی انہی پر عمل کیا۔ صرف حسب موقع ان میں چند اہم تبدیلیاں کیں اور اس کا انتظام راجہ ٹوڈر مل کے سپرد ہی کیا۔ جو پہلے شیر شاہ کا افسر مالی بندوبست رہ چکا تھا +

۲۔ **فوجی نظام**۔ اکبر کا فوجی نظام بھی شیر شاہ کے فوجی نظام کی نقل تھا۔ شیر شاہ نے سواروں کا حلیہ لکھنے اور گھوڑوں کو داغنے کا جو طریقہ جاری کیا تھا۔ اکبر اسی پر کاربند رہا +

۳۔ **مذہبی رواداری**۔ شیر شاہ نے ہندوؤں سے اچھا سلوک کیا۔ اور اکبر نے بھی اسی پالیسی کو جاری رکھا +

۴۔ **رفاہِ عامہ کے کام**۔ شیر شاہ نے رفاہ عام کے لئے کئی مفید کام سر انجام دے کر اکبر کے لئے مثال قائم کر دی +

نوٹ:- شیر شاہ کے بعد اس کا بیٹا سلیم شاہ آٹھ سال حکمران رہا۔ اس کے بعد ایک سوری سردار عادل شاہ بادشاہ بنا۔ یہ بڑا نالائق اور عیاش تھا۔ سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک اس کا وزیر ہیموں تھا۔ اس کے عہد میں کئی سُور شہزادوں نے خود مختاری کا اعلان کیا۔ اور عادل شاہ دہلی چھوڑ کر چنار چلا گیا۔ اور ہمایوں نے ۱۵۵۵ء میں ہند پر حملہ کرکے دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی سلطنت حاصل کر لی +

اکبر

(۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک)

ابتدائی حالات

بچپن۔ اکبر امرکوٹ (واقع سندھ) میں ۱۵۴۲ء میں پیدا ہوًا۔ چونکہ اس کا بچپن اپنے چچا کامران کے پاس گذرا۔ اس لئے اس کی تعلیم کی طرف کسی نے توجہ نہ دی۔ اور ساری عمر اَن پڑھ رہا +

تخت نشینی۔ جب ہمایوں نے وفات پائی۔ اکبر اپنے اتالیق بیرم خاں کے ہمراہ کلانور ضلع گورداس پور میں تھا۔ بیرم خاں نے مصلحت جان کر اس کی تخت نشینی کی رسم وہیں ادا کر دی۔ اور خود بطور سرپرست حکومت کرنے لگا +

Q. State concisely the causes, main events and results of the Second Battle of Panipat.

سوال۔ پانی پت کی دوسری لڑائی کی وجوہات۔ واقعات اور نتائج

بیان کرو +

پانی پت کی دوسری لڑائی

یہ لڑائی اکبر اور ہیموں کے درمیان ہوئی +

وجہ۔ ہمایوں کے مرتے ہی عادل شاہ سوری کا وزیر ہیموں دہلی کے گورنر تردی بیگ کو شکست دے کر دہلی پر قابض ہو گیا۔ اس لئے اکبر کا اتالیق بیرم خاں اس کے مقابلہ پر روانہ ہوا +

مشہور واقعات۔ ہیموں کی فوج اکبر کی فوج کی نسبت زیادہ تھی۔ افغان اور راجپوت سب اس کی حمایت پر تھے۔ اس لئے ہیموں کا پلڑا بھاری رہا۔ اور اغلب تھا کہ وہ جیت جاتا۔ لیکن اچانک ایک تیر اس کی آنکھ میں لگا۔ اور وہ بے ہوش ہو کر ہودے میں گر پڑا۔ اسے ہاتھی پر سوار نہ دیکھ کر اس کی فوجوں میں پریشانی پھیل گئی۔ اور وہ بھاگ گئے۔ اکبر کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ ہیموں گرفتار ہو کر اکبر کے سامنے پیش ہوا۔ اور بیرم خاں نے اسے قتل کر دیا +

نتیجہ۔ اس فتح سے اکبر دہلی اور آگرے کا بادشاہ بن گیا +

Q. Write a short note on Bairam Khan. (P. U. 1934, 39) **(Important)**

سوال۔ بیرم خاں پر مختصر نوٹ لکھو +

بیرم خاں

بیرم خاں ترکمان قوم سے بخارا کا باشندہ تھا۔ پہلے بابر کے ہاں ملازم ہوا۔ بابر کی وفات پر

ہمایوں کا مصاحب اور سپہ سالار مقرر ہوا - اور نہایت جاں نثاری سے مصائب میں اس کا ساتھ دیا - کابل کی فتح کے بعد اکبر کا اتالیق بنایا گیا - اسی کی مدد سے ہمایوں دوبارہ تخت دہلی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا - ہمایوں کی وفات کے بعد اس نے ہیموں کو پانی پت کی دوسری لڑائی میں شکست دے کر اکبر کو دہلی اور آگرہ کا بادشاہ بنا دیا - اگر یہ کہا جائے کہ اکبر کو سلطنت دہلی کا بادشاہ بنانے والا بیرم خاں تھا - تو بے جا نہ ہوگا - اس لڑائی کے بعد اسے خانخاناں کا خطاب ملا +

بیرم خاں نے سرپرست کی حیثیت سے چار سال بڑے رعب و داب سے حکومت کی - اور پنجاب - گوالیار - اجمیر - جونپور کو فتح کر کے سلطنت دہلی میں شامل کیا - وہ بڑا سخت گیر اور مغرور تھا - امرا اور اکبر کی والدہ اس کے رویہ کی شکایت کرنے لگے - اکبر بھی ہر معاملے میں اس کی مداخلت کو بُرا مناتا تھا - اس لئے ۱۵۶۰ء میں اکبر نے عنانِ حکومت خود سنبھال لی - اور بیرم خاں کو مکہ جانے کی ترغیب دی - لیکن اس نے پنجاب میں بغاوت کر دی اور شکست کھائی - جب اکبر کے سامنے پیش ہوا - تو اس کی خطا بخش دی گئی - اور وہ حج کو روانہ ہوا - لیکن راستے میں پٹن (واقع گجرات) کے مقام پر کسی پٹھان نے (جس کا باپ بیرم خاں کے حکم سے قتل ہوا تھا) اس کا کام تمام کر دیا +

Q. Write a brief historical note on Akbar's religious views and his new religion—the Din-i-Illahi. (P. U. 1922, 28)

سوال - اکبر کی مذہبی پالیسی اور اس کے نئے دین الٰہی پر مختصر تاریخی نوٹ لکھو +

مذہبی پالیسی اکبر ابتدا میں پکا مسلمان تھا - لیکن حسب ذیل وجوہات سے اس کے خیالات تبدیل ہو گئے :-

۱ - اکبر شروع سے ہی آزاد خیال تھا - اس کا عقیدہ تھا - کہ ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ سچائی موجود ہے +

۲ - وہ ہمیشہ ہر مذہب کے علماء کے خیالات سننے کو تیار رہتا تھا - اس مطلب کے لئے وہ ہر ہفتہ فتح پور سیکری کے شاہی عبادت خانے میں تمام مذاہب کے علما کو بلاتا جو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتے تھے +

۳ - اکبر کی ہندو رانیوں نے بھی اس کے مذہبی عقائد پر بہت اثر ڈالا +

۴ - شیخ مبارک جیسے زبردست صوفی عالم اور اس کے دو بیٹوں ابوالفضل اور فیضی سے تعلقات بڑھ جانے کی وجہ سے اس کے مذہبی عقائد میں تبدیلی واقع ہوئی +

۵ - عیسائی پادریوں نے بھی اس کے خیالات میں انقلاب پیدا کیا +

اِن باتوں کا اثر یہ ہوا - کہ اکبر کسی خاص مذہب کا پابند نہ رہا - اور اس نے تمام مذاہب کو آزادی دے دی - ۱۵۷۹ء میں اس نے اعلان کیا - کہ جن مذہبی معاملات میں علما متفق نہ ہونگے - ان میں بادشاہ کا فیصلہ ناطق ہوگا +

دین الٰہی

سنہ ۱۵۸۲ء میں اکبر نے ہندوستان میں متحدہ قومیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی۔ جسے دین الٰہی کہتے ہیں۔ در اصل یہ مذہب مختلف مذاہب کے عقائد کا نچوڑ تھا۔ اس کے اصول یہ تھے :- خدا ایک ہے۔ اکبر اس کا خلیفہ ہے۔ سُورج اور آگ خدا کی قدرت کے مظہر ہیں۔ اس لئے ان کی پُوجا کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔ اکبر اور اس کے ہم خیال صبح کو سُورج کی پرستش کرتے تھے۔ لیکن اس مت کے پیرو زیادہ تعداد میں نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی اکبر نے کسی کو اس میں داخل ہونے پر مجبور کیا۔ اس لئے اکبر کی وفات کے ساتھ ہی دین الٰہی بھی نیست و نابود ہو گیا +

Q. Write a short account of the conquests of Akbar.

سوال۔ اکبر کی فتوحات کا مختصر حال لکھو +

اکبر کی فتوحات

اکبری فتوحات حسب ذیل ہیں :-

۱ - اجمیر۔ گوالیار اور جونپور۔ بیرم خاں نے سنہ ۱۵۵۶ء میں اجمیر اور گوالیار اور سنہ ۱۵۶۰ء میں جونپور فتح کیا +

۲ - مالوہ - جرنیل ادھم خاں نے سنہ ۱۵۶۲ء میں مالوہ فتح کیا +

۳ - گونڈوانہ - جرنیل آصف خاں نے سنہ ۱۵۶۴ء میں گونڈوانہ فتح کیا۔ وہاں کی رانی درگا دتی اپنی آبرو بچانے کے لئے زندہ جل کر مر گئی +

۴ - چتوڑ - چتوڑ میں رانا سانگا کا بیٹا اودے سنگھ باغی بنا

بیٹھا تھا۔ اس نے اکبر کے ساتھ رشتہ ناطہ جوڑنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اس لئے اکبر نے ۱۵۶۷ء میں اس پر حملہ کیا۔ اودے سنگھ خود تو گجرات کی طرف بھاگ گیا۔ لیکن اس کا سپہ سالار جیمل مقابلہ پر اڑا رہا۔ آخر ایک رات اکبر نے جیمل کو جب کہ فصیل کا شگاف بند کرا رہا تھا۔ گولی کا نشانہ بنایا۔ راجپوتوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ اور چتوڑ پر مغلوں کا قبضہ ہو گیا +

۵ - رنتھمبور اور کالنجر۔ اکبر نے ان دونوں قلعوں کو ۱۵۶۸ء میں فتح کیا +

۶ - گجرات - اکبر نے ۱۵۷۲ء میں مظفر شاہ والیئے گجرات کو شکست دے کر اس کا علاقہ فتح کر لیا۔ ۱۵۷۳ء میں سُورت پر بھی قبضہ کر لیا +

۷ - بنگال۔ داؤد خاں حاکم بنگال باغی ہو گیا۔ اس لئے اکبر نے ۱۵۷۶ء میں اس پر چڑھائی کی۔ اور پٹنہ کے قریب اسے شکست دے کر قتل کر دیا۔ اور بنگال پر قبضہ کر لیا +

۸ - گجرات - اکبر کے سوتیلے بھائی مرزا حکیم گورنر کابل نے ۱۵۸۴ء میں وفات پائی۔ اور اکبر کے جرنیلوں بھگوان داس اور مان سنگھ نے کابل پر قبضہ کر لیا +

۹ - اکبر نے کشمیر ۱۵۸۶ء میں۔ سندھ ۱۵۹۱ء میں۔ اُڑیسہ ۱۵۹۲ء میں اور قندھار ۱۵۹۵ء میں فتح کئے +

۱۰ - تسخیر دکن - شمالی ہند کو فتح کر لینے کے بعد اکبر نے دکن

کی تسخیر کا ارادہ کیا +

(ا) احمد نگر۔ اکبر نے شہزادہ مراد کو احمد نگر کی تسخیر کے لئے بھیجا۔ احمد نگر کا سلطان نابالغ تھا۔ اور انتظام سلطنت علی عادل شاہ والئے بیجاپور کی بیوہ چاند بی بی کے سپرد تھا۔ اس نے بڑی جوانمردی سے شہر کی حفاظت کی۔ مُراد نامراد ہو کر لوٹا۔ ۱۵۹۹ء میں جب چاند بی بی کسی نالائق سپاہی کے ہاتھوں قتل ہوئی۔ تو اکبر کے بیٹے دانیال نے ۱۶۰۰ء میں احمد نگر پر قبضہ کر لیا +

(ب) اسیر گڑھ۔ اکبر نے ۱۶۰۰ء میں قلعہ اسیر گڑھ کا محاصرہ کیا۔ قریباً ایک سال یہ محاصرہ جاری رہا۔ آخر محاصرین میں سے کسی کو رشوت دے کر قلعہ پر قابض ہُوا +

وسعت سلطنت۔ ان فتوحات سے اکبر کی سلطنت مغرب میں کابل اور قندھار سے لے کر مشرق میں بنگال اور اڑیسہ تک اور شمال میں کوہ ہندوکش سے لے کر جنوب میں دریائے گوداوری تک پھیلی ہوئی تھی +

Q. (*a*) Give an account of Akbar's policy. (P. U. 1935)

(*b*) Describe carefully the endeavours made by Akbar the Great to conciliate the differences of race and religion among his subjects. (P. U. 1937)
(Important)

سوال۔(ا) اکبر کی پالیسی بیان کرو +

نقشہ سلطنت اکبر
کابل
قندھار
کشمیر
دہلی
اودھ
چتوڑ
سندھ
بنگال
آسام
گونڈوانہ
احمدنگر
برار
احمدنگر
گولکنڈہ
بیجاپور
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
پولیگار
بحر ہند
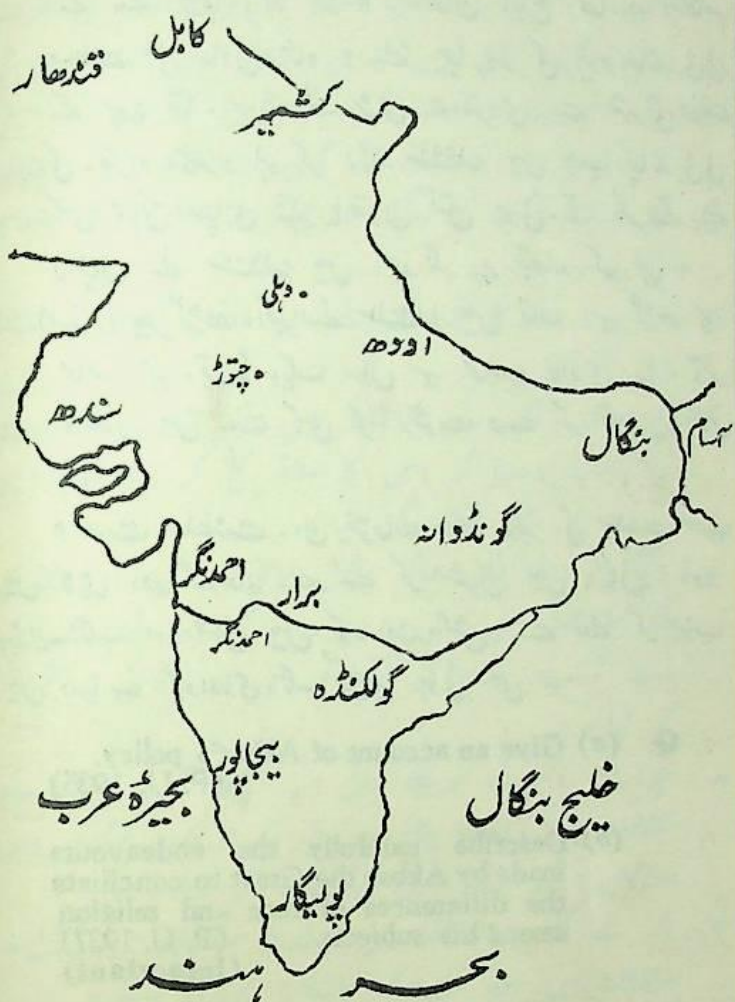
(ب) ان کوششوں کا ذکر کرو جو اکبر اعظم نے اپنی رعایا کے مذہبی اور نسلی امتیازات کو دُور کرنے کے لئے سر انجام دیں +

ا- اکبر کی پالیسی

اکبر مدبر حکمران تھا- وہ مغل خاندان کی حکومت مضبوط بنیادوں پر قائم کرنا چاہتا تھا- اس نے محسوس کیا کہ ہندوستان میں ایک عظیم الشان سلطنت کے قیام کا انحصار دو باتوں پر ہے :-
اوّل -اعلےٰ نظم و نسق - دوئم رعایا کی خوشنودی اور بہبودی +

چونکہ ہندو رعایا کی اکثریت تھی -اس لئے اس نے ہندوؤں خصوصاً راجپوتوں کو جو بڑے جنگجو اور آزادی پسند ہیں- اپنا وفادار بنانا چاہا- چنانچہ اس نے ہندو مسلمانوں میں کسی قسم کی تمیز روا نہ رکھی- اور عمر بھر ان قوموں کے اختلاف کو مٹا کر متحدہ قومیّت کی لڑی میں پرونے کی کوشش کی +

ب- اکبر کی کوششیں

رعایا کے مذہبی اور نسلی امتیازات کو دور کرنے کے لئے اکبر نے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے :-

ا- رشتے ناطے - اکبر نے راجہ بہاری مل والئے جے پور کی لڑکی سے خود شادی کی- جس کے بطن سے سلیم (جہانگیر) پیدا ہؤا- شہزادہ سلیم کی شادی اودے سنگھ والئے جودھ پور کی بیٹی جودھا بائی سے ہوئی- جس سے شاہجہان پیدا ہؤا- اکبر نے بیکانیر اور جیسلمیر کی شہزادیوں

کو بھی اپنے حرم میں داخل کیا +

۲ - مذہبی آزادی - اکبر نے ہندوؤں سے رواداری کا سلوک کیا - ان کے مقدس مقامات کا احترام کیا - اور شاہی محلوں میں ہندو رانیوں کے پوجا پاٹ کے لئے مندر بنوائے +

۳ - ملازمتیں - اکبر نے تمام فوجی اور انتظامی ملازمتوں کے دروازے ہندوؤں پر کھول دئے - بھگوان داس اور مان سنگھ اس کے بہترین جرنیل تھے - راجہ ٹوڈر مل وزیر صیغۂ مال اور راجہ بیربل اکبر کے مصاحب تھے - اکبر کی نصف فوج ہندوؤں پر مشتمل تھی اور باقی نصف دیگر اقوام پر +

۴ - ٹیکسوں کی منسوخی - اکبر نے ۱۵۶۳ء میں تیرتھ یاترا ٹیکس اور ۱۵۶۴ء میں جزیہ ہٹا دیا +

۵ - معاشرتی اصلاحات - اکبر نے ہندو بیوہ عورتوں کو دوبارہ شادی کرنے کی اجازت دے دی - جبراً ستی کی رسم کو بند کیا - نیز بچپن کی شادی کو ممنوع قرار دیا +

نتیجہ - مندرجہ بالا اسباب سے تمام ہندو اور راجپوت اکبر کے لئے خون بہانے پر آمادہ ہو گئے - اور انہوں نے توسیع سلطنت میں اکبر کا ہاتھ بٹایا +

Q. Give an account of the administration of Akbar. What are your reasons for regarding him as the greatest of Moghul Emperors? (P.U. 1930)

سوال - اکبر کا نظام حکومت بیان کرو - اکبر کو مغل بادشاہوں

ہیں سب سے بڑا درجہ حاصل ہونے کے اسباب کیا ہیں ؟

اکبر کا نظامِ حکومت

۱- ملکی نظام- (۱) اکبر نے اپنی سلطنت کو پندرہ صوبوں (آگرہ- الٰہ آباد- دہلی- لاہور- بنگال و اڑیسہ- بہار- کابل و کشمیر- ملتان- اودھ- برار- خاندیس- احمد آباد- اجمیر- گجرات- مالوہ) میں تقسیم کر رکھا تھا- ہر صوبہ سو سرکاروں میں اور ہر سرکار کمٹی پرگنوں میں منقسم تھی +

(۲) ہر صوبہ پر ایک صوبہ دار مقرر تھا- جو شاہی خاندان میں سے یا کوئی درباری امیر ہوتا تھا- اس کی امداد کے لئے ایک دیوانی افسر (محکمۂ مال کا انچارج) اور ایک فوجی افسر ہوتا تھا +

(۳) بڑے شہروں میں مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے قاضی اور میر عدل مقرر تھے- جو قرآن شریف کے مطابق فیصلے کرتے تھے- اور انتظام کے لئے پولیس تھی- جو کوتوال کے ماتحت ہوتی تھی +

(۴) تمام رعایا کے لئے فوجداری قوانین یکساں تھے +

(۵) دیہاتوں میں پنچایت سسٹم کا رواج تھا +

۲- فوجی نظام- اکبر کا فوجی نظام بھی خاطر خواہ تھا +

(۱) فوجی افسروں کو منصب دار کہتے تھے- ان کے ۳۳ مختلف گریڈ تھے- ان کے ماتحت دس سے دس ہزار تک سپاہی ہوتے تھے- پنج ہزاری سے بڑے منصبدار شاہی خاندان سے ہوتے تھے- انہیں معقول تنخواہیں ملتی

تھیں اور وہ گھوڑوں اور ہاتھیوں کی ایک مقررہ تعداد رکھتے تھے +

(۲) اکبر نے ہر ایک منصب دار کے سواروں کے حُلئے ایک رجسٹر میں درج کرنے اور ان کے گھوڑوں کو داغنے کا طریقہ جاری رکھا +

(۳) اکبر کے پاس ۲۵ ہزار شاہی فوج بھی تھی۔ جسے نقد تنخواہ ملتی تھی +

(۴) اکبر نے کئی قلعے بنوائے۔ آگرہ اور الہ آباد کی فصیلوں کو مضبوط کیا +

۳۔ مالی نظام۔ راجہ ٹوڈرمل اکبر کا وزیر مال تھا +

(۱) تمام زمینوں کی ٹھیک ٹھیک پیمائش کرائی گئی۔ تاکہ (ا) درست پیمائش معلوم ہو جائے (ب) پیداوار کا اندازہ فی بیگھہ لگ جائے (ج) مالیہ کی مقدار کا اندازہ ہو جائے +

(۲) تمام زمینوں کو پیداوار کے لحاظ سے تین درجوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور پیداوار کا تیسرا حصہ لگان مقرر ہُوا۔ لگان نقد یا جنس کی صورت میں ادا ہو سکتا تھا +

(۳) ہر دس سال کے بعد نیا بندوبست ہوتا تھا +

(۴) کسانوں کو بیج وغیرہ خریدنے کے لئے روپیہ قرض دیا جاتا تھا۔ جسے تقاوی کہتے تھے +

(۵) تمام مالیہ پہلے شاہی خزانہ میں جمع ہوتا تھا۔ مالیہ جمع کرنے والے افسروں کو خزانہ سے تنخواہ مِلتی تھی +

(۶) مالیہ کی آمدنی چھ کروڑ روپیہ سالانہ کے قریب تھی +

نوٹ :- اکبر کا نظام مالگذاری آج تک رائج ہے اور محکمہ بندوبست کے حاکموں کے نام مثلاً تحصیلدار۔ قانونگو اور پٹواری وغیرہ بھی وہی ہیں۔ جو اکبری عہد میں تھے ۔

۴- مجلسی اصلاحات۔ اکبر نے کئی مجلسی اصلاحات بھی کیں۔ مثلاً :-

(۱) رعایا کو مکمل مذہبی آزادی دی ۔
(۲) ہندو بیوگان کا جبراً ستی کیا جانا بند کیا ۔
(۳) ہندو بیوگان کی دوسری شادی قانوناً جائز قرار دی ۔
(۴) بچپن کی شادی کا رواج بند کیا ۔
(۵) ہفتہ کے چند خاص دنوں میں جانوروں کا ذبح کرنا بند کیا ۔
(۶) مفتوح دشمنوں کو غلام بنانا۔ یا خرید و فروخت کرنا منع کر دیا ۔
(۷) تیرتھ یاترا ٹیکس اور جزیہ ہٹا دئے ۔

اکبر کے سب سے بڑا بادشاہ ہونے کی وجوہات

حسب ذیل وجوہات سے اکبر مغل بادشاہوں میں سب سے بڑا خیال کیا جاتا ہے :-

۱- توسیع سلطنت۔ اکبر نے سارے شمالی ہند اور دکن کے علاقے کو فتح کرکے مغلیہ سلطنت میں شامل کیا ۔

۲- نظام سلطنت۔ اکبر نے ملکی۔ فوجی۔ مالی اور مجلسی اصلاحات کرکے سلطنت کو مضبوط کیا۔ لوگ امن و امان سے رہنے لگے۔ کاشتکار خوشحال ہو گئے۔ بنجر زمینیں آباد ہو گئیں۔

اور سرکاری آمدنی بڑھ گئی ۔

۳۔ مذہبی رواداری۔ اکبر نے مذہبی تفریق کو مٹانے کی کوشش کی۔ سب رعایا کے لئے یکساں قانون بنائے۔ اور ہر ایک کو مذہبی آزادی دی۔ اور متحدہ قومیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے انتہائی کوشش کی۔ دین الہٰی کی ترویج سے اس کا یہی مدعا تھا ۔

Q. Write short notes on :—
(*a*) Rana Pratap. (P. U. 1928)

(*b*) Chand Bibi. (P. U. 1924, 26, 35, 38)
(Important)

سوال۔ مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو :۔
(ا) رانا پرتاپ (ب) چاند بی بی ۔

ا۔ رانا پرتاپ

رانا پرتاپ رانا سانگا کا پوتا اور اودے سنگھ کا بیٹا تھا۔ یہ بڑا دلیر اور غیور تھا۔ ساری عمر اکبر سے منحرف رہا۔ جب کبھی اسے موقعہ ملتا۔ مغلیہ فوجوں پر چھاپہ مار کر بہت نقصان پہنچاتا تھا۔ ۱۵۷۶ء میں راجہ مان سنگھ اور شہزادہ سلیم نے ہلدی گھاٹ کے مقام پر ایک خونریز لڑائی کے بعد پرتاپ کو شکست دی۔ اور اسے پہاڑوں میں پناہ لینی پڑی۔ جہاں کافی عرصہ تک مصائب برداشت کرتا رہا۔ لیکن اس کے مستقل ارادے میں ذرا فرق نہ آیا۔ اور اکبر کی اطاعت قبول نہ کی۔ آخری عمر میں اس نے بہت سا علاقہ فتح کر لیا۔ ۱۵۹۷ء میں وفات پائی۔ یہ اکبر سے رشتہ ناطہ نہ کرنے اور اس کی اطاعت قبول نہ

کرنے کی وجہ سے راجپوتانے کا ہیرو سمجھا جاتا ہے۔ اس کی اولاد اودے پور میں حکمران ہے۔

ب۔ چاند بی بی یہ احمد نگر کے سلطان کی بیٹی اور علی عادل شاہ والئے بیجاپور کی عورت تھی۔ بیوہ ہونے پر واپس میکے آ گئی۔ اور اپنے نابالغ بھتیجے کی جو اس وقت حکمران تھا سرپرست بن کر امور سلطنت سرانجام دینے لگی۔ ۱۵۹۵ء میں مراد نے احمد نگر پر حملہ کیا۔ تو چاند بی بی نے اُسے محاصرہ اٹھا لینے پر مجبور کر دیا۔ ۱۵۹۹ء میں کسی نااہل نے چاند بی بی کو قتل کر دیا۔

Q. Give a short account of the important personages of Akbar's court.
(P. U. 1918, 25, 27, 36, 39) **(Important)**

سوال۔ دربار اکبری کی برگزیدہ ہستیوں کا مختصر حال بیان کرو۔

دربار اکبری کی مشہور ہستیاں دربار اکبری کی چند برگزیدہ ہستیاں حسب ذیل ہیں :-

۱۔ **ٹوڈر مل**۔ یہ پنجاب کا کھتری تھا۔ پہلے شیر شاہ سوری نے اور بعد میں اکبر نے اس کو اپنا وزیر مال بنایا تھا۔ ہندوستان میں بندوبست اراضی کی وجہ سے اس کا نام ہمیشہ روشن رہیگا۔ یہ عمدہ جرنیل بھی تھا۔ اس نے بنگال اور بہار کو فتح کیا۔ ۱۵۸۹ء میں مر گیا۔

(P. U. 1936. 39)

۲۔ **ابوالفضل**۔ یہ شیخ مبارک کا بیٹا اور فیضی کا چھوٹا

بھائی تھا۔ فیضی اسے دربار اکبری میں لایا تھا۔ اپنی خداداد قابلیت کے باعث ترقی کرتے کرتے وزیراعظم بن گیا۔ یہ اعلیٰ پایہ کا عالم اور مورّخ بھی تھا۔ اس نے دو مشہور کتابیں آئین اکبری اور اکبر نامہ تصنیف کی ہیں۔ یہ اکبر کا مشیر خاص اور راز دار تھا۔ اکبر کا دین الٰہی جاری کرنا اسی کے اثر کا نتیجہ تھا۔ سلیم نے اسے ۱۶۰۲ء میں بندھیل کھنڈ کے راجہ نرسنگھ دیو کے ہاتھوں قتل کروا دیا +

۳- **فیضی**- یہ شیخ مبارک کا بیٹا اور ابوالفضل کا بڑا بھائی تھا۔ آزاد خیال۔ عالم اور بلند پایہ شاعر تھا۔ اس نے رامائن۔ مہابھارت اور بھگوت گیتا کا ترجمہ سنسکرت سے فارسی میں کیا۔ یہ شاہی کتب خانہ کا لائبریرین تھا۔ اسے ملک الشعرا کا خطاب ملا تھا۔ ۱۵۹۵ء میں مر گیا +

۴- **بیربل**- اصلی نام مہیش داس۔ قوم بھاٹ۔ وطن کالپی اور معتبر شاہی درباری تھا۔ ظرافت اور حاضر جوابی میں بے مثل تھا۔ بادشاہ نے اسے راجہ کا خطاب دیا تھا۔ وہ سرحد کے پٹھانوں سے جنگ کرتا ہوا ۱۵۸۶ء میں مر گیا +

۵- **مان سنگھ**- یہ بھگوان داس کا بیٹا اور اکبر کا جرنیل تھا۔ اس نے رانا پرتاپ کو ہلدی گھاٹ کے مقام پر خونریز لڑائی کے بعد شکست دی تھی۔ بنگال۔ بہار اور کابل کا گورنر بھی رہا۔ اکبر اس پر بہت اعتبار کرتا تھا +

۶- **عبدالرحیم خانخاناں**- یہ بیرم خاں کا بیٹا تھا۔ اکبر کی

عنایت اور اپنی قابلیت کی وجہ سے اس کا جرنیل بن گیا تھا۔ عالم اور شاعر بھی تھا۔ اس نے تزک بابری کا ترجمہ ترکی سے فارسی میں کیا ہے ۔

ان کے علاوہ تان سین علم موسیقی کا ماہر۔ ملادوپیازہ مشہور ظریف اور حکیم ابوالفتح درباری حکیم بھی قابل ذکر ہیں۔

Q. Prove that Akbar and not Babar was the founder of the Moghul Empire. (P. U. 1928)

سوال۔ ثابت کرو۔ کہ سلطنت مغلیہ کا بانی اکبر تھا نہ کہ بابر

اکبر مغل سلطنت کا بانی

تمام مورخ اس بات پر متفق ہیں۔ کہ ہندوستان میں مغل سلطنت کا بانی اکبر تھا نہ کہ بابر۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دے کر دہلی اور اس کے گرد و نواح کے علاقے کو فتح کیا تھا۔ اور دیگر فتوحات بھی کیں۔ لیکن صرف فتوحات سے ایک مستقل اور دیرپا حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اسے اعلےٰ نظم و نسق میں نہ لایا جائے۔ چونکہ بابر کی عمر نے وفا نہ کی۔ اس لئے وہ مفتوحہ علاقوں کو منظم نہ کر سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے جانشین ہمایوں کو صوبہ دار شیر خاں نے جلا وطن کر دیا۔ اور پندرہ سال مارا مارا پھرتا رہا۔ پھر ہمایوں دوبارہ چھ ماہ سلطنت نہ کرنے پایا تھا۔ کہ مر گیا۔ اور حکومت کے بار کے علاوہ مصائب کا پہاڑ اپنے کمسن بیٹے اکبر کے لئے چھوڑ گیا ۔

ہمایوں کی وفات کے بعد کئی سردار باغی ہو گئے۔ جنہیں

اکبر نے مطیع کیا۔ اور اس کے بعد اپنے باپ دادا سے زیادہ فتوحات حاصل کرکے نہ صرف سلطنت کو وسعت دی۔ بلکہ اپنے تدبّر۔ آزاد خیالی اور حکمت عملی سے ملک میں اعلےٰ نظام حکومت کو جاری کیا۔ لوگوں میں متحدہ قومیّت کے جذبات کو ابھارا۔ ان کے دلوں میں شاہان مغلیہ کے لئے عزت پیدا کر دی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خاندان مغلیہ کے زوال کے دنوں میں بھی لوگوں کے دلوں میں مغل بادشاہوں کی عظمت قائم رہی۔ اور اس کے جانشین دو سو سال تک حکومت کرتے رہے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اکبر ہی سلطنت مغلیہ کا بانی کہلانے کا حق دار ہے +

اکبر کی وفات اکبر نے ۱۶۰۵ء میں وفات پائی۔ اس کا عالی شان مقبرہ سکندرہ میں موجود ہے +

جہانگیر

(۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۷ء تک)

Q. Give a brief account of the reign of Jahangir. (P. U. 1920)

سوال۔ جہانگیر کے عہدِ حکومت کا مختصر حال بیان کرو +

تخت نشینی اکبر کے بعد سلیم ۱۶۰۵ء میں جہانگیر کے لقب سے تخت پر بیٹھا +

جہانگیری اصلاحات ۱۔ جہانگیر نے فریادیوں کی سہولت کے لئے شاہی محل سے لے کر

قلعہ کے باہر میدان تک ایک سونے کی زنجیر لٹکائی۔ جس کو ہلانے سے بادشاہ کے کمرے میں گھنٹیاں بجنے لگتی تھیں۔ اور بادشاہ مظلوم کو بلا کر اس کی فریاد سُنتا اور انصاف کرتا تھا۔ عدل جہانگیری کی روایات آج تک مشہور ہیں ؛

۲۔ اس نے وحشیانہ سزائیں منسوخ کر دیں ؛

۳۔ محکمہ چونگی کے نقائص رفع کئے ؛

۴۔ اس نے حکم دیا کہ افسر لوگوں کے گھروں میں جا کر نہ اُتریں ؛

۵۔ وہ خود شراب کا بندہ تھا۔ لیکن اس نے رعایا کو شراب نوشی سے منع کر دیا ؛

۶۔ اس نے کئی خیراتی شفاخانے کھولے ؛

عہدِ جہانگیری کی بغاوتیں

۱۔ شہزادہ خسرو کی بغاوت۔ سب سے پہلے جہانگیر کے بیٹے خسرو نے بغاوت کی۔ اس نے دس ہزار سپاہیوں کو ہمراہ لے کر لاہور کا محاصرہ کر لیا۔ جہانگیر فوراً اس کے مقابلہ کے لئے بڑھا۔ خسرو شکست کھا کر بھاگا۔ لیکن دریائے چناب پر پکڑا گیا۔ جہانگیر نے اس کی آنکھیں نکلوا کر ہمیشہ کے لئے قید کر دیا۔ اور اس کے ہمراہیوں کو عبرتناک سزائیں دیں۔ (۱۶۲۲ء میں شہزادہ خرم نے خسرو کو مروا دیا) ؛

۲۔ شہزادہ خرم کی بغاوت۔ نور جہاں کے پہلے خاوند شیر افگن کی لڑکی کی شادی شہزادہ شہریار سے ہوئی

تھی - اس لئے اس کی خواہش تھی - کہ جہانگیر کے بعد
شہریار تخت نشین ہو - اور وہ اس مطلب کے لئے
کوشش کر رہی تھی - یہ دیکھ کر شہزادہ خرم نے
بغاوت کر کے آگرہ پر فوج کشی کر دی - لیکن جہانگیر
کے سپہ سالار مہابت خاں سے اُس نے شکست کھائی
اور دکن کی طرف بھاگ گیا - آخر ۱۶۲۵ء میں اس
نے اطاعت قبول کر لی +

۳ - **مہابت خاں کی بغاوت** - مہابت خاں جہانگیر کا
سپہ سالار تھا - اس کا اصلی نام زمانہ بیگ تھا -
سلیم نے اسے مہابت خاں کا خطاب عطا کیا تھا -
اس نے شہزادہ خرم کو شکست دے کر دکن کی
طرف بھگا دیا - اس کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر
نور جہاں کو خدشہ ہوا - اور وہ کسی موقع کی تاک
میں تھی - کہ مہابت خاں باغی ہو گیا - اور اس نے
جہانگیر کو جب کہ وہ کابل کو جا رہا تھا - دریائے
جہلم کے کنارے اپنی حراست میں لے لیا - لیکن
نور جہاں نے اپنی دانائی سے اسے رہا کرا لیا -
پھر مہابت خاں دکن کی طرف بھاگ گیا اور شہزادہ
خرم سے جا ملا +

عہد جہانگیری کی لڑائیاں

۱ - **رانا میواڑ سے لڑائی** - میواڑ کے رانا امر سنگھ (جو
رانا پرتاپ کا بیٹا تھا) نے جہانگیر کی اطاعت قبول نہ
کی - اس لئے اس کے خلاف کئی بار فوجیں بھیجی گئیں -

آخر شہزادہ خرم نے ۱۶۱۴ء میں اسے اطاعت پر مجبور کیا +

۲- تسخیر کانگڑہ- ۱۶۲۰ء میں جہانگیر نے قلعہ کانگڑہ فتح کیا +

۳- احمد نگر کی فتح- احمد نگر اکبر کے عہد میں فتح ہُوا تھا۔ لیکن ۱۶۱۰ء میں نظام شاہی خاندان کا ایک حبشی وزیر ملک عنبر احمد نگر پر قابض ہو گیا۔ اس لئے شہزادہ خرم کو اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا گیا۔ اس نے ۱۶۱۶ء میں ملک عنبر کو شکست دی۔ لیکن ملک عنبر مرتے دم تک مغلوں کا مقابلہ کرتا رہا +

۴- قندھار کا ہاتھ سے نکل جانا- ۱۶۲۲ء میں ایران کے بادشاہ شاہ عباس نے قندھار کو فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا +

Q. Write historical notes on the following :—

(*a*) Nur Jahan. (P. U. 1926, 29, 33)
(**Important**)

(*b*) Sir Thomos Roe. (P. U. 1927)

سوال- مندرجہ ذیل پر تاریخی نوٹ لکھو :-

(ا) نور جہاں (ب) سر طامس رو +

نُور جہاں جہانگیری عہد کی شہرت نور جہاں کے باعث ہے۔ نور جہاں کا باپ مرزا غیاث الدین ایران میں مفلسی سے تنگ آ کر ہندوستان کو روانہ ہُوا۔ راستہ میں قندھار کے قریب یہ لڑکی پیدا ہوئی۔ فاقہ کشی اور راستہ کی مصائب کا خیال کر کے والدین نے اس معصوم

لڑکی کو راستہ میں ہی رکھ دیا۔ لیکن ماں کا قدم آگے نہ اٹھتا تھا۔ قافلے میں ایک دولت مند تاجر بھی تھا۔ جب اسے یہ حال معلوم ہوا۔ تو اس نے لڑکی کا خرچ اپنے ذمہ لیا۔ اور ہندوستان پہنچ کر مرزا غیاث کو اکبر کے دربار میں ملازمت دلوا دی۔ وہاں اس نے خوب ترقی کی۔ اور اس کی بیگم اور لڑکی مہر النساء شاہی محلات میں آنے جانے لگیں۔ جہانگیر کی مہر النساء سے محبت ہو گئی۔ اکبر کو جب علم ہوا۔ تو اس نے مرزا غیاث کو کہہ کر مہر النساء کی شادی علی قلی خاں (شیر افگن) سے کر دی۔ اور اسے بردوان کا حاکم مقرر کر دیا۔ جب جہانگیر تخت پر بیٹھا۔ تو دو سال کے اندر اس نے شیر افگن کو مروا ڈالا۔ اور مہر النساء کو لاہور محلات میں منگوا لیا۔ مہر النساء چار سال تک بادشاہ سے شادی کرنے پر رضامند نہ ہوئی۔ آخر ۱۶۱۱ء میں دونوں کی شادی ہوئی اور مہر النساء کی بجائے اپنی بے نظیر نورانی صورت کی وجہ سے نور جہاں کہلائی +

نور جہاں کا اقتدار۔ نور جہاں بڑی عقلمند خاتون تھی۔ اس نے اپنے باپ کو وزیر اعظم اور اپنے بھائی آصف خاں کو وزیر بنوایا۔ اس کا نام بھی جہانگیر کے نام کے ساتھ سکّوں پر ثبت ہوا۔ جہانگیر خود تو عیش و نشاط کا دلدادہ تھا۔ سلطنت کا تمام کام نُور جہاں ہی چلاتی تھی۔ جہانگیر کی وفات کے بعد نور جہاں کو شاہجہان نے پنشن دے کر امور سلطنت سے بے دخل کر دیا +

وفات۔ نور جہاں نے ۱۶۴۵ء میں وفات پائی۔ شاہدرہ میں جہانگیر کے مقبرہ کے پاس اس کا مقبرہ موجود ہے +

سر طامس رو

سر طامس انگریزی سفیر تھا۔ جو ۱۶۱۵ء میں جیمز اوّل بادشاہ انگلستان کی طرف سے جہانگیر کے دربار میں آیا تھا۔ وہ یہاں تین سال رہا۔ اور اس نے گوگو۔ احمد آباد۔ کھمبایت اور سُورت میں انگریزی تجارتی کوٹھیاں کھولنے کی اجازت حاصل کر لی۔ اس نے اپنے روزنامچہ میں لکھا ہے۔ کہ:-

جہانگیر عیش و نشاط کا غلام تھا۔ امورِ سلطنت نُورجہاں سر انجام دیتی تھی۔ شاہی دربار شان و شوکت سے پُر تھا۔ ملک میں دولت کی افراط تھی۔ رشوت کا رواج عام تھا۔ سڑکیں محفوظ نہ تھیں۔ اس لئے اکیلے دکیلے سفر کرنا خطرہ سے خالی نہ تھا۔ دستکاری اور صنعت کی حالت اچھی تھی +

نوٹ:- جہانگیر گو شراب کا بندہ تھا۔ لیکن منصف مزاج تھا۔ عدل جہانگیری مشہور ہے۔ وہ فارسی کا عالم اور شاعر بھی تھا۔ اس نے اپنے حالات "تزک جہانگیری" میں لکھے ہیں۔ وہ مصوری اور موسیقی سے بھی لگاؤ رکھتا تھا۔ اس نے تمام مذاہب کے ساتھ یکساں سلوک کیا۔ اور اپنے باپ کی طرز حکومت اور مذہبانہ پالیسی کو جاری رکھا +

شاہجہان

(سنہ ۱۶۲۷ء سے سنہ ۱۶۵۸ء تک)

Q. Describe the reign of Shah Jahan with special reference to (*a*) his buildings (*b*) his wars in Southern India. (P. U. 1940) (V. Important)

سوال۔ شاہجہان کے عہدِ حکومت کا حال بیان کرو۔ اس کی عمارات اور جنوبی ہند کی مہمات کا خاص طور پر ذکر کرو +

تخت نشینی جب جہانگیر نے وفات پائی۔ تو خرم دکن میں تھا۔ نور جہاں لاہور میں اور نور جہاں کا بھائی آصف خاں آگرہ میں۔ آصف خاں نے خسرو کے بیٹے داور بخش کو آگرہ میں بادشاہ بنا دیا۔ اور ایک تیز رفتار قاصد اپنے داماد خرم کے پاس بھیجا۔ اور شہریار (نور جہاں کا داماد) کو لڑائی میں شکست دے کر اس کی آنکھیں نکلوا دیں۔ خرم نے آتے ہی تخت کے تمام دعویداروں کو قتل کروا دیا۔ اور شاہجہان کے لقب سے تخت نشین ہوا +

عمارات شاہجہان کو عمارات بنوانے کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے عہد میں کئی عالیشان عمارتیں بنوائیں۔ جن میں سے حسب ذیل مشہور ہیں :۔

۱۔ **روضۂ تاج محل**۔ شاہجہان نے اپنی بیوی ممتاز محل کی

یاد میں آگرہ میں دریائے جمنا کے کنارے ساڑھے چار کروڑ روپیہ کی لاگت سے بائیس سال کے عرصہ میں بے نظیر مقبرہ تیار کروایا۔ یہ دُنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ شاہجہان اور ممتاز محل دونو اس مقبرہ میں پہلو بہ پہلو مدفون ہیں۔

۲-آگرہ کی موتی مسجد ۳- دہلی میں سُرخ پتھر کی جامع مسجد اور ۴- لال قلعہ شاہجہانی عہد کی یادگار ہیں۔ شاہجہان نے دہلی کو از سرِ نو آباد کرا کر اس کا نام شاہجہان آباد رکھا۔ لاہور کا شالامار باغ بھی اسی کا لگوایا ہوا ہے۔ جہاں ہسلی کی نہر سے پانی پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔

تخت طاؤس- شاہجہان نے دہلی کے لال قلعہ میں ایک تخت بھی بنوایا۔جو تخت طاؤس کے نام سے مشہور ہے۔ یہ سات سال میں ایک کروڑ روپیہ کی لاگت سے تیار ہوا۔ اس میں نایاب اور قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ اسے اٹھوا کر لے گیا۔

جنوبی ہند کی مہمات

۱- دکن کے سپہ سالار اور گورنر خان جہان لودھی نے ۱۶۳۰ء میں بغاوت کی۔ اس لئے شاہجہان نے خود چڑھائی کی۔ خان جہان نے شکست کھائی اور مارا گیا۔

۲- ۱۶۳۲ء میں سلطان احمد نگر پر چڑھائی ہوئی۔ کیونکہ اس نے خان جہان لودھی کی مدد کی تھی۔ احمد نگر فتح ہو کر مغلیہ سلطنت میں ملایا گیا۔

۳ - ۱۶۵۶ء میں شاہ گولکنڈہ نے اپنے وزیر میر جملہ کے
لڑکے کو قید کر لیا۔ میر جملہ اورنگ زیب کا دوست
تھا۔ اس نے اس کی رہائی کے لئے کوشش کی۔ مگر
شاہ گولکنڈہ نے پروا نہ کی۔ اِس لئے اورنگ زیب
نے اس پر چڑھائی کی۔ اس نے بطور تاوان بہت
سی رقم دی۔ اور اطاعت قبول کر لی ۔

۴ - **بیجا پور۔** علی عادل شاہ والئے بیجا پور نے سلطان احمد
نگر کا ساتھ دیا تھا۔ اس لئے شاہی فوجوں نے بیجاپور
کا محاصرہ کیا۔ لیکن ناکام رہیں۔ آخر بادشاہ خود گیا اور
عادل شاہ نے صلح کرکے خراج دینا منظور کیا ۔

مہمات قندھار۔ ۱۶۴۸ء میں شاہ ایران نے قندھار پر
قبضہ کر لیا۔ اور شاہجہان نے تین مہمیں اس کی واپسی
کے لئے بھیجیں۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی ۔

محاصرہ ہگلی۔ ۱۶۳۱ء میں بادشاہ نے ہگلی کا محاصرہ کیا۔
کیونکہ وہاں کے پرتگیز غلاموں کی تجارت کرنے اور ہندو
مسلم یتیم بچوں کو عیسائی بنا لیتے تھے۔ بہت سے پرتگیز
مارے گئے اور ان کی بستی تباہ کر دی گئی ۔

Q. Write a short note on Ali Mardan Khan.
(P. U. 1925, 26)

سوال - علی مردان خاں پر مختصر نوٹ لکھو۔

علی مردان خاں

علی مردان خاں شاہ ایران کے ماتحت
قندھار کا حاکم تھا۔ وہ کسی وجہ سے
بادشاہ سے ناراض ہو گیا۔ اس لئے شاہجہان کی ملازمت میں

۴ گیا - اور کابل و کشمیر کا گورنر بنایا گیا - اور اس نے قندھار شاہجہان کے حوالے کر دیا - یہ بڑا قابل انجنیئر بھی تھا۔ لاہور کا شالامار باغ اور نہر جمنا اسی کی نگرانی میں تیار ہوئے۔

Q. (*a*) Distinguish between the characters of the sons of Shah Jahan. (P. U. 1925)

(*b*) Describe the struggle for succession to the throne of Delhi amongst the sons of Shah Jahan.
(P. U. 1919, 22, 25, 32, 34, 38, 40)
(V. Important)

(*c*) Give reasons for Aurangzeb's success in the struggle. (P. U. 1934)

سوال - (ا) شاہجہان کے بیٹوں کے کیریکٹر میں تمیز کرو۔
(ب) شاہجہان کے بیٹوں کے درمیان حصولِ تخت دہلی کے لئے جو جنگ ہوئی اس کا حال بیان کرو۔
(ج) اورنگ زیب اس جنگ میں کیوں کامیاب ہوا؟

ا - شاہجہان کے بیٹوں کا کیریکٹر

شاہجہان کے چار بیٹے تھے (۱) دارا۔ (۲) شجاع (۳) اورنگ زیب (۴) مراد۔

۱ - دارا - سب سے بڑا اور بادشاہ کا پیارا بیٹا تھا۔ سیاست اور تدبّر سے خالی تھا۔ شاہجہان اسے اپنا جانشین بنانا چاہتا تھا۔ یہی وجہ تھی - کہ پنجاب کا صوبہ دار ہوتے ہوئے آگرہ میں باپ کے پاس رہتا تھا۔ آزاد خیال تھا۔ اس لئے اکثر مسلمان اُمرا اس سے ناراض تھے۔

۲ - شجاع - یہ بنگال کا گورنر تھا۔ بہادر اور قابل تھا - لیکن حرم اور شراب کا پیارا - شیعہ خیالات کا حامی تھا۔ اس

لئے سنّی امیر اس کے برخلاف تھے +

۳- اورنگ زیب- دکن کا صوبہ دار تھا- بہادر- سیاست دان اور موقع شناس تھا- سنّی مذہب کا پکّا پابند تھا- اور جذبات پر پورا قابو رکھتا تھا- اس لئے مسلمان اُمرا اس کے طرف دار تھے +

۴- مُراد- گجرات کا صوبہ دار تھا- بہادر- صاف دل اور جنگجُو تھا- لیکن سیاست دان نہ تھا- شراب اور شکار پر لٹو تھا +

ب- حصُول تخت دہلی کے لئے جنگ

۱۶۵۷ء میں شاہجہان آگرہ میں سخت بیمار ہو گیا- دارا اس کے پاس تھا- شجاع بنگالہ میں- اورنگ زیب دکن میں اور مراد گجرات میں تھا- دارا نے باپ کی بیماری کی خبر چھپانے کی انتہائی کوشش کی- لیکن پھر بھی ہر ایک شہزادے کو اس کی بیماری کا علم ہو گیا +

شجاع ایک جری لشکر لے کر آگرے کی طرف بڑھا- لیکن دارا کے بیٹے سلیمان شکوہ اور راجہ جے سنگھ نے اسے بنارس کے قریب بمقام بہادر گڑھ شکست دی اور شجاع بنگال کی طرف بھاگ گیا +

اورنگ زیب نے بڑی حکمت سے کام لیا- اس نے مُراد کو لکھا- کہ مجھے تمہاری لیاقت اور دینداری پر بھروسہ ہے- مَیں مراد جیسے کافر کے مقابلہ میں تمہیں تخت پر بٹھا کر خُود مکہ چلا جاؤنگا- مراد اس کے جھانسے میں آ گیا- اور فوج لے

کر مالوہ میں اورنگ زیب سے آ ملا +

اب دونوں بھائیوں کی متحدہ فوجیں آگرہ کی طرف بڑھیں۔ دارا نے ان کے مقابلہ کے لئے جسونت سنگھ کو جرار فوج دے کر بھیجا۔ لیکن اس نے اجین کے قریب شکست کھائی +

معرکۂ ساموگڑھ۔ اب اورنگ زیب اور مراد کا فاتح لشکر آگرہ کے قریب پہنچ گیا۔ شاہجہان تندرست ہو چکا تھا۔ اور وہ خود مقابلہ پر جانا چاہتا تھا۔ لیکن دارا نے اس کی ایک نہ سنی۔ اور خود سلیمان شکوہ اور جے سنگھ کے فاتح لشکر کا انتظار کئے بغیر ان کے مقابلہ پر نکلا۔ آگرہ کے قریب ساموگڑھ کے میدان میں خونریز لڑائی ہوئی جس میں دارا کے ہاتھی کو ایک گولہ لگا۔ وہ مجبوراً ہاتھی سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہؤا۔ فوج کو جب دارا نظر نہ آیا۔ تو ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ اور بھاگ نکلے۔ دارا دہلی کی طرف بھاگ گیا۔ اور میدان اورنگ زیب کے ہاتھ رہا +

اورنگ زیب آگرہ میں داخل ہؤا۔ اور ۹ر جون ۱۶۵۸ء کو اپنے باپ شاہجہان کو قلعہ میں نظر بند کر دیا (اس کے بعد وہ آٹھ سال زندہ رہا۔ اور مر کر ہی رہائی پائی) +

اورنگ زیب کے بھائیوں کا انجام۔ فتح کے چند روز بعد اورنگ زیب نے متھرا میں مراد کو دعوت دی۔ اور اسے خوب شراب پلائی۔ اور نشہ کی حالت میں ہی اسے پابہ زنجیر کرکے گوالیار کے شاہی قلعہ میں بھیج دیا۔ جہاں ۱۶۶۱ء میں قتل کروایا گیا +

پھر اورنگ زیب نے دارا کا تعاقب کیا۔ وہ سندھ کی طرف بھاگ گیا۔ اورنگ زیب کے آدمی اسے دادر سے پکڑ کر دہلی لے آئے۔ وہاں اسے پھٹے پرانے کپڑوں میں ایک مریل ہاتھی پر سوار کر کے سارے شہر میں پھرایا۔ پھر اسے اور اس کے بیٹے کو قتل کروا دیا +

۱۶۵۹ء میں شجاع نے بنارس اور الہ آباد پر قبضہ کر لیا۔ لیکن میر جملہ نے اسے شکست فاش دی۔ یہ اراکان کی طرف بھاگ نکلا۔ جہاں لوگوں نے اسے بال بچوں سمیت مار ڈالا +

اس طرح تمام رکاوٹیں دور کر کے اورنگ زیب نے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی +

ج- اورنگ زیب کی کامیابی کے اسباب

حصول تخت نشینی کی جنگ میں اورنگ زیب کی کامیابی کے اسباب حسب ذیل ہیں :-

۱- اورنگ زیب کی کامیابی کی بڑی وجہ دارا کی وہ غلطی تھی۔ جب کہ اس نے معرکہ سامو گڑھ سے پہلے شاہ جہان کو میدانِ جنگ میں جانے سے روکا۔ اگر شاہجہان خود اورنگ زیب اور مراد کے مقابلہ پر نکلتا۔ تو یقیناً جنگ رک جاتی +

۲- دارا نے اپنے بیٹے سلیمان شکوہ کے لشکر کا انتظار کئے بغیر ہی اورنگ زیب اور مراد کا مقابلہ کیا۔ اس طرح اس نے اپنی طاقت کے اضافہ کا موقع کھو دیا۔ اور اورنگ زیب کی کامیابی کا باعث بنا +

۳- دارا کا ہاتھی سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہونا بھی اس کی سیاسی غلطی تھی۔ دارا کی فوج اپنے سردار کو نہ دیکھ کر بھاگ گئی ٭

۴- اورنگ زیب کو نظام حکومت اور جنگ و جدل کا تجربہ تھا۔ اس نے دکن جیسے صوبہ کی صوبہ داری کی تھی اور دکن اور قندھار کی مہمات میں حصہ لے چکا تھا ٭

۵- اورنگ زیب پکا سنّی مسلمان تھا۔ دارا ہندوؤں کی طرف مائل تھا۔ اس لئے مسلمان امرا اورنگ زیب کی تخت نشینی کے خواہاں تھے ٭

۶- اورنگ زیب مدبّر اور زمانہ شناس تھا۔ اس نے پہلے دارا اور شجاع کو لڑا کر کمزور ہونے دیا۔ پھر مراد سے رشتہ جوڑا۔ اور تمام رکاوٹیں دُور کرکے اسے بھی قتل کر دیا ٭

اورنگ زیب

(۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۷ء تک)

Q. Give a brief account of the reign of Aurangzeb with special reference to (*a*) the Deccan campaigns (1682-1707) (*b*) his religious policy. (P. U. 1936) (**Important**)

سوال۔ اورنگ زیب کے عہدِ حکومت کا حال بیان کرو۔ اور اس کی مذہبی پالیسی اور دکن کی لڑائیوں کا خاص طور پر ذکر کرو +

تخت نشینی اورنگ زیب تخت کے تمام دعویداروں کو قتل کرکے اور باپ کو نظر بند کرکے ۱۶۵۸ء میں چالیس سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ اور عالمگیر کا لقب اختیار کیا۔ یہ خاندان مغلیہ کا آخری بڑا بادشاہ تھا +

شمالی ہند کی لڑائیاں ۱۔ مہم آسام ۱۶۶۳ء۔ اورنگ زیب نے میر جملہ گورنر بنگال کو آسام پر حملہ کرنے کی غرض سے بھیجا۔ لیکن فوج میں ہیضہ پھوٹ پڑنے کی وجہ سے ناکام رہا۔ اور خود بھی ڈھاکہ کے قریب مر گیا +

۲۔ **اراکان کی فتح** ۱۶۶۶ء۔ میر جملہ کے بعد شائستہ خاں گورنر بنگال مقرر ہوا۔ اس نے چٹاگانگ کے پرتگیز لیڈروں کو قابو میں لا کر اراکان کے حاکم پر چڑھائی کی۔ جس نے چٹاگانگ کا علاقہ اس کے حوالے کر دیا +

۳۔ **ست نامیوں کی شورش** ۱۶۷۲ء۔ ست نامی ہندو سادھوؤں کا ایک فرقہ تھا۔ جو دہلی کے قریب میوات میں آباد تھے۔ کسی سرکاری اہلکار نے ایک ست نامی کو سزا دی۔ اس لئے انہوں نے بغاوت کر دی۔ شاہی فوج نے نارنول کے مقام پر انہیں شکست دی۔ اور بغاوت مٹ گئی +

نقشہ سلطنت اورنگ زیب
سری نگر
لاہور
دہلی
آگرہ
اجمیر
الہ آباد
احمد آباد
کلکتہ
گونڈوانہ
احمد نگر
گولکنڈہ
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
مدراس
بحر ہند
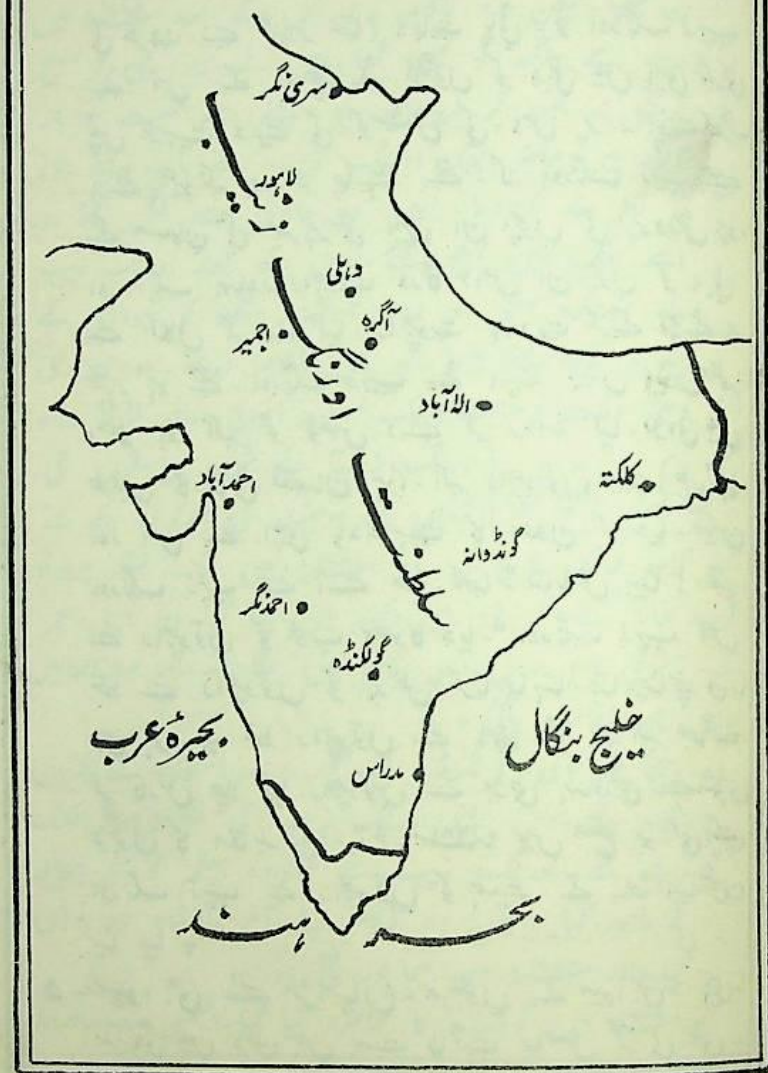
۴ - راجپوتوں کی بغاوت - جب ۱۶۷۸ء میں راجہ جسونت سنگھ والئے جودھ پور نے (جو کابل میں اورنگ زیب کی طرف سے گورنر تھا) وفات پائی - تو اورنگ زیب نے اس کے دو چھوٹے لڑکوں کو دہلی میں اپنی نگرانی میں تربیت دینے کی کوشش کی - اس پر راجپوت بھڑک اٹھے - کیونکہ وہ نہ چاہتے تھے - کہ اورنگ زیب جیسے پکے مسلمان کی سرپرستی میں ان بچوں کی پرورش ہو - اور ایک بہادر راجپوت درگا داس ان بچوں کو دہلی سے نکال کر لے گیا - راجپوت بغاوت کرکے لڑنے پر تیار ہو گئے - اورنگ زیب نے اپنے تینوں بیٹوں معظم - اعظم اور اکبر کو فوجیں دے کر روانہ کیا - لڑائی میں طرفین کا کافی نقصان ہوا - اکبر راجپوتوں سے مل گیا - اور اس نے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا - لیکن اورنگ زیب نے اسے خط لکھا "شاباش بیٹا ! تم نے راجپوتوں کو خوب دھوکا دیا -" اورنگ زیب اس خط سے راجپوتوں کو بدظن کرنا چاہتا تھا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - یہ خط راجپوتوں کے ہاتھ لگا - اور اکبر بھاگ کر فارس چلا گیا - راجپوتوں نے بڑی بہادری سے شاہی فوجوں کا مقابلہ کیا - آخر ۱۶۸۱ء میں صلح ہو گئی لیکن اورنگ زیب نے راجپوتوں کو ہمیشہ کے لئے اپنا دشمن بنا لیا +

۵ - سیوا جی سے لڑائیاں - مرہٹوں نے سیوا جی کی سرکردگی میں دکن میں بہت طاقت حاصل کر لی تھی -

اور وہ مغلیہ افواج پر چھاپے مارتے رہتے تھے۔ اس لئے اورنگ زیب نے شائستہ خاں کو ان کے مقابلے پر بھیجا۔ لیکن وہ ناکام رہا۔ اس کے بعد ۱۶۶۵ء میں راجہ جے سنگھ کو بھیجا گیا۔ اس نے سیوا جی کو صلح کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور وہ اپنے بیٹے سمیت دربار آگرہ میں حاضر ہوا۔ اورنگ زیب نے باپ بیٹے دونو کو نظر بند کر دیا۔ لیکن وہ چالاکی سے نکل گئے اور اپنے ملک میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد اورنگ زیب نے شہزادہ معظم اور راجہ جسونت سنگھ کو سیوا جی کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ یہ بھی ناکام رہے۔ اور سیوا جی اپنی وفات (۱۶۸۰ء) تک مغلیہ افواج سے لڑتا رہا۔

دکن کی لڑائیاں اورنگ زیب نے شیعہ ریاستوں کی تباہی اور مرہٹوں کی سرکوبی کے لئے اپنی تمام طاقت خرچ کی۔ وہ ۱۶۸۱ء میں ایک لشکر جرار اور توپ خانہ لے کر خود ہی دکن میں چلا گیا۔ اور اپنی عمر کے آخری ۲۵ سال اسی کام میں لگائے۔ اور ۱۷۰۷ء میں وہاں ہی وفات پائی۔

۱۔ **بیجاپور اور گولکنڈہ کی فتح**۔ ان ریاستوں کے حکمران شیعہ تھے۔ اس لئے اورنگ زیب کی نظروں میں کھٹک رہے تھے۔ اورنگ زیب نے شہزادہ معظم کو تسخیر بیجاپور پر مامور کیا۔ لیکن وہ ناکام رہا۔ آخر بادشاہ خود وہاں گیا۔ اور ۱۶۸۶ء میں بیجاپور فتح ہوا۔

۱۶۸۷ء میں گولکنڈہ کا محاصرہ کیا گیا۔ دشمن نے بہادرانہ

مقابلہ کر کے اورنگ زیب کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ آخر گولکنڈہ کے ایک سپہ سالار میر ابراہیم نے دشمن کو قلعہ کا راستہ دکھا دیا۔ جس سے گولکنڈہ فتح ہو گیا۔

۲۔ **مرہٹوں سے جنگ۔** اورنگ زیب نے دکن کی اسلامی ریاستوں کو تباہ کرنے کے بعد ۱۶۸۷ء میں مرہٹوں کی بیخ کنی کا تہیّہ کیا۔ لیکن ۱۷۰۷ء تک لڑتے کے باوجود دوسرے مخالفوں کی نسبت مرہٹوں کے مقابلہ میں کم کامیاب ہوا۔ لیکن شکست کا منہ دیکھنے سے بھی بچا رہا۔ اس وقت سیوا جی وفات پا چکا تھا۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا سمبھا جی تخت پر بیٹھا۔ جسے مغلوں نے قتل کر دیا۔ اور اس کے بیٹے ساہو کو گرفتار کر لیا۔ لیکن مرہٹے پھر بھی سمبھا جی کے بھائی راجا رام اور راجہ رام کے بعد اس کی بیوہ تارا بائی کی سرکردگی میں مغل افواج سے لڑتے رہے۔ اور مغلوں کو احمد نگر سے ہٹنا پڑا۔ آخر اورنگ زیب نا امید ہو گیا۔ اور ۱۷۰۷ء میں احمد نگر کے مقام پر ہی مر گیا۔

نتیجہ۔ دکن کی طویل مہمات سے فوج کا نظام بگڑ گیا۔ خزانہ خالی ہو گیا۔ پنجاب میں سکھوں نے عروج پکڑا۔ اور صوبوں کے گورنر غافل ہو گئے۔ گویا دکن کی لڑائیاں مغل سلطنت کے لئے مضر ثابت ہوئیں۔

اورنگ زیب کی مذہبی پالیسی

اورنگ زیب پکا سنی مسلمان تھا۔ وہ مذہب کو تمام امور سلطنت میں مقدم سمجھتا تھا۔ اس نے ہندوؤں

کے ساتھ رواداری کا سلوک نہ کیا۔ ان کے کئی مدرسے
بند کردائے۔ ۱۶۷۹ء میں از سر نو جزیہ لگایا۔ دیوانی اور فوجداری
محکموں میں ان کے لئے ملازمت کا دروازہ بند کر دیا۔ اس
نے راجپوتوں کے سوا کسی ہندو کو مسلح ہونے یا عربی یا
ایرانی گھوڑے پر سوار ہونے کی اجازت نہ دی۔ وہ شیعوں
کو بھی بے دین خیال کرتا تھا۔ اسی لئے اس نے دکن کی
شیعہ ریاستوں گولکنڈہ اور بیجاپور کو فتح کیا +

اثر۔ اس پالیسی سے ہندو مغل سلطنت کے دشمن بن
گئے۔ راجپوتانے میں راجپوتوں نے سر اٹھایا۔ دکن میں مرہٹوں
نے تنگ کرنا شروع کیا۔ پنجاب میں سکھ جنگی فرقہ بن گئے۔
اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب کی مذہبی پالیسی
بہت حد تک مغلیہ سلطنت کے زوال کی ذمہ وار ہے +

Q. Write a shor: note on the character of Aurangzeb.

سوال۔ اورنگ زیب کے چال چلن پر مختصر نوٹ لکھو +

اورنگ زیب کا چال چلن

اورنگ زیب سنی مسلمان تھا۔
اور اپنے مذہب کا پکا پابند۔
اسے شراب اور ناچ گانے سے نفرت تھی۔ اپنے ذاتی خرچ
کے لئے شاہی خزانہ سے ایک کوڑی کا روادار نہ تھا۔
ٹوپیاں بنا کر اور قرآن مجید لکھ کر گذارہ کرتا تھا۔ وہ
دربار میں بھی ایسا ہی سادہ تھا جیسا کہ گھر میں +

وہ بڑا مدبّر اور اعلےٰ سیاست دان جرنیل تھا۔ لیکن
شکی مزاج۔ اسے اپنے بیٹوں پر بھی اعتماد نہ تھا۔ کھانا

کھانے سے پہلے ایک آدمی اس کا کھانا چکھتا تھا۔اس کا رعب مشہور تھا۔ ایک شہزادہ کی یہ حالت تھی کہ باپ کا خط دیکھتے ہی اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا تھا +

وہ اعلےٰ انشا پرواز بھی تھا۔ رقعات عالمگیری اس کا بدیہی ثبوت ہے +

Q. Write short notes on the following :—

1. Mir Jumla. (P. U. 1926, 39)
2. Shaista Khan. 3. Khafi Khan.
4. Bernier. (P. U. 1922) 5. Jazia.

سوال۔مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو!۔

(۱) میر جملہ (۲) شائستہ خاں (۳) خافی خاں (۴) برنیر (۵) جزیہ +

۱۔میر جملہ میر جملہ ایران کا تاجر تھا۔جو ترقی کرکے شاہ گولکنڈہ کا وزیر اعظم بن گیا۔گولکنڈہ کی فتح کے بعد اس نے اورنگ زیب کی ملازمت اختیار کی۔ اور اس کا سپہ سالار اور راز دار بن گیا۔ جنگ تخت نشینی میں اس نے اورنگ زیب کی قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔اس لئے اورنگ زیب نے اسے بنگالے کا حاکم مقرر کیا۔اور اس نے شجاع کا تعاقب کرکے اسے اراکان کی طرف بھگا دیا۔پھر آسام کی مہم پر بھیجا گیا۔ اور ناکام رہا۔ ۱۶۶۳ء میں ڈھاکہ میں مر گیا +

۲۔شائستہ خاں یہ اورنگ زیب کا ماموں تھا۔ پہلے دکن کا صوبہ دار مقرر ہوا۔اور اورنگ زیب نے ۱۶۶۳ء میں اسے مرہٹوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ مگر

یہ بھاگ نکلا۔اور اس کی تین انگلیاں کٹ گئیں اور اس کا بیٹا بھی ہلاک ہؤا۔ پھر میر جملہ کی جگہ بنگال کا گورنر مقرر ہؤا۔اور چٹاگانگ کے بحری لٹیروں پر فتح پا کر شاہ اراکان کو شکست دی۔ وہاں تیس سال گورنری کرکے ۱۶۹۴ئ میں مر گیا +

۳-خافی خاں اس کا اصلی نام میر محمد تھا۔ اس نے اورنگ زیب کے عہد حکومت کی تاریخ خفیہ طور پر لکھی ہے۔ جو مستند خیال کی جاتی ہے +

۴-برنیر یہ فرانسیسی حکیم ۱۶۵۶ئ میں ہند میں آیا تھا۔ کچھ عرصہ اورنگ زیب کے دربار میں رہا۔اس نے اس وقت کے چشم دید حالات لکھے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ امرا عیاش اور بیکار ہو کر سپاہیانہ جوہر کھو چکے تھے۔ وہ پالکیوں میں بیٹھ کر میدان جنگ میں شریک ہوتے اور اپنے حرم کو بھی ہمراہ رکھتے تھے +

۵-جزیہ جزیہ سے مراد وہ ٹیکس ہے۔جو مسلمان بادشاہ ہندوؤں سے وصول کرتے تھے۔۱۵۶۴ئ میں اکبر نے اسے ہٹا دیا۔ لیکن اورنگ زیب نے ۱۶۷۹ئ میں پھر اس کے لینے کا حکم جاری کر دیا +

Q. Compare Aurangzeb with Akbar both as a king and a man. (P. U. 1922)

سوال۔ اورنگ زیب اور اکبر کا بحیثیت حکمران اور انسان مقابلہ کرو +

بہ حیثیت حکمران۔ بہ حیثیت حکمران اکبر، اورنگ زیب سے

بڑھ کر تھا۔ اکبر نے ہندوؤں اور راجپوتوں کو دوست بنا کر سارے ہندوستان کو مطیع کیا۔ اور ایک عظیم اُلشان سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ لیکن اورنگ زیب نے راجپوتوں۔ مرہٹوں اور سکھوں کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اور سلطنت کے زوال کے بیج بو دئے +

بہ حیثیت اِنسان۔ بہ حیثیت انسان اورنگ زیب اکبر سے بہتر تھا۔ وہ مذہب کا پکا پابند تھا۔ سنّی مذہب کو بہترین مذہب خیال کرتا تھا۔ وہ سادہ زندگی بسر کرتا تھا۔ شاہی خزانہ سے ایک پائی بھی ذاتی خرچ کے لئے نہ لیتا تھا۔ اپنی گذران کے لئے ٹوپیاں بناتا اور قرآن شریف کی کتابت کرتا تھا۔ لیکن اکبر آزاد خیال تھا۔ شاہانہ شان و شوکت سے زندگی بسر کرتا تھا۔ اور اس کے اخلاق اتنے بلند پایہ نہ تھے +

اورنگ زیب کے جانشین

Q. Give a brief account of the reign of Aurangzeb's successors.

سوال۔ اورنگ زیب کے جانشینوں کا مختصر حال بیان کرو +

اورنگ زیب کی وفات کے بعد تخت نشینی کے لئے اس کے بیٹوں میں لڑائی ہوئی۔ اعظم اور کام بخش مارے گئے۔ اور معظم بہادر شاہ کا لقب اختیار کرکے بادشاہ بنا۔ پانچ سال کے بعد ۱۷۱۲ء میں مر گیا +

بہادر شاہ کے بعد اس کا بیٹا جہاندار شاہ بادشاہ بنا۔ اُس

نے تمام مغل شہزادوں کا صفایا کیا۔ ۱۷۱۳ء میں اس کے بھتیجے فرخ سیر نے اس کو قتل کر ڈالا۔

فرخ سیر کے عہد میں بندہ بہادر آٹھ سو ہمراہیوں سمیت قتل کیا گیا۔ سید برادران نے اسے ۱۷۱۹ء میں قتل کروا دیا۔

فرخ سیر کے بعد بہادر شاہ کا پوتا محمد شاہ رنگیلا تخت پر بیٹھا۔ اس کے عہد میں سید برادران مارے گئے۔ تمام صوبوں میں بغاوت نمودار ہوئی۔ اور ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ نے حملہ کیا۔

محمد شاہ کے بعد احمد شاہ نے آٹھ سال ۱۷۵۶ء تک حکومت کی۔ اسے وزیر غازی الدین نے اندھا کر دیا۔

احمد شاہ کے بعد شاہ عالم ثانی ۱۸۰۶ء تک حکمران رہا۔ اس کے عہد کا مشہور واقعہ پانی پت کی تیسری لڑائی ہے۔ اس نے انگریزوں کو بنگال بہار اور اڑیسہ کی دیوانی عطا کی تھی۔

شاہ عالم ثانی کے بعد اس کا بیٹا اکبر ثانی ۳۱ سال اور اس کے بعد شاہ عالم ثانی کا پوتا بہادر شاہ ثانی بیس سال یعنی ۱۸۵۷ء تک سرکار انگریزی کے پنشن خوار رہے۔ بہادر شاہ نے غدر میں نمایاں حصہ لیا۔ اس لئے اس کو جلاوطن کرکے رنگون بھیجا گیا۔ جہاں اس نے ۱۸۶۲ء میں وفات پائی۔ اور اس کے دو بیٹوں اور پوتوں کو غدر میں گولی سے اڑا دیا گیا۔ اس طرح سلطنت مغلیہ کا خاتمہ ہو گیا۔

Q. Write short notes on :—

(a) Sayyad Brothers.
(b) Nizam-ul-mulk.
(c) Invasions by Nadir Shah and Ahmad Shah Abdali. (P. U. 1924, 26, 27)
(Important)

سوال - مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو :-
(ا) سیّد برادران (ب) نظام الملک (ج) نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملے +

سید برادران

سید حسین علی صوبہ دار بہار اور سید عبداللہ دونوں حقیقی بھائی تاریخ میں سید برادران کے نام سے مشہور ہیں - چونکہ فرخ سیر نے ان کی مدد سے تخت حاصل کیا تھا - اس لئے ان کا رسوخ بہت بڑھ گیا - ایک بھائی وزیر اعظم بنا - اور دوسرا سپہ سالار - انہوں نے کئی بادشاہ بنائے - اور کئی بگاڑے - اسی لئے انہیں بادشاہ گر (King Makers) کہتے ہیں - امرا ان کی زیادتیوں سے تنگ آ گئے - آخر دونوں کو ۱۷۲۱ء میں موت کے گھاٹ اتارا گیا +

نظام الملک

یہ دکن کا صوبہ دار تھا - محمد شاہ نے اسے اپنا وزیر بنایا - جب اس نے دیکھا - کہ مغل سلطنت ڈانواں ڈول ہو رہی ہے - تو ۱۷۲۳ء میں وزارت چھوڑ کر دکن چلا گیا - وہاں حیدر آباد میں اپنی خود مختار ریاست قائم کی - اس کی اولاد آج تک وہاں حکمران ہے +

نادر شاہ کا حملہ ۱۷۳۹ء

نادر شاہ خراسان کا معمولی گڈریا تھا - جو اپنی بہادری اور لیاقت کے باعث

۱۷۳۶ء میں ایران کا بادشاہ بن گیا۔ اس نے کابل اور قندھار کو فتح کرکے ۱۷۳۹ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور کوچ کرتا ہوا کرنال تک آ گیا۔ وہاں شاہی فوجوں سے مقابلہ ہوا۔ مغلوں کو شکست ہوئی۔ محمد شاہ نے اطاعت قبول کر لی۔ پھر دونوں بادشاہ دہلی میں وارد ہوئے۔ کچھ دنوں کے بعد چند شرارتیوں نے مشہور کر دیا۔ کہ نادر شاہ مر گیا ہے۔ اس افواہ سے ایرانی سپاہیوں پر قاتلانہ وار ہونے لگے۔ نادر شاہ نے غصہ میں آ کر قتل عام کا حکم دیا۔ نو گھنٹے تک کشت و خون کا بازار گرم رہا۔ اور قریباً ڈیڑھ لاکھ آدمی مارے گئے۔ آخر محمد شاہ نے رحم کی درخواست کی۔ اور قتل بند کیا گیا۔ لیکن لوٹ مار کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ نادر شاہ ۴۸ دن دہلی میں ٹھہرنے کے بعد واپس ہوا۔ اور تخت طاؤس۔ شاہی خزانہ۔ بے بہا جواہرات (ان میں کوہ نور بھی تھا) اور قیمتی اشیاء اپنے ہمراہ ایران لے گیا +

نتیجہ۔ اس حملہ سے سلطنت مغلیہ کو سخت دھکا لگا۔ اور ہندوستان میں کئی خود مختار ریاستیں قائم ہو گئیں +

احمد شاہ ابدالی کے حملے

احمد شاہ ابدالی نادر شاہ کا جرنیل تھا۔ نادر شاہ کی وفات (۱۷۴۷ء) کے بعد کابل اور قندھار پر قابض ہو گیا۔ اس نے ہندوستان پر سات حملے کئے۔ جن میں سے حسب ذیل مشہور ہیں :-

۱۔ ۱۷۴۷ء میں اس نے پنجاب پر حملہ کیا۔ لیکن سرہند کے

مقام پر شکست کھائی۔یہ مغلیہ فوج کی آخری فتح تھی۔
۲۔ ۱۷۵۱ء میں اس نے میر منو حاکم پنجاب کو شکست دے کر پنجاب کو اپنی سلطنت میں ملایا۔
۳۔ ۱۷۵۶ء میں ابدالی نے پھر حملہ کیا۔کیونکہ احمد شاہ بادشاہ دہلی نے پنجاب پر قبضہ کر لیا تھا۔اس میں مغلوں کو شکست دے کر پنجاب میں اپنے بیٹے کو گورنر بنا کر چلا گیا۔
۴۔ احمد شاہ ابدالی ۱۷۶۱ء میں پھر حملہ آور ہوا۔ کیونکہ رگھوبا نے پنجاب پر حملہ کرکے احمد شاہ ابدالی کے بیٹے کو نکال دیا تھا۔مرہٹوں کو خونریز لڑائی کے بعد شکست ہوئی۔ یہ پانی پت کی تیسری لڑائی کہلاتی ہے اور اسے تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔

نتیجہ (۱)۔سلطنت مغلیہ کا اقتدار مٹ گیا۔
(۲) مرہٹہ طاقت تباہ ہو گئی۔اور ان کے شمالی ہند میں مرہٹہ سلطنت قائم کرنے کے منصوبے خاک میں مل گئے۔

Q. Mention the principal causes that led to the downfall of the Moghul Empire in India.
(P. U. 1929, 35, 38) **(Important)**

سوال۔ ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کے زوال کے بڑے بڑے اسباب بیان کرو۔

مغلیہ سلطنت کے زوال کے اسباب

مغلیہ سلطنت کے زوال کے بڑے بڑے اسباب حسب ذیل ہیں :-

۱- وسعتِ سلطنت۔ اورنگ زیب کے عہد میں مغلیہ سلطنت اتنی وسیع ہو گئی تھی کہ ایک بادشاہ کے لئے اپنے دارالخلافہ سے اپنے احکام کی تعمیل کروانا ناممکن تھا۔ اور خاص کر ایسے زمانہ میں جب کہ آمد و رفت کے وسائل اور پیغام رسانی میں آج کل کی سی سہولتیں میسّر نہ ہوں ÷

۲- اورنگ زیب کی غیر مدبّرانہ پالیسی۔ اورنگ زیب پکا سنّی تھا۔ اس نے امورِ سلطنت میں مذہب کو مقدم جانا۔ ہندوؤں کو نوکریوں سے برطرف کیا۔ ان پر جزیہ پھر لگا دیا۔ اس لئے ہندو۔ راجپوت سکھ اور مرہٹے سب اس کے دشمن ہو گئے۔ اور ملک میں عالمگیر بد امنی پھیل گئی ÷

۳- اورنگ زیب کا شکی مزاج ہونا۔ اورنگ زیب شکی مزاج تھا۔ اسے اپنے بیٹوں پر بھی اعتماد نہ تھا۔ معمولی کاموں کے لئے بھی خود ہی ہدایات جاری کرتا تھا۔ اس لئے اس کے بیٹوں کو امور سلطنت کے سر انجام دینے کی قابلیت پیدا کرنے کا موقعہ ہی نہ ملا ÷

۴- بیجاپور اور گولکنڈہ کی تباہی۔ اورنگ زیب نے ان ریاستوں کو تباہ کر کے سخت غلطی کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ مرہٹے طاقت ور ہو گئے۔ اور اورنگ زیب کو اپنا بہت سا وقت اور خزانہ ضائع کرنا پڑا ÷

۵- دارالخلافہ سے طویل غیر حاضری۔ اورنگ زیب دارالسلطنت سے ۲۵ سال غیر حاضر رہ کر دکن کی طاقتوں کو ملیامیٹ کرنے میں لگا رہا۔ اس لئے نظام حکومت میں خرابی واقع

ہونا لازمی امر تھا +

۶- نالائق جانشین۔ اورنگ زیب کے جانشین کمزور اور نالائق تھے۔ اور اپنے وزیروں کے ہاتھ میں کٹ پتلی بنے ہوئے تھے۔ ان کی خانہ جنگی اور عیش پرستی کی وجہ سے صوبہ دار باغی بن بیٹھے۔ مثلاً علی وردی خاں بنگالہ میں۔ سعادت علی خاں اودھ میں۔ نظام الملک دکن میں +

۷- بیرونی حملہ آور۔ نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں نے مغلیہ سلطنت کی رہی سہی عظمت اور اقتدار پر پانی پھیر دیا۔ اور مغلیہ سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا +

۸- فوجی طاقت کا کمزور ہونا۔ مغلیہ فوج پر ہندوستان کی گرم آب و ہوا اور زرخیز میدانوں نے اپنا اثر کیا تھا۔ اور وہ ویسی توانا اور طاقت ور نہ رہی تھی جیسی کہ بابر اور اکبر کے عہد میں تھی +

۹- نئی طاقتوں کا ظہور۔ مرہٹوں نے دکن میں اور سکھوں نے پنجاب میں اپنی طاقت بڑھا لی تھی۔ ان کے علاوہ یورپین اقوام کی آمد بھی مغل سلطنت کے لئے زہر قاتل ثابت ہوئی۔ ان میں سے انگریز سب پر سبقت لے گئے۔ اور وہ مغل سلطنت کے حصوں کو باری باری قابو کرنے میں کامیاب ہوئے +

۱۰- قانون وراثت کا نہ ہونا۔ مغلوں میں قانون وراثت نہ ہونے سے ہر ایک بادشاہ کی وفات پر تخت کے کئی دعویدار کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور وہ اپنے بھائیوں اور

رشتہ داروں کے قتل کے بعد جو طاقت ور ہوتا۔ وہی تخت پر بیٹھتا تھا۔ یہ بھی مغلیہ سلطنت کے کمزور ہونے کا بڑا بھاری سبب ہے +

مرہٹوں کا حال

مرہٹے مرہٹوں کا وطن مہاراشٹر (احاطہ بمبئی) ہے۔ یہ علاقہ پہاڑی ہے۔ اس لئے مرہٹے قدرتی طور پر جفاکش۔ محنتی اور جنگ جو واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے مغربی گھاٹ کی چوٹیوں پر اپنی حفاظت کے لئے بے شمار قلعے بنا رکھے تھے۔ بھگتی مت کی تحریک نے ان پر خاص اثر کیا۔ اور گورو رامداس۔ ٹکا رام اور جے رام سوامی جیسے مذہبی رہنماؤں نے ان میں مذہبی جوش پیدا کرکے انہیں متحد کر دیا۔ ان لوگوں میں سیواجی ایک ایسا شخص پیدا ہؤا۔ جس نے ان میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔ اور انہیں غلامی سے نکال کر ایک حکمران قوم بنا دیا +

Q. Give a brief account of the life and administration of Shivaji and account for his success. (P. U. 1923, 30, 33) (V. Important)

سوال۔ سیواجی کی زندگی اور نظامِ حکومت کا مختصر حال بیان کرو۔ اور اس کی کامیابی کے اسباب بھی بتاؤ +

سیواجی ابتدائی حالات۔ سیواجی ۱۶۲۷ء میں پیدا ہؤا۔

اس کا باپ شاہ جی سلطان بیجاپور کی سرکار میں ملازم
تھا اور پونا کا علاقہ اسے جاگیر میں عطا ہؤا تھا۔سیواجی
کی ماں جیجا بائی بڑی نیک خاتون تھی۔اس نے سیواجی کے
دل میں قوم اور ملک کے لئے محبت کا جذبہ پیدا کر دیا +

تعلیم۔ سیواجی جب ذرا سیانا ہؤا۔تو دادا جی کاندیو
اس کا اتالیق مقرر ہؤا۔ اس نے اس کے لکھنے پڑھنے
کی طرف کم توجہ دی۔لیکن تیر اندازی۔شہسواری۔فنون
جنگ اور جاگیر کے نظام کے قواعد سکھا کر اس کے دل
میں ایک تڑپ پیدا کر دی۔کہ وہ وطن کو مسلمانوں کی
غلامی سے آزاد کرا کر مرہٹہ سلطنت قائم کریگا +

ابتدائی فتوحات۔ سیواجی نے ۱۹ سال کی عمر میں جنگجو
اور بہادر جوانوں کی ایک جماعت جمع کر لی۔اور ۱۶۴۶ء میں
قلعہ تورنیا پر قبضہ کر لیا۔ اور جلدی ہی راسے گڑھ۔سنگھ
گڑھ اور پورندھر وغیرہ قلعوں پر جو شاہ بیجاپور کے قبضہ میں
تھے۔قابض ہو گیا۔ شاہ بیجاپور نے غصہ ہو کر سیواجی کے
باپ کو قید کر لیا۔ لیکن سیواجی نے شاہجہان کے ذریعے
سے اسے رہا کرا لیا +

افضل خاں کا قتل۔ سیواجی نے شاہ بیجاپور کے علاقے
پر لوٹ مار جاری رکھی۔ اس لئے اس نے اپنے سپہ سالار افضل
خاں کو ۱۶۵۹ء میں سیواجی کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔سیواجی
قلعہ میں بیٹھ کر صلح کا ملتجی ہؤا۔ آخر قرار پایا۔کہ دونوں
سردار قلعہ پرتاپ گڑھ کے قریب ملاقات کریں۔جب دونوں
بغلگیر ہوئے۔تو سیواجی نے اپنا شیر پنجہ افضل خاں کے

پیٹ میں گھونپ کر اس کا کام تمام کر دیا۔ اور اس کے ہمراہی بھاگ گئے۔

اس کے بعد شاہ بیجاپور نے دو دفعہ سیوا جی کے خلاف کوشش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آخر سیوا جی کو کونکان کا علاقہ بطور جاگیر مل گیا۔

مغلوں سے جنگ۔ اب سیوا جی نے مغل علاقے پر دست درازی شروع کی۔ اس لئے اورنگ زیب نے ۱۹۶۳ء میں شائستہ خاں کو اس کے مقابلہ پر بھیجا۔ وہ پونا میں داخل ہؤا۔ اور سیوا جی بھی ایک برات کی شکل میں چار سو سپاہیوں کے ہمراہ آ پہنچا۔ اور حملہ کر دیا۔ شائستہ خاں تین انگلیاں کٹوا کر اور اپنا بیٹا ہلاک کروا کر بھاگ گیا۔

۱۶۶۴ء میں سیوا جی نے سورت کو لوٹا۔ یہ شہر مغلیہ سلطنت میں تھا۔ اور یہاں سے حاجی سوار ہو کر مکہ جاتے تھے۔ اس لئے اورنگ زیب نے راجہ جے سنگھ اور شہزادہ معظم کو سیوا جی کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ انہوں نے مرہٹوں کے چند قلعے فتح کئے۔ سیوا جی پورندھر میں محصور ہو گیا۔ اور صلح کرنے پر مجبور ہؤا۔ اس صلح کی رُو سے سیوا جی نے ۲۳ قلعے مغلوں کے حوالے کئے اور ۱۲ قلعے اپنے پاس رکھے۔

مغل دربار میں حاضری۔ راجہ جے سنگھ نے سیوا جی کو مغل دربار میں حاضر ہونے پر رضامند کر لیا تھا۔ آگرہ پہنچنے کے تین دن بعد بادشاہ نے ملاقات کا موقع دیا۔ اور جب وہ اپنے بیٹے سمیت دربار میں حاضر ہؤا۔ تو اسے نچلے درجہ کے امرا میں جگہ دی گئی۔ اور زیر حراست کر لیا۔ لیکن وہ

چالاکی سے مٹھائی کے ٹوکروں میں بیٹھ کر نکل گئے۔ اور اپنے ملک میں جا پہنچے ۔

سیواجی کی تاجپوشی ۔ آگرہ سے واپس آ کر سیواجی نے وہ قلعے جو مغلوں کو دئے تھے ۔ دوبارہ فتح کر لئے اور سنہ۱۶۷۴ء میں رائے گڑھ کے مقام پر تاجپوشی کی رسم ادا کی ۔ اس کے بعد کئی قلعے فتح کر کے شاہی فوجوں کے مقابلہ پر اپنی طاقت کو مضبوط کیا ۔

وفات ۔ سیواجی بمقام رائے گڑھ سنہ۱۶۸۰ء میں فوت ہوا ۔

سیواجی کے خصائل

سیواجی سچا محبّ وطن اور زبردست شخصیت کا مالک تھا ۔ وہ اعلیٰ درجہ کا جرنیل اور مدبّر حکمران تھا ۔ اس کی زندگی سادہ تھی ۔ وہ عورتوں کی عزّت کرتا تھا ۔ ہر مذہب کے مقدّس مقامات اور کُتب کی تعظیم کرتا تھا ۔ گائے اور ہندو دھرم کی حفاظت اپنا فرض سمجھتا تھا ۔

وہ بلا کا مستقل مزاج تھا ۔ اسی صفت کی بدولت ایک معمولی جاگیر دار کے بیٹے کی حیثیت سے ترقی کر کے حکمران بن گیا ۔ گو وہ پڑھا لکھا نہ تھا ۔ لیکن معاملہ فہم اور موقع شناس ضرور تھا ۔ اس کا مقولہ تھا ۔ کہ محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے ۔

اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے ۔ کہ اس نے مرہٹوں کی بکھری ہوئی طاقت کو متحد کر کے انہیں قومیّت کے رنگ میں رنگ دیا ۔

سیواجی کا نظامِ حکومت

ا ۔ ملکی نظام ۔ (۱) سیواجی

نے ملک کو دو حصّوں میں تقسیم کیا تھا۔ایک سوراج جس میں مرہٹہ حکومت کا باقاعدہ انتظام تھا۔دُوسرا مغلائی۔جہاں سے سیواجی صرف چوتھ (علاقہ کی کل آمدنی کا چوتھا حصّہ) اور سردیش مکھی (علاقہ کی آمدنی کا دسواں حصہ) وصول کرتا تھا ٭

(۲) سیواجی مطلق العنان تھا۔لیکن اس نے آٹھ وزیروں کی ایک کونسل بنائی۔جسے اشٹ پردھان کہتے تھے۔یہ کونسل (۱) پیشوا یا وزیر اعظم (۲) سپہ سالار (۳) پرائیویٹ سیکرٹری (۴) منصف اعلےٰ (۵) محاسب اعلےٰ (۶) راج پنڈت (۷) مالی وزیر (۸) وزیر خارجیہ پر مشتمل تھی ٭

(۳) کل سلطنت میں چودہ پرگنے یا ضلعے تھے۔ہر ضلع کے انتظام کے لئے ایک فوجی افسر اور ایک مالی افسر مقرر تھے۔دارالسلطنت راج گڑھ تھا ٭

(۴) گاؤں میں پنچایت کا رواج تھا۔گاؤں کا افسر (نمبردار) پٹیل یا مکھیا کہلاتا تھا۔گاؤں کی حفاظت اور مالیہ کی وصُولی اس کے فرائض میں داخل تھا ٭

ب۔مالی نظام۔(۱) کل پیداوار کا $\frac{2}{5}$ حصہ بطور لگان لیا جاتا تھا ٭

(۲) سوراج سے چوتھ اور مغلائی علاقہ سے چوتھ اور سردیش مکھی وصول کئے جاتے تھے ٭

(۳) تجارتی اشیاء پر محصول۔مقدس مقامات کے چڑھاوے۔جرمانہ اور لوٹ مار کی آمدنی سب شاہی خزانے میں جمع ہوتے تھے ٭

ج ۔ فوجی نظام ۔ (۱) سیواجی کے پاس تربیت یافتہ فوج تھی۔ اس میں سوار اور پیادے اور بحری دستے شامل تھے +

(۲) فوجی افسر درجہ وار تھے ۔ ۲۵ سواروں کا افسر حوالدار۔ دس حوالداروں کا افسر جملہ دار اور دس جملہ داروں پر ایک ہزاری ہوتا تھا۔ فوج کے افسر اعلیٰ کو سیناپتی یا سرنوبت کہتے تھے +

(۳) سیواجی کے پاس تقریباً اڑھائی سو قلعے تھے ۔جن کی حفاظت کا معقول انتظام تھا +

(۴) سیواجی کے پاس ۲۰۰ توپیں بھی تھیں ۔ اور اس کی بحری فوج کولابہ کی بندرگاہ میں رہتی تھی +

سیواجی کی کامیابی کے اسباب

۱ ۔ وطن ۔ مرہٹوں کا وطن مہاراشٹر پہاڑی علاقہ ہے ۔ اس لئے مرہٹے قدرتی طور پر جفاکش ۔ جنگجو اور پھرتیلے ۔تھے ۔ اور ان کے مذہبی رہنماؤں نے ان میں آزادی اور حُب الوطنی کا جوش بھر دیا تھا +

۲ ۔ سیواجی کی شخصیّت ۔ سیواجی کی سادگی ۔ بلند اخلاقی اور زبردست شخصیت نے مرہٹوں کو متحد کر دیا ۔ اور مرہٹے اس پر جانیں نثار کرنے کو تیار ہو گئے +

۳ ۔ تجربہ کار سردار ۔ بہت سے مرہٹہ سردار بیجا پور اور گولکنڈہ کی سرکاروں میں ملازمت کر چکے تھے ۔ اس لئے اس قوم کے اندر فوجی اور انتظامی قابلیت پیدا ہو چکی تھی +

۴ ۔ طریق جنگ ۔ مرہٹوں کا طریق جنگ "گوریلا وار فیر" بھی

نرالا تھا۔ نیز سیوا جی نے ملک میں قلعوں کا ایسا جال بنا رکھا تھا۔ کہ کوئی دشمن ایک بار پھنس کر باہر نہ جا سکتا تھا +

۵۔ اورنگ زیب کا شیعہ ریاستوں کا فتح کرنا۔ اورنگ زیب نے گولکنڈہ اور بیجا پور کی تباہی میں اپنی توجہ لگائی رکھی۔ اور سیوا جی کو اپنی طاقت بڑھانے کا خوب موقع ہاتھ آیا +

Q. Write a short note on Guerrilla Warfare.

سوال: "گوریلا وار فیئر" پر مختصر نوٹ لکھو +

گوریلا وار فیئر (Guerrilla Warfare)

مرہٹوں کے جنگ کرنے کے نرالے طریقے کو گوریلا وار فیئر کہتے ہیں۔ مرہٹے میدان میں جم کر لڑنے سے حتے الامکان گریز کرتے تھے۔ پہاڑوں اور قلعوں میں گھات لگا کر بیٹھے رہتے تھے۔ اور جب دیکھتے کہ دشمن ان کی زد میں ہے۔ تو فوراً چھاپہ مارتے اور دشمن کے تیار ہونے یا دشمن کی باقاعدہ فوج پہنچنے سے پہلے ہی ہرن ہو جاتے۔ اور اپنی کمین گاہوں میں گھس کر محفوظ ہو جاتے۔ ان کا سامان بھی بہت ہلکا ہوتا تھا۔ صرف ایک چادر ہمراہ رکھتے تھے۔ جو دن کے وقت زین کا کام دیتی تھی۔ اور رات کے وقت بچھونے کا۔ ہر ایک سپاہی کئی دنوں کی خوراک بھی اپنے ہمراہ رکھ لیتا تھا +

نوٹ:۔ سیوا جی کے بعد سمبھا جی اس کا بیٹا ۹ سال حکمران رہا۔ اسے مغلوں نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس

کا بھائی راجہ رام ۱۱ سال راج کرتا رہا۔ اس کے بعد راجہ رام کی بیوہ تارا بائی نے اپنی آٹھ سالہ حکومت میں مرہٹوں میں نفاق کا بیج بو دیا۔ آخری راجہ سمبھا جی کا بیٹا ساہو تھا۔ یہ برائے نام تھا۔ اور اصلی طاقت پیشوا (وزیر اعظم) بالا جی وشوا ناتھ کے ہاتھ میں تھی۔

پیشواؤں کا عروج

Q. Who were the Peshwas? What circumstances led to the rise to power of the Peshwas? Whom do you consider to be the greatest of them? Give reasons. (P. U. 1928, 29)

سوال۔ پیشوا کون تھے؟ انہوں نے کس طرح طاقت پکڑی؟ تم ان میں سے کس کو سب سے بڑا سمجھتے ہو؟ اور کیوں؟

پیشوا مرہٹہ سلطنت کے وزیر اعظم کو پیشوا کہتے تھے۔ یہ قوم کے برہمن تھے۔ اور سیوا جی اور اس کے جانشینوں کے عہد میں وزارت کا کام سر انجام دیتے رہے۔

عروج سیوا جی کا پوتا ساہو اٹھارہ سال مغل دربار میں قید رہا۔ اس لئے عیش و عشرت کا بندہ ہو چکا تھا۔ اور سلطنت کرنے کے بالکل ناقابل ہو گیا تھا۔ اس کا وزیر اعظم بالاجی وشوا ناتھ بڑا مدبر۔ منتظم اور قابل تھا۔ اس نے جہاں ایک طرف سلطنت کے نظم و نسق کو مستحکم کیا۔ وہاں پیشوا کا عہدہ بھی موروثی بنا لیا۔ بظاہر پیشوا

وزیر اعظم تھا۔ لیکن در اصل سلطنت کا مالک وہی تھا۔
اس سے پہلے اس عہدہ پر چار پیشوا رہ چکے تھے لیکن
تاریخ میں بالاجی وشوا ناتھ کو ہی پہلا پیشوا تسلیم کیا گیا
ہے۔ کل سات پیشواؤں نے ۱۷۱۴ء سے ۱۸۱۸ء تک حکومت
کی۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) بالاجی وشوا ناتھ (۲) باجی راؤ اوّل (۳) بالاجی باجی
راؤ (۴) مادھو راؤ (۵) نرائن راؤ (۶) مادھو راؤ نرائن (۷)
باجی راؤ ثانی ٭

سب سے بڑا پیشوا

ان پیشواؤں میں سے دوسرا پیشوا
باجی راؤ اوّل سب سے لائق اور
مدبّر خیال کیا جاتا ہے ٭

وجوہات - باجی راؤ اوّل ملکی نظام اور فنون جنگ میں
ماہر تھا۔ اس نے شمالی ہند میں مرہٹوں کے اقتدار کو
بڑھانا چاہا۔ چنانچہ مرہٹوں نے مالوہ اور گجرات فتح کر لئے۔
پرتگیزوں سے قلعہ بسین بھی لے لیا۔ اور کئی مرہٹہ سرداروں
نے دور دراز علاقوں میں اپنی ریاستیں قائم کیں۔ جنہیں پیشوا
نے متحد کر کے ایک لڑی میں پرو دیا۔ اس طرح اس نے
اپنی عظمت کو بھی بحال رکھا۔ اور مرہٹہ سلطنت کا شیرازہ
بھی نہ بکھرنے دیا۔ اس لئے اسے سب پیشواؤں میں بڑا
خیال کیا جاتا ہے ٭

Q. Trace the growth of the Marhatta power under the first three Peshwas. (P. U. 1931, 32)
(Important)

سوال۔ پہلے تین پیشواؤں کے عہد حکومت میں مرہٹہ طاقت کے عروج کا حال بیان کرو +

پہلا پیشوا بالاجی وشوا ناتھ
سنہ ۱۷۱۴ء سے ۱۷۲۰ء تک

یہ پیشواؤں کی حکومت کا بانی تھا۔ بڑا روشن دماغ مدبر تھا۔ اس نے قوانین مالگذاری میں اصلاح کی۔اور مرہٹہ فوجوں کو از سر نو منظم کیا۔اور دس ہزار فوج سے فرخ سیر بادشاہ دہلی کو تخت سے اتارنے میں سید برادران کی مدد کی۔اس خدمت کے صلہ میں اس نے محمد شاہ بادشاہ دہلی سے سارے دکن سے چوتھ اور سردیش مکھی حاصل کرنے کے حقوق لے لئے۔ اس نے ۱۷۲۰ء میں وفات پائی +

دوسرا پیشوا باجی راؤ اوّل
سنہ ۱۷۲۰ء سے ۱۷۴۰ء تک

یہ بالاجی وشوا ناتھ کا بیٹا تھا۔ باپ کی وفات کے بعد پیشوا مقرر ہؤا۔ یہ سب پیشواؤں سے تدبّر اور بہادری میں قابل مانا گیا ہے۔ اس کے عہد میں مرہٹوں کی طاقت کو بہت عروج حاصل ہؤا۔اس کی حکمت عملی یہ تھی۔ کہ مغلیہ سلطنت کے عین قلب پر حملہ کرکے اسے تباہ کیا جائے۔چنانچہ اس کے عہد میں مرہٹوں نے مالوہ اور گجرات پر قبضہ کر لیا۔اور بندھیلکھنڈ کو بھی تہ و بالا کیا۔ اور ۱۷۳۵ء میں ایک لشکر جرار لے کر دہلی تک پہنچ گیا۔اور شاہی فوجوں کو شکست دی۔اور ۵۰ لاکھ روپیہ بطور تاوان جنگ وصول کیا۔ اس نے ۱۷۳۶ء میں پرتگیزوں سے قلعہ بسین بھی فتح کر لیا +

تیسرا پیشوا بالاجی باجی راؤ
۱۷۴۰ء سے ۱۷۶۱ء تک

یہ اپنے باپ باجی راؤ اوّل کے بعد پیشوا بنا۔ اس کے عہد میں مرہٹوں کا اقبال پورے جوبن پر تھا۔ اور اسی کے عہد میں زوال شروع ہوا۔ اس کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ راگھوجی بھونسلا نے وسط ہند کو پامال کیا۔ بنگال بہار سے چوتھ وصول کرنے کا حق حاصل کیا۔ اور اڑیسہ پر قبضہ کر لیا +

۲۔ ملہار راؤ ہلکر نے بندھیلکھنڈ کو لوٹا +

۳۔ سداشو راؤ نے کرناٹک اور میسور سے چوتھ وصول کی +

۴۔ پیشوا نے ۱۷۶۰ء میں اوگیر کے مقام پر نظام کو شکست دی۔ اور اس کا کچھ حصہ لے لیا +

۵۔ راگھوبا نے پنجاب پر قبضہ کر کے احمد شاہ ابدالی کے نائب کو وہاں سے نکال دیا +

۶۔ پانی پت کی تیسری لڑائی میں احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو شکست فاش دی۔ اور وہ بہت عرصہ تک سر اٹھانے کے قابل نہ رہے +

Q. State concisely the causes, main events and results of the Third Battle of Panipat.
(P. U. 1939)

سوال۔ پانی پت کی تیسری لڑائی کی وجوہات۔ مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو +

پانی پت کی تیسری لڑائی

سنہ ۱۷۶۱ء

یہ لڑائی احمد شاہ ابدالی والیٔ افغانستان اور مرہٹوں کے درمیان ہوئی +

وجہ - سنہ ۱۷۵۸ء میں پیشوا کے بھائی رگھوبا نے پنجاب پر حملہ کر کے احمد شاہ ابدالی کے لڑکے کو وہاں سے نکال دیا۔ اور پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ راجپوت اور سکھ بھی مرہٹوں کی آئے دن کی لوٹ مار سے تنگ تھے۔ اس لئے احمد شاہ ابدالی نے موقعہ دیکھ کر سنہ ۱۷۶۱ء میں ہند پر حملہ کر دیا +

مشہور واقعات - احمد شاہ ابدالی کے پاس چالیس ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ سپاہی تھے۔ مرہٹوں نے سدا شو راؤ کی سرکردگی میں تین لاکھ فوج مقابلہ پر بھیجی۔ مرہٹہ سپہ سالار جانتا تھا۔ کہ میدانی لڑائی میں پہاڑی طریق جنگ سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اور مرہٹے رسد کی کمی کی وجہ سے خستہ حال ہو رہے تھے۔ ابدالی نے قلب اور دائیں طرف سے ان پر حملہ کر دیا۔ سنہ ۱۷۶۱ء میں پانی پت کے میدان میں خونریز لڑائی ہوئی۔ مرہٹوں کو اس لڑائی میں جم کر مقابلہ کرنا پڑا۔ اس لئے ابدالی کے سامنے ان کی کوئی پیش نہ گئی۔ آخر شکست کھا کر بھاگ گئے۔ سدا شو راؤ سپہ سالار۔ وشواش راؤ پیشوا کا بیٹا اور کئی اور بہادر مرہٹہ سردار مارے گئے۔ یہ شکست پیشوا کے لئے پیغام موت تھی۔ چنانچہ اس نے اسی غم میں جان دے دی +

نتائج - ۱ - مرہٹے کچھ عرصہ تک سر اٹھانے کے قابل

نہ رہے ۔

۲۔ مرہٹوں کے کئی قابل جرنیل مارے جانے سے ان کی فوجی طاقت کمزور ہو گئی ۔

۳۔ مرہٹوں کی شکست انگریزوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ۔

Q. Write short notes on :—

1. Chauth. (P. U. 1922, 28) **(Important)**
2. Sardesh Mukhi.
3. Marhatta Confederacy. (P. U. 1926) **(Important)**
4. Mahadaji Sindhia. (P. U. 1913)
5. Ahalyabai. (P. U. 1935)

سوال ۔ مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو :۔

(۱) چوتھ (۲) سردیش مکھی (۳) مرہٹہ کنفیڈریسی (۴) مہادا جی سیندھیا (۵) اہلیا بائی ۔

چوتھ چوتھ سے مراد وہ رقم ہے ۔ جو کسی علاقے کے باشندے مرہٹوں کو ان کی دست درازیوں سے بچنے کے لئے ادا کرتے تھے ۔ یہ مالیت میں مالیہ کا $\frac{1}{4}$ ہوتا تھا ۔

سردیش مکھی سردیش مکھی سے مراد وہ رقم ہے ۔ جو مالیہ کے دسویں حصے کے برابر ہوتی تھی ۔ اور اسے مرہٹوں کے حق مالکانہ کا بدل خیال کیا جاتا تھا ۔

مرہٹہ کنفیڈریسی باجی راؤ اوّل کے عہد حکومت میں چند مرہٹہ سردار ۔ بہت طاقت ور ہو

گئے۔ جب تک پیشوا طاقت ور رہا۔ یہ اطاعت کا دم بھرتے رہے۔ پیشوا کے کمزور ہونے پر سردار اپنے اپنے علاقوں میں خود مختار ہو گئے۔ مثلاً (۱) پلے جی گائیکواڑ ۔ بڑودہ میں (۲) راگھو جی بھونسلا ۔ ناگپور میں (۳) ملہار راؤ ہلکر ۔ اندور میں اور (۴) رانو جی سیندھیا ۔ گوالیار میں۔ مرہٹہ سرداروں کے اس متحدہ جتھے کو مرہٹہ کنفیڈریسی کہتے ہیں۔ اسی جتھے کی بدولت مرہٹوں کو پانی پت کی لڑائی میں شکست ہونے اور پیشوا کا اقتدار کم ہونے پر بھی مرہٹہ قوم میں زندگی کے نشان باقی رہے۔ اور یہ جتھا انگریزوں کے لئے بھی باعث تکلیف بنا رہا ۔

مہادا جی سیندھیا مہادا جی سیندھیا مرہٹہ تاریخ کی نمایاں ہستی ہے۔ یہ رانو جی سیندھیا کا بیٹا تھا۔ بڑا بہادر اور دلیر جرنیل تھا۔ پانی پت کی تیسری لڑائی میں عمر بھر کے لئے لنگڑا ہو گیا تھا۔ ۱۷۷۱ء میں اس نے روہیلکھنڈ کو فتح کیا۔ اور دہلی پر قابض ہو کر شاہ عالم ثانی کو تخت پر بٹھایا۔ اس لئے دہلی میں اس کا رسوخ بڑھ گیا۔ اس نے مرہٹوں کی پہلی لڑائی میں انگریزوں کو تلی گاؤں کے مقام پر شکست دی۔ عہدنامہ سلبئی کے موقع پر اس نے پیشوا کے مختار کی حیثیت سے تمام کام سرانجام دئے۔ ۱۷۸۸ء میں غلام قادر روہیلہ نے اس کو دہلی سے بے دخل کر دیا۔ اس نے ۱۷۹۴ء میں وفات پائی ۔

اہلیا بائی یہ ملہار راؤ ہلکر والئے اندور کے بیٹے کی عورت

تھی۔ بڑی قابل۔ دانا اور منتظم تھی۔ اپنے خاوند اور بیٹے کی وفات پر ۱۷۶۶ء میں اندور کی حکمران بنی۔ اور تیس سال نہایت خوش اسلوبی سے حکمرانی کی۔ اس کے عہد میں اندور نے خوب ترقی کی۔ رعایا خوش حال اور فارغ البال تھی۔ تمام مرہٹے اور اہل اندور اس کا نام عزت سے لیتے ہیں ٭

Q. Why did the Marhatta power ultimately decline? (P. U. 1923)

سوال۔ مرہٹہ سلطنت کے زوال کے اسباب بیان کرو ٭

مرہٹہ سلطنت کے زوال کے اسباب

مرہٹوں کے زوال کے اسباب حسب ذیل تھے :۔

۱۔ نالائق جانشین۔ سیوا جی کے جانشین نالائق اور کمزور تھے۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا۔ جو تمام مرہٹوں کو متحد رکھ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سلطنت پیشوا نے سنبھال لی۔ لیکن صرف پہلے تین پیشوا زبردست تھے۔ باقی کے چار بہت نکمے ثابت ہوئے ٭

۲۔ جاگیری نظام۔ سیوا جی نے اپنے عہد میں فوجی افسروں کو جاگیریں عطا کرنے کا رواج قائم نہ کیا۔ وہ مقررہ تنخواہ دینا ہی کافی خیال کرتا تھا۔ لیکن بالاجی وشوا ناتھ نے جاگیریں دینا شروع کیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جاگیردار طاقت پا کر آزادی کا دعوے کرنے لگے۔ اور مرہٹہ اتحاد کمزور ہو گیا ٭

۳۔ خانہ جنگی۔ مرہٹہ سرداروں میں نفاق تھا۔ ان کا بہت

سا وقت باہمی جھگڑوں میں گذرا۔ انہیں وسعت سلطنت اور استحکام حکومت کی طرف توجہ دینے کا موقع ہی نہ ملا۔ رگھوبا اور مادھو راؤ نرائن کی خانہ جنگی بھی ان کے زوال کا باعث ہوئی +

۴۔ پانی پت کی تیسری لڑائی۔ پانی پت کی تیسری لڑائی کی شکست سے مرہٹہ اقتدار خاک میں مل گیا۔ اور ان کی فوجی طاقت کمزور ہو گئی +

۵۔ مفتوح رعایا سے بدسلوکی۔ مفتوحہ علاقوں میں مرہٹوں کا طرز عمل نہایت سخت تھا۔ لوگ ان کی لوٹ مار سے بہت تنگ تھے۔ اس لئے ان کے پاؤں نہ جم سکے +

۶۔ یورپین اقوام کی رقابت۔ انگریزوں اور فرانسیسوں کی رقابت نے مرہٹوں کو متحد نہ ہونے دیا +

۷۔ انگریزوں کی پالیسی۔ پانی پت کی تیسری لڑائی کے بعد مرہٹوں کو انگریزوں سے واسطہ پڑا۔ اور نانا فرنویس کے بعد کوئی ایسا قابل مرہٹہ سردار نہ تھا۔ جو انگریزوں کی پالیسی کو سمجھتا۔ اس لئے انگریز جو تدبر اور جنگی قابلیت میں مرہٹوں سے افضل تھے۔ مرہٹوں کی ریاستوں پر ایک ایک کرکے قابض ہو گئے۔ اور پھر ان کے لئے سر اٹھانا ناممکن ہو گیا +

سِکھوں کا عروج

Q. Give a brief account of the rise of Sikhs and their political power in the Punjab.
(P. U 1923)

سوال۔ سکھوں کے عروج اور پنجاب میں ان کی سیاسی حالت
کا مختصر حال بیان کرو +

سکھ

سکھ پنجاب کی ایک بہادر اور جنگ جو قوم کا نام
ہے۔ اس کے بانی گورو نانک صاحب تھے۔ مدت تک
یہ لوگ صلح کُل مذہبی جماعت کی صورت میں رہے۔ لیکن
مغل بادشاہوں کے مظالم سے تنگ آ کر ایک فوجی فرقہ
میں تبدیل ہو گئے۔ یکے بعد دیگرے ان کے دس گورو ہوئے
ہیں +

۱۔ گورو نانک صاحب
۱۴۶۹ء سے ۱۵۳۸ء تک

سکھ مذہب کے بانی گورو نانک
دیو تھے۔ وہ ۱۴۶۹ء میں ننکانہ
صاحب (ضلع شیخوپورہ) میں پیدا
ہوئے۔ بچپن سے ہی آپ کی طبیعت خدا پرستی کی طرف
مائل تھی۔ چنانچہ تیس سال کی عمر میں گھر بار چھوڑ کر لوگوں
میں اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے نکلے۔ ہندوستان کے
علاوہ غیر ملکوں میں بھی گئے۔ ان کی تعلیم یہ تھی۔ کہ خدا ایک
ہے۔ ہر شخص بلا لحاظ مذہب و ملت اس کی عبادت کر کے
نجات پا سکتا ہے۔ ذات پات فضول ہے۔ آپ کی صلح کُل تعلیم

سے متاثر ہو کر کئی لوگ ان کے پیرو ہو گئے۔ جن کو سکھ کہتے ہیں۔ اخیر عمر میں آپ نے کرتار پور ضلع گورداسپور میں سکونت اختیار کی۔ اور ۱۵۳۸ء میں ستر سال کی عمر پا کر وفات پائی +

۲ - گورو انگد صاحب
۱۵۳۸ء سے ۱۵۵۲ء تک

آپ گورو نانک کے چیلے تھے۔ ان کی وفات پر گدی پر بیٹھے۔ انہوں نے گورمکھی حروف بنا کر گورو نانک صاحب کی سوانح عمری تیار کروائی +

۳ - گورو امر داس صاحب
۱۵۵۲ء سے ۱۵۷۴ء تک

آپ گورو انگد صاحب کے چیلے تھے۔ ان کی وفات پر گدی پر بیٹھے۔ آپ نے ذات پات کی تمیز کو ہٹانے کے لئے گورو کا لنگر جاری کیا۔ مختلف علاقوں میں سکھ مت کی اشاعت کے مرکز بنا کر وہاں اپنے پرچارک مقرر کئے۔ گوندوال ضلع امرت سر میں باؤلی تعمیر کروائی +

۴ - گورو رام داس صاحب
۱۵۷۴ء سے ۱۵۸۱ء تک

آپ گورو امر داس صاحب کے داماد تھے۔ ان کی وفات پر گدی پر بیٹھے۔ آپ کو اکبر نے پانسو بیگھہ زمین جاگیر عطا کی۔ جہاں انہوں نے شہر امرت سر کی بنیاد ڈالی۔ اور بڑا بھاری تالاب کھدوایا۔ اور اس کے درمیان گوردوارہ ہرمندر صاحب (گولڈن ٹمپل) تعمیر کروایا۔ اس کا بنیادی پتھر ایک مسلمان فقیر میانمیر کے دست مبارک سے رکھوایا گیا +

۵۔ گورو ارجن دیو صاحب
۱۵۸۱ء سے ۱۶۰۶ء تک

آپ گورو رام داس صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ نے تالاب امرت سر کی تکمیل کروائی۔ اور امرت سر کو سکھوں کا مقدس مقام قرار دیا۔ آپ نے سری گورو گرنتھ صاحب مرتب کیا۔ جس میں تمام گوروؤں کے اقوال مندرج ہیں۔ اور اسے سکھ اپنا گورو تسلیم کرتے ہیں۔ ترن تارن بھی آپ نے ہی بسایا تھا۔ پنجاب کے وزیر مال چندو نے اپنی لڑکی کا ناطہ گورو ارجن دیو کے صاحبزادے سے کرنا چاہا۔ لیکن آپ نے اس کے غرور کی وجہ سے ٹھکرا دیا۔ اس لئے وہ ان کا دشمن جان بن گیا۔ آپ نے شہزادہ خسرو کو ایام بغاوت میں پناہ دی۔ اس لئے بادشاہ نے آپ پر دو لاکھ روپیہ جرمانہ کیا۔ جو ادا نہ کیا گیا۔ اس پر بادشاہ نے آپ کو بلا کر چندو شاہ کے سپرد کر دیا۔ جس نے انہیں سخت اذیتیں دے کر شہید کر دیا۔ قلعہ لاہور کے پاس گوردوارہ ڈیہرہ صاحب آپ کی یادگار ہے۔

اب سکھوں کی تین امتیازی چیزیں ظہور میں آ گئیں۔ اوّل گورمکھی حروف۔ دوئم مقدس مقام یعنی امرت سر۔ سوئم مقدس کتاب یعنی سری گورو گرنتھ صاحب۔ گویا ایک نئی قوم کے پیدا ہونے کے اسباب مہیا ہو گئے۔

۶۔ گورو ہر گوبند صاحب
۱۶۰۶ء سے ۱۶۴۵ء تک

آپ گورو ارجن دیو کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات پر گدی پر بیٹھے۔ آپ نے چندو شاہ کو قتل کر کے اپنے باپ کا بدلہ لیا۔ جہانگیر نے آپ کو

بارہ سال قلعہ گوالیار میں نظر بند رکھا۔ جب رہا ہوئے۔ تو ضروریاتِ وقت کا خیال کر کے سکھوں کو مسلح ہونے کا حکم دیا۔ اور کچھ فوج بھی نوکر رکھ لی۔ امرت سر میں عدل و انصاف کے لئے اکال تخت تعمیر کروایا۔ انہیں تین بار مغلوں سے لڑنا پڑا۔ ہر بار فتح پائی +

۷۔ گورو ہر رائے صاحب

۱۶۴۵ء سے ۱۶۶۱ء تک

یہ گورو ہر گوبند صاحب کے پوتے تھے۔ دادا کی وفات کے بعد گورو مقرر ہوئے۔ دارا شکوہ آپ کا معتقد تھا۔ آپ کے عہد میں سکھوں کی فوجی طاقت کو عروج ہوا +

۸۔ گورو ہر کشن صاحب

۱۶۶۱ء سے ۱۶۶۴ء تک

آپ گورو ہر رائے صاحب کے صاحبزادے تھے۔ بچپن میں ہی چیچک کی بیماری سے انتقال کر گئے +

۹۔ گورو تیغ بہادر صاحب

۱۶۶۴ء سے ۱۶۷۵ء تک

آپ چھٹے گورو ہر گوبند صاحب کے سپوت تھے۔ ان کے عہد میں سکھ مضبوط اور منظم ہو رہے تھے۔ اس لئے اورنگ زیب نے سیاسی امور کو مدِ نظر رکھ کر انہیں دہلی میں طلب کیا۔ اور قتل کروا دیا۔ آپ کی شہادت نے سکھوں میں نئی روح پھونک دی +

۱۰۔ گورو گوبند سنگھ صاحب

۱۶۷۵ء سے ۱۷۰۸ء تک

آپ ۱۶۶۰ء میں پٹنہ میں گورو تیغ بہادر کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے سکھوں کو امرت پلا کر ان میں

مذہبی اور سیاسی جوش بھر دیا۔ اور سکھ قوم کو خالصہ نام دے کر انہیں ایک جنگ جو فرقہ بنا دیا۔ آپ نے کئی راجاؤں اور مغلوں سے لڑائیاں لڑیں۔ جن میں آپ کے چار صاحبزادے اور کئی جان نثار سکھ مارے گئے۔ ۱۷۰۶ء میں آپ دکن میں چلے گئے۔ ۱۷۰۸ء میں ابچل نگر یا ناندیڑ (سکھ اسے حضور صاحب کہتے ہیں) میں ایک پٹھان ملازم نے انہیں قتل کر دیا +

بندہ بہادر یہ ریاست پونچھ کا ڈوگرہ راجپوت تھا۔ اصلی نام لچھمن دیو تھا۔ آغاز جوانی میں ہی دُنیا کو ترک کر کے فقیر بن گیا تھا۔ اور دریائے گوداوری کے کنارے ڈیرہ لگایا۔ جب گورو گوبند سنگھ صاحب دکن میں گئے۔ تو انہوں نے اسے امرت پلا کر اس کا نام گوربخش سنگھ رکھا۔ اور اسے سکھوں کا فوجی لیڈر مقرر کیا۔ اس نے مغلوں پر کئی چھاپے مارے۔ سرہند کے گورنر کو قتل کر کے شہر سرہند کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اس کے بعد لاہور تک کا علاقہ فتح کر کے دہلی کے گرد و نواح میں حملے کرنے شروع کئے۔ لیکن بہادر شاہ کے عہد میں سکھوں کو سرمور کی پہاڑیوں میں پناہ لینی پڑی۔ اس کے بعد بندہ بہادر نے سکھ مت میں کچھ ترمیم کرنی پڑی۔ اس لئے سکھوں میں نفاق پڑ گیا۔ ۱۷۱۶ء میں بندہ بہادر آٹھ سو ہمراہیوں سمیت گرفتار ہو گیا۔ اور فرخ سیر نے انہیں نہایت بے رحمی سے دہلی میں قتل کروا دیا +

سکھوں کا سیاسی عروج بندہ بہادر کے بعد سکھوں کا

کوئی لیڈر نہ رہا۔ میر معین الملک صوبہ دار پنجاب نے سکھوں پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اس لئے وہ پہاڑوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں کے بعد جب پنجاب میں بد امنی پھیلی ہوئی تھی۔ تو سکھ پہاڑوں سے نکل آئے۔ اور چھوٹے چھوٹے جتھے بنا کر حکمرانوں سے لڑائی کرنے لگے۔ تیس سال کے عرصہ میں کئی سکھ سرداروں نے پنجاب میں کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کر لیں۔ یہ سکھ جتھے (خاندان) مثلوں کے نام سے مشہور تھے۔ یہ مثلیں ضرورت کے وقت مسلمانوں کے مقابلہ میں متحد ہو جاتی تھیں۔ بارہ مثلوں کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) بھنگی (۲) کنھیا (۳) رام گڑھیا (۴) آہلو والیہ (۵) ڈلیوالی (۶) نشان والی (۷) سنگھ پوریاں (۸) کروڑی (۹) شہیدی (۱۰) پھول کی (۱۱) نکئی (۱۲) سکرچکیہ +

سکرچکیہ مثل کا بانی سردار چڑت سنگھ تھا۔ اس کے بیٹے مہاں سنگھ نے اس مثل کو طاقتور بنایا۔ گوجرانوالہ اس کی راجدھانی تھی۔ مہاں سنگھ کے بیٹے رنجیت سنگھ نے باقی مثلوں کو فتح کرکے پنجاب میں سکھ سلطنت کی بنیاد ڈالی +

مہاراجہ رنجیت سنگھ

Q. Give a brief account of the career, work, and administration of Maharaja Ranjit Singh. Also explain the relations between him and the British Government. (P. U. 1929, 33, 40) **(Important)**

سوال - مہاراجہ رنجیت سنگھ کی زندگی - کام اور نظام سلطنت کا مختصر حال بیان کرو - اور مہاراجہ رنجیت سنگھ اور برٹش گورنمنٹ کے مابین تعلقات کا بھی ذکر کرو +

مہاراجہ رنجیت سنگھ
پیدائش ۱۷۸۰ء وفات ۱۸۳۹ء

بچپن - مہاراجہ رنجیت سنگھ ۲ نومبر ۱۷۸۰ء کو گوجرانوالہ میں سردار مہاں سنگھ کے گھر پیدا ہوا - ابھی اس کی عمر بارہ سال کی تھی - کہ باپ مر گیا - اور رنجیت سنگھ اکبر - سیواجی اور حیدر علی کی طرح لکھنے پڑھنے سے محروم رہا - لیکن اس نے اپنی مثل کو قابو میں رکھا +

شادی - رنجیت سنگھ کی شادی کنہیا مثل کے سردار گوربخش سنگھ کی لڑکی مہتاب کور سے ہوئی - اس طرح اس کی سیاسی طاقت بڑھ گئی +

فتوحات - ۱۷۹۹ء میں رنجیت سنگھ نے شاہ زمان والئے افغانستان کی چند توپیں جو دریائے جہلم کی طغیانی کی وجہ سے اپنے ہمراہ نہ لے جا سکا تھا - اسے بھجوا دیں - اس خدمت کے بدلے رنجیت سنگھ نے اس کی اجازت سے لاہور پر قبضہ کیا - ۱۸۰۲ء میں اس نے بھنگی مثل کے علاقہ امرت سر پر قبضہ کر لیا - ۱۸۰۹ء تک وہ دریائے ستلج تک حدود سلطنت کو وسیع کرنے میں کامیاب ہو گیا +

اب رنجیت سنگھ نے دریائے ستلج اور دریائے جمنا کے درمیانی علاقے کو اپنے قبضہ میں لانا چاہا - لیکن پٹیالہ - نابھہ اور جیند وغیرہ کے راجاؤں نے مل کر لارڈ منٹو سے حفاظت کے لئے التجا کی - لارڈ منٹو بھی رنجیت سنگھ جیسے زبردست حاکم

کے ساتھ اپنی حدود ملانا پسند نہ کرتا تھا۔ اس لئے اس نے سر چارلس مٹکاف کو سفیر بنا کر رنجیت سنگھ کے پاس بھیجا۔ ۱۸۰۹ء میں انگریزوں اور مہاراجہ کے درمیان عہد نامہ امرت سر مرتب ہؤا۔ جس کی رُو سے دریائے ستلج مہاراجہ کی سلطنت کی مشرقی حد قرار پایا اور مہاراجہ جتنا عرصہ زندہ رہا۔ اس عہدنامہ پر کاربند رہا ✤

پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دوسری اطراف میں اپنی سلطنت کو وسیع کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ۱۸۱۳ء میں قلعہ اٹک۔ ۱۸۱۷ء میں ملتان۔ ۱۸۱۹ء میں کشمیر۔ ۱۸۲۱ء میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ڈیرہ غازی خاں۔ ۱۸۳۷ء میں پشاور فتح کیا۔ سردار ہری سنگھ نلوہ نے قلعہ جمرود فتح کیا۔ اس طرح رنجیت سنگھ نے ایک مضبوط خالصہ حکومت قائم کر لی ✤

وفات۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے جون ۱۸۳۹ء میں وفات پائی ✤

نظامِ سلطنت

مہاراجہ خود مختار حکمران تھا۔ اور سلطنت کے تمام کاروبار اس کے اپنے ہاتھ میں تھے۔ لیکن صلاح و مشورہ کے لئے قابل وزیر رکھتا تھا۔ اس کے عہد میں رعایا خوشحال تھی۔ اور ملک میں امن و امان تھا ✤

۱۔ **صوبائی نظام**۔ (۱) رنجیت سنگھ کی سلطنت میں چار صوبے تھے۔ لاہور۔ کشمیر۔ پشاور اور ملتان۔ ہر صوبے میں کئی پرگنے یا ضلعے اور ہر ضلعے میں کئی تعلقے یا تحصیلیں تھیں۔

تعلقے کا افسر کاردار کہلاتا تھا۔ جو آجکل کے تحصیلداروں کی طرح مقدمات کے فیصلے اور مالیہ کی وصولی کا کام کرتا تھا +

(۲) دیہاتوں میں پنچائیتیں۔ قصبوں میں کاردار اور شہروں میں ناظم فیصلے کرتے تھے۔ لاہور کی اعلےٰ عدالت میں مہاراجہ کے پاس اپیلوں کی شنوائی ہوتی تھی +

(۳) سنگین جرائم کی حالت میں کوڑے لگانے یا جسمانی اعضاء کاٹنے کی سزا دی جاتی تھی +

۲ - فوجی نظام۔ رنجیت سنگھ نے زبردست فوج تیار کی تھی۔ اور اس کو یورپین طریقے پر پریڈ سکھائی۔ فوج کو تربیت دینے کے لئے اس نے فرانسیسی اور اطالوی افسر ملازم رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے سکھ فوج کو تمام جنگی اوصاف سے بہرہ ور کر دیا تھا۔ توپیں ڈھالنے کا کارخانہ بھی قائم تھا۔ اس کے فوجی افسروں میں سردار ہری سنگھ نلوہ بڑا بہادر اور جنگ آزما جرنیل تھا +

۳ - مالی نظام۔ حکومت کی آمدنی کا دار و مدار مالیہ زمین پر تھا۔ جس کی شرح زمینوں کی حیثیت کے مطابق کم از کم پیداوار کا چھٹا حصہ اور زیادہ سے زیادہ نصف ہوتی تھی۔ جرمانے اور ٹیکس بھی خالصہ خزانے میں جمع ہوتے تھے +

چال چلن مہاراجہ رنجیت سنگھ بڑا مدبّر اور دُور اندیش تھا۔ گو وہ اَن پڑھ تھا۔ لیکن انسانی رہنمائی۔

فنون سپہ گری اور ملکی بندوبست کی بہترین صفات کا مالک تھا۔ وہ غیر متعصب تھا۔ ہندو۔ مسلمان۔ سکھ سب اس کی نظر میں یکساں تھے۔ ملازمتیں دینے میں ہندو مسلمان کی تمیز روا نہ رکھتا تھا۔ اس کے درباریوں میں فقیر عزیز الدین۔ راجہ دینا ناتھ۔ گلاب سنگھ۔ دھیان سنگھ اور دیوان ساون مل جیسے وفادار اور دیانت دار افسر تھے۔ وہ مردم شناسی میں خاص ملکہ رکھتا تھا۔ اس نے اپنی قابلیت سے سکھ قوم کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو یک جا کیا۔ اس کی انتظامی قابلیت اور جنگجویانہ اوصاف کے باعث اسے "شیر پنجاب" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے +

مہاراجہ اور انگریزوں کے تعلقات

۱۔ ۱۸۰۹ء میں عہد نامہ امرتسر ہوا۔ جس کی رُو سے مہاراجہ کی سلطنت کی مشرقی حد دریائے ستلج قرار پایا +

۲۔ ۱۸۱۱ء میں لارڈ منٹو اور رنجیت سنگھ نے ایک دُوسرے کو تحائف نذر کئے +

۳۔ ۱۸۲۳ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بیٹے کھڑک سنگھ کی شادی کے موقع پر جرنیل اخترلونی آیا +

۴۔ ۱۸۳۱ء میں ایک انگریز ایجنٹ نے شاہ انگلستان کی طرف سے مہاراجہ کو گھوڑے نذر کئے +

۵۔ ۱۸۳۱ء میں لارڈ ولیم بنٹنک نے مہاراجہ کے ساتھ روپڑ میں ملاقات کی +

۶۔ ۱۸۳۷ء میں کنور نونہال سنگھ کی شادی پر کمانڈر انچیف

سر ہنری فین تشریف لایا +

مہاراجہ کے بعد کی حالت

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد کوئی ایسا قابل شخص نہ نکلا۔جو سلطنت کو سنبھال سکتا۔ اس لئے پنجاب میں برچھا گردی پھیل گئی۔قتل و خون کا بازار گرم ہو گیا۔ پانچ سال کے عرصے میں تین جانشین اور تین چار وزیر مارے گئے۔ جو وزیر طاقت ور ہوتا وہی فوج کو لالچ دے کر اس سے من مانی کارروائیاں کرواتا۔اور وہ فوج جس کی مدد سے رنجیت سنگھ نے اپنی سلطنت کو وسیع کیا تھا۔بلائے جان ہو گئی۔نتیجہ یہ ہوا۔کہ نو دس سال کے عرصہ میں ہی خالصہ راج کا خاتمہ ہو گیا +

انگریزوں کا زمانہ

یورپین اقوام کی آمد

واسکو ڈی گاما واسکو ڈی گاما ایک پرتگیز جہازران تھا۔ جو افریقہ کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا راس امید سے گذر کر ساحل مالابار پر کالی کٹ کی بندرگاہ میں پہنچا۔ کالی کٹ کا راجہ زمورن اس سے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ اور اس کو چند تجارتی مراعات عطا کیں ۔ (P. U 1924, 28)

پرتگیز پرتگیزوں نے جنوبی ساحل پر چند کوٹھیاں بنائیں۔ ان کا پہلا وائسرائے فرانسسکو المیڈا تھا۔ وہ ہندوستان کے ساحل پر بحری اقتدار قائم کرنا چاہتا تھا۔ اس کی اس پالیسی کو "بلیو واٹر" کہا جاتا ہے۔ دوسرا وائسرائے البوقرق (Albuquerque) تھا۔ یہ ہند میں پرتگیزی حکومت کا بانی خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے گوا۔ ملکا۔ ہرمز (واقع خلیج فارس) کو فتح کیا۔ ۱۵۱۵ء میں واپس گیا ۔

سولھویں صدی کے دوران میں ان کا ستارہ عروج پر

تھا۔ سترھویں صدی کے آغاز میں ان کو زوال آیا۔ اس کی وجوہات حسب ذیل ہیں :-

(۱) البوقرق کے نالائق جانشین (۲) رعایا کو زبردستی عیسائی بنانا (۳) ریاست وجے نگر کی تباہی (۴) سپین اور پرتگال کا اتحاد (۵) ولندیزوں اور انگریزوں کی رقابت ؛

آج کل گوا۔ دمن اور دیو پرتگیزوں کے پاس ہیں۔ کل آبادی ۵ لاکھ ہے ؛

ڈچ یا ولندیز اہل ہالینڈ نے بھی ۱۶۰۲ء میں ایک تجارتی کمپنی بنائی۔ ان کی اصلی غرض گرم مسالوں کی نفع بخش تجارت پر قبضہ کرنا تھا۔ اس لئے یہ لوگ مجمع الجزائر مشرقی میں کوشاں رہے۔ ان کا دارالخلافہ بیٹویا (جزیرہ جاوا) تھا۔ ہندوستان میں ان کی چند کوٹھیاں تھیں۔ اور دریائے ہگلی کے کنارے چنسرا ان کا تجارتی مرکز تھا۔ انگریزوں نے ان کے ہندی مقبوضات پر قبضہ کر لیا ؛

Q. Give the origin of the British East India Company and describe the early English Settlements.

سوال۔ برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کے آغاز اور اس کی ابتدائی بستیوں کا حال بیان کرو ؛

برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی آغاز۔ ۱۵۸۸ء میں جب ہسپانیہ کا جنگی بیڑہ آرمیڈا تباہ ہو گیا۔ تو راس امید کے راستے انگریزوں کے لئے سفر کرنا ممکن ہو گیا۔ اس لئے لندن کے تاجروں نے مل کر ۱۶۰۰ء

ہیں ملکہ الزبتھ کے عہد میں برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد ڈالی۔ انہوں نے پہلے پہل مجمع الجزائر مشرقی میں کام کا آغاز کیا۔ لیکن وہاں ولندیزوں کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ اِس لئے مجبور ہو کر ہندوستان کا رُخ کیا۔ یہاں پرتگیزوں کی طاقت کمزور تھی۔ اس لئے انہیں ہندوستانی تجارت سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل گیا۔ اور یہی تجارت ہند میں حکومت کرنے کا باعث بنی۔ دُنیا کی تاریخ میں اور کوئی ایسی مثال نہیں ملتی +

۱۶۰۸ء میں کپتان ہاکنس ایک تجارتی جہاز لے کر سُورت آیا۔ اور تجارتی حقوق حاصل کرنے کے لئے جہانگیر کے دربار میں گیا۔ لیکن پرتگیزوں کی مخالفت کے باعث ناکام رہا۔ اور ۱۶۱۲ء میں انگریزوں نے سوالی کی بحری لڑائی میں پرتگیزوں کو شکست دی۔ جس سے ان کی طاقت جاتی رہی +

ابتدائی بستیاں۔ ۱۶۱۵ء میں جیمز اوّل شاہ انگلستان نے سر طامس رو کو سفیر بنا کر جہانگیر کے دربار میں بھیجا۔ وہ وہاں تین سال ٹھہرا۔ اور کمپنی کے لئے تجارتی مراعات اور حقوق حاصل کئے +

۱۶۳۶ء میں ڈاکٹر باٹن نے شاہجہان کی بیٹی جہاں آرا بیگم کا علاج کرنے کے صلے میں ہگلی اور بالاسور میں تجارتی کوٹھیاں کھولنے کی اجازت حاصل کی +

۱۶۳۹ء میں چندرگری کے راجہ سے کمپنی نے زمین کا ایک ٹکڑا (۶ میل × ۱ میل) خریدا۔ جہاں آج کل مدراس آباد ہے۔ اور وہاں قلعہ سینٹ جارج تعمیر کروایا +

۱۶۶۱ء میں چارلس دوم شاہ انگلستان نے جزیرہ بمبئی جو اسے اپنی ملکہ کیتھرائن کے جہیز میں شاہ پرتگال کی طرف سے ملا تھا۔ کمپنی کو دس پونڈ سالانہ کرائے پر دے دیا۔ اب کمپنی نے سورت کی بجائے بمبئی کو اپنا تجارتی صدر مقام قرار دیا +

۱۶۹۰ء میں انگریزوں نے دریائے ہگلی کے کنارے ایک کارخانہ کھولا۔ یہ مقام ترقی پا کر کلکتہ بن گیا۔ وہاں ۱۶۹۷ء میں قلعہ فورٹ ولیم تعمیر کیا گیا +

۱۶۹۸ء میں انگریز تاجروں نے ایک اور کمپنی بنائی۔ اس سے دونوں کمپنیوں کو نقصان پہنچا۔ اس لئے ۱۷۰۲ء میں دونوں کو متحد کیا گیا۔ اور ۱۷۰۸ء میں ان کے اختلافات مٹ گئے +

فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی

اہل فرانس نے ۱۶۶۴ء میں اپنی تجارتی کمپنی بنائی اور سورت۔ مچھلی پٹم۔ پانڈی چری۔ چندر نگر۔ ماہی۔ کاریکل ان کے تجارتی مرکز تھے۔ ان کا پہلا گورنر ڈوما تھا۔ پھر ڈوپلے مقرر ہوا۔ ۱۷۴۳ء میں یورپ میں انگریزوں اور فرانسیسوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی۔ اس لئے ہندوستان میں بھی ان کے درمیان لڑائی کا نقشہ جم گیا۔ جس میں فرانسیسی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔ آج کل ہندوستان میں ان کے مقبوضات یہ ہیں:۔

(۱) پانڈی چری (۲) کاریکل (۳) ماہی (۴) چندر نگر (۵) ینانؔوں +

انگریزوں اور فرانسیسوں کی باہمی رقابت

Q. Describe briefly the struggle between the English and the French in the Deccan in the 18th century. (P. U. 1919, 21) (Important)

سوال۔اٹھارھویں صدی میں انگریزوں اور فرانسیسوں کے درمیان دکن میں جو لڑائیاں ہوئیں۔ان کا مختصر حال بیان کرو۔

لڑائیوں کا سبب

اٹھارھویں صدی میں ان دونو قوموں کے درمیان لڑائیوں کی اصل وجہ ان کی تجارتی رقابت تھی۔تقریباً بیس سال تک ان میں جنگ کا بازار گرم رہا۔ان لڑائیوں کو کرناٹک کی تین لڑائیوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

کرناٹک کی پہلی لڑائی

۱۷۴۶ء سے ۱۷۴۸ء تک

وجہ۔۱۷۴۲ء میں یورپ میں انگریزوں اور فرانسیسوں کو آسٹریا کی جنگ تخت نشینی میں ایک دوسرے کے خلاف لڑنا پڑا۔اس لئے ہندوستان میں یہ لڑائی پر تل گئے۔

مشہور واقعات۔۱۔۱۷۴۶ء میں فرانسیسی امیرالبحر لابورڈو نے مدراس فتح کر لیا۔

۲۔انورالدین نواب کرناٹک چاہتا تھا۔کہ مدراس فتح کرکے میرے حوالے کیا جائیگا۔لیکن جب ایسا ہوتا نہ دیکھا۔تو اس نے دس ہزار فوج اپنے بیٹے کو دے کر مدراس پر حملہ کرنے کی غرض سے بھیجا۔جسے

سینٹ تھوم کے مقام پر شکست ہوئی +

۳- فرانسیسوں نے قلعہ سینٹ ڈیوڈ پر حملہ کیا۔ لیکن ناکام رہے۔ اس کے بعد انگریزوں کو کمک آ گئی۔ اور انہوں نے پانڈی چری کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنا پڑا +

نتیجہ۔ ۱- ۱۷۴۸ء میں یورپ میں عہدنامہ ایکس لاشیپل کی رو سے صلح ہو گئی۔ اس لئے ہندوستان میں بھی صلح ہو گئی +

۲- اہلِ ہند کے دلوں میں فرانسیسی شجاعت کا سکہ بیٹھ گیا +

کرناٹک کی دوسری لڑائی
۱۷۴۹ء سے ۱۷۵۵ء تک

وجہ۔ ۱۷۴۸ء میں آصف جاہ نظام الملک والئے حیدر آباد دکن نے وفات پائی۔ اس کے بعد تخت کے دو دعویدار پیدا ہو گئے۔ ایک اس کا بیٹا ناصر جنگ دوسرا اس کا نواسہ مظفر جنگ۔ انہی دنوں میں کرناٹک کے نواب انورالدین کے خلاف سابق نواب کرناٹک کا داماد چندا صاحب بھی تخت کا دعویدار کھڑا ہو گیا۔ مظفر جنگ اور چندا صاحب نے ڈوپلے سے مدد مانگی اور اس نے دونوں کو امداد دینے کا وعدہ کیا +

مشہور واقعات۔ ۱- فرانسیسی جرنیل بُسے کے ماتحت مظفر جنگ اور چندا صاحب کی فوجوں نے انورالدین کو امبر کے مقام پر شکست دی۔ جس میں انورالدین مارا گیا۔ اس کا بیٹا محمد علی ترچناپلی میں جا کر پناہ گزین ہوا۔ اور چندا صاحب کو نواب کرناٹک بنایا گیا +

اب انگریزوں نے خیال کیا۔ کہ اگر محمد علی نے فرانسیسوں کی اطاعت قبول کر لی۔ تو فرانسیسوں کا اقتدار دکن میں بڑھ جائیگا۔ اس لئے وہ محمد علی اور ناصر جنگ کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے ÷

۲۔ ناصر جنگ نے انگریزی سپاہ کی مدد سے مظفر جنگ کو گرفتار کر لیا۔ اب بُسے حیدر آباد کی طرف بڑھا۔ اور وہ کامیاب رہا۔ ناصر جنگ مارا گیا۔ اور مظفر جنگ نواب حیدر آباد بنایا گیا۔ لیکن ۱۷۵۱ء میں سپاہیوں نے اس کو قتل کر دیا۔ اِس لئے بُسے نے اس کے بیٹے صلابت جنگ کو تخت نشین کیا ÷

۳۔ محاصرہ ارکاٹ۔ ان فتوحات سے ڈوپلے کا اقتدار دکن میں بڑھ گیا۔ کیونکہ اس کے دو دوست حیدر آباد اور کرناٹک کے نواب تھے۔ دونوں نے اس کو جنوبی ہند کا گورنر تسلیم کیا۔ لیکن قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔ انہی دنوں رابرٹ کلائو نے اعلےٰ قابلیت کا ثبوت دیا۔ اس نے سوچا۔ کہ محمد علی کو فرانسیسوں کے محاصرہ سے رہائی دلانے کا بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ کرناٹک کے دارالخلافہ ارکاٹ پر حملہ کیا جائے۔ تاکہ چندا صاحب دارالخلافہ کی حفاظت کی خاطر ترچناپلی کا محاصرہ چھوڑ دے۔ چنانچہ اس نے دو سو انگریز اور تین سو ہندوستانی سپاہی لے کر ارکاٹ پر ۱۷۵۱ء میں قبضہ کر لیا۔ چندا صاحب نے یہ خبر سنتے ہی اپنے بیٹے رضا صاحب کو فوج دے کر مقابلہ کے لئے بھیجا۔ اس نے ارکاٹ

کا محاصرہ کر لیا۔ کلاؤ نے ۵۳ دن تک شہر کو بچائے رکھا۔ اس کے بعد مدراس سے کمک آ گئی۔ اور رضا صاحب کو محاصرہ اٹھا لینا پڑا۔ پھر کلاؤ نے اس کا تعاقب کرکے ارنی کے مقام پر اسے شکست دی۔ پھر کلاؤ تہ چناپلی کی طرف بڑھا۔ چندا صاحب محاصرہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس نے اپنے آپ کو راجہ تنجور کے حوالے کیا۔ لیکن دھوکا سے قتل کر دیا گیا۔ اب انگریزوں نے محمد علی کو نواب کرناٹک مقرر کیا۔ اس کے بعد انگریز اور فرانسیسی ڈیڑھ دو سال تک لڑتے رہے۔

نتیجہ۔ ۱۷۵۵ء میں طرفین میں صلحنامہ پانڈی چری ہوا۔ جس کی رُو سے :۔

۱۔ انہوں نے مفتوحہ علاقے واپس کر دئے۔
۲۔ انہوں نے اقرار کیا۔ کہ آئندہ دیسی ریاستوں کے معاملات میں دخل نہ دینگے۔
۳۔ محمد علی کو نواب کرناٹک تسلیم کیا گیا۔
۴۔ فرانسیسی اقتدار کو سخت دھکا لگا۔

کرناٹک کی تیسری لڑائی
۱۷۵۸ء سے ۱۷۶۳ء تک

وجہ۔ ۱۷۵۶ء میں یورپ میں انگلستان اور فرانس کے درمیان جنگ ہفت سالہ چھڑی۔ اس لئے ہندوستان میں بھی دونوں قوموں نے اعلانِ جنگ کر دیا۔

مشہور واقعات۔ ۱۔ ۱۷۵۸ء میں کونٹ ڈی لالی فرانسیسی مقبوضات کا گورنر مقرر ہو کر ہند میں آیا۔ اس نے

پانڈی چری آتے ہی قلعہ سینٹ ڈیوڈ فتح کر لیا۔اور مدراس پر حملہ کرنے کے لیئے بُسّے کو حیدر آباد سے بلُایا۔ بُسّے کا حیدر آباد چھوڑ کر آنا بڑی بھاری غلطی تھی۔ کیونکہ اس کی غیر حاضری میں انگریزوں نے شمالی سرکار پر قبضہ کر لیا۔اور نظام صلابت جنگ بھی انگریزوں کی سرپرستی میں آ گیا *

۲۔اس کے بعد لالی اور بُسّے نے مدراس کا محاصرہ کر لیا۔لیکن فرانسیسی کمک نہ پہنچ سکی۔اس لئے ۱۷۵۹ء میں انہیں محاصرہ اٹھانا پڑا *

۳۔ ۱۷۶۰ء میں انگریزی جرنیل سر آئر کوٹ نے فرانسیسیوں کو وندواش کے مقام پر شکست فاش دی۔اور لالی گرفتار ہوُا *

۴۔ ۱۷۶۱ء میں پانڈی چری بھی فرانسیسی قبضہ سے نکل گیا *

نتیجہ۔ ۱۷۶۳ء میں صلحنامہ پیرس کی رُو سے یوُرپ میں جنگِ ہفت سالہ ختم ہوئی۔اور ہندوستان میں لڑائی کا خاتمہ ہو گیا *

۱۔پانڈی چری اور چندر نگر فرانسیسیوں کو واپس مل گئے۔ لیکن اس شرط پر کہ وہاں کوئی قلعہ یا فصیل تعمیر نہ کریں *

۲۔ہندوستان سے فرانسیسی طاقت اور رسُوخ کا جنازہ نکل گیا *

Q. Account for the success of the English and the failure of the French in their struggle for

supremacy in the Deccan. (P. U. 1932)
(V. Important)

سوال - دکن میں انگریزوں اور فرانسیسوں کی کش مکش میں انگریزوں کی کامیابی اور فرانسیسوں کی ناکامی کے اسباب بیان کرو ؟

انگریزوں کی کامیابی اور فرانسیسوں کی ناکامی کے اسباب

اس باہمی کش مکش میں انگریزوں کی کامیابی کی وجوہات حسب ذیل ہیں :-

۱ - بحری طاقت - انگریزوں کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ ان کی زبردست بحری طاقت تھی - وہ تمام بحری راستوں پر قابض تھے - اس لئے اپنے جہازوں کے ذریعے سے بوقت ضرورت آدمی - رسد اور سامان جنگ جہاں چاہتے لے جا سکتے تھے - لیکن فرانسیسی جنگ ہفت سالہ میں اپنی بحری طاقت کھو چکے تھے ؟

۲ - گورنمنٹ کی امداد - انگریزی کمپنی ایک خود مختار جماعت نہ تھی - پھر بھی اس کے حصہ دار اس کی ترقی میں کوشش کرتے تھے - اور حکومت بھی ضرورت کے وقت اس کی مدد کرتی تھی - لیکن فرانسیسی کمپنی حکومت فرانس کی ایک شاخ تھی - اور اس کے لئے حصہ دار کاروبار میں دلچسپی نہ لیتے تھے - فرانسیسی حکومت بھی مالی کمزوری کی وجہ سے امداد کرنے سے قاصر تھی +

۳ - بنگال پر انگریزی قبضہ - ۱۷۵۷ء میں انگریز بنگال جیسے زرخیز اور مالدار صوبہ پر قابض ہو چکے تھے - اس لئے

ضرورت کے وقت آدمی اور سامان رسد مہیّا کر سکتے تھے۔ لیکن فرانسیسی اس نعمت سے محروم تھے۔ان کے پاس کوئی ایسا علاقہ موجود تھا۔

۴۔ تجارتی مقصد۔انگریزوں نے ہمیشہ اپنے سامنے تجارتی مقصد کو مدِنظر رکھا۔ انہوں نے کرناٹک کی لڑائیوں میں بھی اس امر کو نہ بھلایا۔ کہ وہ سوداگروں کی قوم سے ہیں۔اس لئے وہ دورانِ جنگ میں تجارت سے نفع کماتے رہے۔ لیکن فرانسیسوں نے اصلی راستہ سے بھٹک کر لڑائیوں میں روپیہ برباد کیا۔

۵۔ فرانسیسوں میں نفاق۔ انگریزوں نے ہمیشہ قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ لیکن فرانسیسی افسروں میں نفاق اور حسد تھا۔ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے۔

۶۔ فرانس گورنمنٹ کی بے پرواہی۔فرانسیسی افسر جو ہندوستان سے واپس جاتے تھے۔فرانسیسی گورنمنٹ ان کی قدر کرنے کی بجائے ان سے بُرا سلوک کرتی تھی۔ ڈوپلے کو ایسے موقع پر اس نے واپس بلایا۔جبکہ ہندوستان میں اس کی اشد ضرورت تھی۔ اور اُسے وہاں ذلیل کیا گیا۔ لالی کو مجرم قرار دے کر قتل کر دیا۔ لیکن انگریز افسر جب انگلینڈ میں واپس جاتے۔تو انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

۷۔اہم سیاسی غلطی۔کونٹ لالی کا بُسے کو حیدرآباد سے بلانا اس کی اہم سیاسی غلطی تھی۔کیونکہ بُسے کے چلے

جانے کے بعد انگریزوں نے شمالی سرکار پر قبضہ کر لیا۔
اور نظام انگریزوں سے مل گیا +

۸ - پٹ کی پالیسی۔ ولیم پٹ وزیر اعظم انگلستان کی پالیسی
سے انگریزوں کو ہند میں کامیابی نصیب ہوئی۔ اس
نے جنگ ہفت سالہ میں پرشیا کی کھلے دل سے
روپے کے ساتھ مدد کی۔ تاکہ وہ فرانسیسوں کو یورپ
میں ہی اپنے خلاف جنگ میں مصروف رکھیں۔ اور
ہندوستان میں مدد نہ بھیج سکیں +

Q. Write short notes on :—
1. Dupleix. (P. U. 1925, 37) (**Important**)
2. Count Lally. 3. Bussy.

سوال۔ مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو :۔
(۱) ڈوپلے (۲) کونٹ لالی (۳) بسے +

۱ - ڈوپلے

ڈوپلے فرانسیسی محب الوطن اور قوم پرست
تھا۔ ۱۷۴۱ء میں فرانسیسوں کے ہندوستانی
مقبوضات کا گورنر جنرل مقرر ہوا۔ یہ ہندوستان میں فرانسیسی
حکومت قائم کرنے کا بڑا خواہاں تھا۔ اپنی مطلب برآری
کے لئے اس نے دو کام کئے۔ اوّل اس نے دیکھا۔ کہ
ہندوستانیوں میں قومی اور حب الوطنی کا جذبہ نہیں۔ اور
وہ اپنے بھائیوں کے خلاف اہل یورپ کے دوش بدوش
لڑ سکتے ہیں۔ اس لئے اس نے اہل ہند کو بھرتی کر کے
انہیں فرانسیسی طریقے پر پریڈ سکھائی۔ دوم اس نے
ہندوستانی رئیسوں اور امیروں کے جھگڑوں میں دخل دے کر

ان کو بھی اپنی طرف کر لیا +

یہ بڑا مدبّر الوالعزم اور دانا تھا۔ اس نے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنی جوانی اپنی دولت اور اپنی زندگی صرف کر دی - اور ۱۷۵۱ء تک اس نے فرانسیسوں کو دکن کی سب سے زبردست طاقت بنا دیا۔ لیکن آخرکار اسے ناکامی ہوئی - کیونکہ :-

۱۔ وہ خود کلائیو جیسا مرد میدان نہ تھا (۲) اس کے ماتحتوں میں نفاق تھا (۳) گورنمنٹ نے اس کا ہاتھ نہ بٹایا (۴) ان کی بحری طاقت کمزور تھی +

حکومت فرانس نے اس کی خدمات کی قدر نہ کی - اس کو ۱۷۵۵ء میں واپس بلایا گیا اور بے عزت کیا گیا۔ چند سال مصیبت کی زندگی بسر کرکے پیسہ پیسہ کو ترستا ہوا فوت ہوا +

۲ - کونٹ لالی

یہ ڈوپلے کے بعد فرانسیسی مقبوضات کا گورنر مقرر ہوا۔ اس نے آتے ہی انگریزوں سے قلعہ سینٹ ڈیوڈ فتح کر لیا۔ پھر بسے کو حیدر آباد سے بلا کر سیاسی غلطی کا مرتکب ہوا۔ ۱۷۶۰ء میں بمقام وندواش اس نے شکست کھائی - اور گرفتار ہوا۔ فرانس گورنمنٹ نے اس کو پھانسی کی سزا دی +

۳ - بُسے

یہ قابل فرانسیسی جرنیل تھا۔ اس نے مظفر جنگ اور چندا صاحب کی خوب حمایت کی - شمالی سرکار بھی فتح کر لیا۔ لیکن لالی نے اس کو بلا لیا - تو یہ علاقہ انگریزوں نے سنبھال لیا۔ وندواش کی لڑائی میں

شکست کھا کر گرفتار ہؤا۔ اور جلدی ہی فوت ہو گیا +

انگریزی حکومت کا آغاز

Q. Give a brief account of the life of Siraj-ud-Daula.

سوال۔سراج الدولہ کی زندگی کا مختصر حال بیان کرو +

سراج الدولہ سراج الدولہ علی ویردی خاں نواب بنگالہ کا نواسہ تھا۔ ۱۷۵۶ء میں نواب بنا۔موقع اور مصلحت دیکھے بغیر انگریزوں سے اُلجھ پڑا۔کیونکہ (۱) انگریزوں نے فرانسیسوں کے خوف سے کلکتہ میں قلعہ فورٹ ولیم کی فیصلوں کو مضبوط کرنا شروع کیا۔ تو سراج الدولہ نے فصیلیں گرانے کا حکم دیا۔ لیکن انگریزوں نے انکار کر دیا۔(۲) ڈھاکہ کا ایک سوداگر کشن داس نواب کے خوف سے بھاگ کر انگریزوں کے پاس پناہ گزیں ہؤا۔جب نواب نے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ تو انگریزوں نے ٹھکرا دیا +

اس الجھنے کا نتیجہ ۱۷۵۷ء میں جنگ پلاسی کی صورت میں رونما ہؤا۔ سراج الدولہ کو شکست ہوئی۔ اور اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا +

Q. Write a short note on the Black Hole Tragedy.

سوال ۔ حادثہ بلیک ہول پر مختصر نوٹ لکھو +

حادثہ بلیک ہول
۱۷۵۶ء

جب انگریزوں نے سراج الدولہ کے مطالبات (قلعہ فورٹ ولیم کی فصیلیں گرانا اور کشن داس کی واپسی) کو ٹھکرا دیا۔ تو اس نے انگریزوں کی تجارتی کوٹھی قاسم بازار پر قبضہ کرکے کلکتہ پر حملہ کر دیا۔ وہاں سے کچھ انگریز تو جہاز میں سوار ہو کر بھاگ گئے۔ اور مختصر سی فوج ہالول کی زیر کمان رہ گئی۔ انہوں نے دو دن تک خوب مقابلہ کیا۔ آخر ہتھیار ڈال دئے۔ اور ۱۴۶ آدمی قید ہو گئے۔ نواب نے ان سب کو بیس فٹ مربع کوٹھی میں بند کر دیا۔ گرمی کا موسم تھا۔ صبح کے وقت جب دروازہ کھلا۔ تو صرف ۲۳ آدمی زندہ نکلے۔ یہ حادثہ بلیک ہول کہلاتا ہے۔ بعض مورّخ اس سانحہ کو من گھڑت افسانہ قرار دیتے ہیں ٭

جب اس واقعہ کی خبر مدراس پہنچی۔ تو کلائو خشکی کے راستے اور امیرالبحر واٹسن سمندر کے راستے فوجیں لے کر بنگال کی طرف روانہ ہوئے۔ انہوں نے کلکتہ اور ہگلی کو فتح کر لیا۔ نواب نے صلح کی درخواست کی۔ اور انگریزوں کو کلکتہ مستحکم کرنے کے علاوہ تمام تجارتی حقوق عطا کئے۔ اور نقصان کا معاوضہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ٭

Q. State concisely the causes, main events, results and the importance of the Battle of Plassey.
(P. U. 1923, 25, 30, 33) (**V. Important**)

سوال۔ جنگِ پلاسی کی وجوہات۔ مشہور واقعات۔ نتیجہ اور اہمیّت

واضح کرو +

جنگ پلاسی
۱۷۵۷ء

وجہ۔ سراج الدولہ فرانسیسوں سے مل کر انگریزوں کو بنگال سے نکالنا چاہتا تھا۔ اس لئے کلائو نے اس کی تدابیر کو خاک میں ملانا چاہا۔ سراج الدولہ کے درباری بھی اس سے ناراض تھے۔ ان کا سرغنہ سراج الدولہ کا سپہ سالار میر جعفر تھا۔ اور وہ خود نواب بننا چاہتا تھا۔ چنانچہ میر جعفر اور انگریزوں کے درمیان ایک خفیہ عہد نامہ ہوا۔ کہ انگریز میر جعفر کو نواب بنائینگے۔ اور وہ ۷۵ لاکھ روپیہ انگریزوں کو دیگا۔ یہ تمام کارروائی اوما چند ایک بنگالی صراف کی معرفت ہوئی۔ جب سب کچھ طے ہو گیا۔ تو اس نے دھمکی دی۔ کہ اگر اس معاہدہ میں مجھے ۳۰ لاکھ روپیہ نہ دوگے۔ تو میں تمام بھید ظاہر کر دونگا۔ اس لئے کلائو نے دو معاہدے تیار کروائے۔ اصلی معاہدہ سفید کاغذ پر تھا۔ اس میں اوما چند کے روپے کا ذکر نہ تھا۔ جعلی معاہدہ سُرخ کاغذ پر تھا۔ اس میں اوما چند کو تیس لاکھ روپیہ دینے کا اقرار درج تھا۔ جعلی معاہدے پر امیرالبحر واٹسن نے دستخط نہ کئے۔ اور اس کی بجائے کسی اور سے اس کے دستخط کروائے گئے +

مشہور واقعات۔ سازش کی تکمیل پر کلائو نے سراج الدولہ کو چٹھی لکھی۔ جس میں اس پر انگریزوں سے کی گئی بے انصافیوں اور عہد نامہ کے توڑنے کا الزام لگایا۔ جب نواب نے جواب نہ دیا۔ تو کلائو ۳۲۰۰ سپاہیوں

کو لے کر بنگال پر حملہ آور ہؤا۔ سراج الدولہ پچاس ہزار پیدل اور اٹھارہ ہزار سوار اور پچاس توپیں لے کر پلاسی کے مقام پر آ پہنچا۔ ۲۳ جون ۱۷۵۷ء کو پلاسی کے میدان میں جنگ ہوئی۔ نواب کی فوج بھاگ نکلی۔ سراج الدولہ بھی بھاگ گیا۔ مگر گرفتار ہو گیا۔ اور میر جعفر کے بیٹے میرن کے ہاتھوں قتل ہؤا +

نتیجہ۔ ا۔میر جعفر کو نواب بنگال بنایا گیا +

۲۔ اس نے انگریزوں کے تمام نقصانات کا معاوضہ ادا کیا +

۳۔ کلائو اور اس کی فوج کو انعام ملے۔ کلائو نے اپنی ذات کے لئے دو لاکھ چوبیس ہزار پونڈ وصول کئے +

۴۔ کمپنی کو چوبیس پرگنے کی زمینداری کے حقوق عطا ہوئے +

اہمیّت۔ فوجی نقطہ نگاہ سے یہ لڑائی کوئی خاص اہمیّت نہیں رکھتی۔ کیونکہ اس میں انگریزوں کے صرف ۷۲ آدمی اور نواب کے پانسو آدمی مارے گئے۔ تاہم نتائج کے پیش نظر اس جنگ کو ہندوستان کی فیصلہ کن جنگوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس لڑائی سے انگریزوں کو بنگال جیسا آباد اور زرخیز علاقہ مل گیا۔ جس کی بدولت انہوں نے اپنے حریف فرانسیسوں پر غلبہ حاصل کیا۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ پلاسی کی لڑائی سے انگریزوں کے لئے ہندوستان کی فتح کا راستہ صاف اور آسان ہو گیا +

نوٹ:۔ پلاسی کے لوگ آج تک میر جعفر کو غدّار کہتے ہیں۔ اور صبح کے وقت اس کا نام لینا اور سننا پسند نہیں کرتے +

میر جعفر اور میر قاسم

Q. Give a brief account of the reign of Mir Jafar and Mir Qasim.

سوال - میر جعفر اور میر قاسم کے عہد حکومت کا حال بیان کرو ۔

میر جعفر
۱۷۵۷ء سے ۱۷۶۱ء تک

تخت نشینی - میر جعفر علی وردی خاں نواب بنگالہ کا داماد اور سراج الدولہ کا سپہ سالار تھا۔ اور ان امرا کا سرغنہ تھا۔ جو سراج الدولہ کی حکومت سے بیزار تھے پلاسی کی لڑائی کے بعد ۱۷۵۷ء میں انگریزوں نے اسے بنگال کا نواب بنایا۔ نام کو تو یہ نواب تھا۔ لیکن درحقیقت اصلی حاکم کلائو تھا ۔

واقعات - ۱ - میر جعفر ولندیزوں کی مدد سے انگریزی اقتدار سے رہائی پانا چاہتا تھا۔ اس لئے کلائو نے ۱۷۵۹ء میں ان کے مقام چنسرا کو فتح کر لیا ۔

۲ - میر جعفر نے کمپنی کو بہت سا روپیہ دیا۔ اور عیش و عشرت میں بھی روپیہ برباد کیا۔ اس لئے خزانہ خالی ہو گیا۔ سپاہیوں کو بھی تنخواہ نہ ملی۔ رعایا پر کئی ٹیکس لگائے۔ اس لئے بدنظمی پھیل گئی ۔

معزولی۔ بحالی اور وفات - کمپنی نے ۱۷۶۰ء میں اسے معزول کر دیا۔ اور میر قاسم کو نواب مقرر کیا۔ پھر ۱۷۶۳ء میں میر قاسم کی معزولی پر دوبارہ نواب بنایا گیا۔ ۱۷۶۵ء

میں مر گیا +

میر قاسم
۱۷۶۱ء سے ۱۷۶۳ء تک

تخت نشینی- یہ میر جعفر کا داماد تھا۔ اُس کی معزولی کے بعد ۱۷۶۱ء میں نواب مقرر ہوُا- اس نے اس کے صلہ میں کمپنی کو بردوان - میدنا پور اور چٹا گانگ کے زرخیز اضلاع عطا کئے +

کیریکٹر- میر قاسم ایک بیدار مغز اور سیاست دان شخص تھا- اگر اُسے موقع دیا جاتا- تو ملک میں عمدہ حکومت قائم ہو جاتی +

واقعات- ۱- جنگ پلاسی کے بعد میر جعفر نے کمپنی کے مال برآمد پر محصول معاف کر دیا تھا- لیکن کمپنی کے ملازم ہندوستانی تاجروں سے رشوت لے کر ان کا مال اپنا ظاہر کرتے اور محصول ادا کئے بغیر باہر بھیج دیتے تھے - اس طرح نواب کی آمدنی کم ہو گئی اور تجارت تباہ ہوتی گئی +

۲- میر قاسم نے انگریزی اثر سے آزاد ہونے کے لئے مرشد آباد کی جگہ منگھیر کو دارالخلافہ بنایا- تاکہ کلکتہ سے دور رہ کر تیاری کرے +

۳- اس نے دیسی تاجروں کو انگریز تاجروں کی سطح پر لانے کے لئے انہیں محصول چنگی معاف کر دیا- انگریزوں نے اس حکم کی منسوخی کا مطالبہ کیا- نواب اپنی ضد پر اڑا رہا- اس لئے کمپنی نے اسے معزول کرکے اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا +

۴- پٹنہ کا قتل ۱۷۶۳ء - میر قاسم پٹنہ بھاگ گیا - اور وہاں کے تمام انگریزوں کو گرفتار کر لیا- انگریز منگھیر پر قبضہ کرکے پٹنہ کی طرف بڑھے- تو میر قاسم نے اپنے ایک جرمن ملازم سمرو کو حکم دے کر تقریباً دو سو انگریز قیدیوں کو قتل کروا دیا +

اس کے بعد انگریزوں نے پٹنہ فتح کر لیا- میر قاسم بھاگ کر نواب اودھ کے پاس چلا گیا- انگریزوں نے اس کی بجائے میر جعفر کو دوبارہ نواب بنایا- پھر میر قاسم- نواب اودھ اور شاہ عالم ثانی تینوں متحد ہو کر ۱۵ ستمبر ۱۷۶۴ء کو انگریزوں کے مقابلے پر نکلے- مگر تینوں نے بکسر کے مقام پر شکست کھائی- میر قاسم کے متعلق پھر کوئی اطلاع نہیں ملی +

Q. State concisely the causes, main events results and the political importance of the Battle of Buxar. (P. U. 1939) **(Important)**

سوال- بکسر کی لڑائی کی وجوہات- مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو- اور اس کی پولٹیکل اہمیت بھی بیان کرو +

بکسر کی لڑائی ۱۷۶۴ء

وجہ- میر قاسم پٹنہ کے قتل کے بعد شکست کھا کر شجاع الدولہ نواب اودھ کے پاس گیا- وہاں دہلی کا بادشاہ شاہ عالم ثانی بھی موجود تھا- چنانچہ تینوں نے متحد ہو کر پچاس ہزار فوج سے پٹنہ پر حملہ کر دیا +

مشہور واقعات- انگریزی جرنیل میر منرو نے ۱۷۶۴ء میں

بکسر کے مقام پر تینوں کو شکست فاش دی۔ میر قاسم ایسا بھاگا۔ کہ پھر اس کا کوئی پتہ نہیں ملا۔ شجاع الدولہ ایک بار پھر مقابلہ پر آیا۔ مگر کورا کے مقام پر شکست کھائی۔ اور شاہ عالم نے اپنے آپ کو انگریزوں کے حوالے کر دیا +

نتائج۔ ۱۷۶۵ء میں عہدنامہ الہ آباد مرتب ہوا۔ اس کی رُو سے :۔

۱۔ شجاع الدولہ کو پچاس لاکھ روپیہ تاوان جنگ ادا کرنے پر اس کا علاقہ واپس دیا گیا +

۲۔ شاہ عالم ثانی نے انگریزوں کو بنگال بہار اور اڑیسہ کی دیوانی عطا کی +

۳۔ کڑا اور الہ آباد کے ضلعے شاہ عالم ثانی کو ذاتی اخراجات کے لئے دئے گئے +

پولٹیکل اہمیت۔ بکسر کی لڑائی کی فتح نے پلاسی کی فتح کی رہی سہی کسر کو پورا کر دیا۔ شہنشاہ دہلی انگریزوں کے رحم پر تھا۔ شجاع الدولہ نواب اودھ بھی اپنا اقتدار گنوا بیٹھا۔ اور بنگال اور بہار ہمیشہ کے لئے مفتوح ہو گئے۔ اس طرح انگریزی حکومت کی بنیاد ہندوستان میں مستحکم ہو گئی +

رابرٹ کلائو

Q. Give a brief account of the life and administration of Clive in India. (P. U. 1915, 25)
(V. Important)

سوال - ہندوستان میں رابرٹ کلائو کی زندگی اور عہد حکومت کا حال بیان کرو +

رابرٹ کلائو

رابرٹ کلائو ۱۷۲۵ء میں انگلینڈ کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا +

ابتدائی ملازمت - ۱۷۴۴ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں کلرک کی حیثیت سے ہندوستان آیا - کرناٹک کی پہلی لڑائی شروع ہوتے ہی اس نے کلرکی چھوڑ کر فوجی ملازمت اختیار کر لی۔ اور ۱۷۴۸ء میں محاصرہ پانڈی چری میں کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ ۱۷۵۱ء میں عین اس وقت جب کہ ڈوپلے کی کامیابی یقینی تھی - اس نے ارکاٹ پر قبضہ کر کے اپنے پیدائیشی سپہ سالار ہونے کا ثبوت دیا - اور اس طرح سے دکن میں انگریزوں کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچایا - ۱۷۵۳ء میں صحت کی بحالی کے لئے واپس انگلینڈ چلا گیا +

۱۷۵۶ء میں دوبارہ مدراس کا گورنر ہو کر آیا - اور ۱۷۵۷ء میں جنگ پلاسی فتح کر کے نام روشن کیا - اس کے صلے میں اسے بنگال کا گورنر بنایا گیا +

کلائو گورنر بنگال پہلی بار
۱۷۵۷ء سے ۱۷۶۰ء تک

کلائو کی پہلی بار کی گورنری میں حسب ذیل واقعات ہوئے :-

۱۔ ۱۷۵۹ء میں شہزادہ علی گوہر (جو بعد میں شاہ عالم کہلایا) نے شجاع الدولہ نواب اودھ کے ساتھ مل کر پٹنہ کا محاصرہ کر لیا۔ میر جعفر خوف زدہ ہو گیا۔ لیکن کلائو نے دونوں کو شکست دے کر بھگا دیا +

۲۔ میر جعفر نواب بنگال سے چوبیس پرگنے کے دیوانی اختیارات حاصل کئے +

۳۔ کلائو نے ولندیزوں کے مقام چنسرا کو فتح کر لیا۔ اور وہ ہندوستانی سیاسیات سے بالکل الگ ہو گئے +

۴۔ کرناٹک کی تیسری لڑائی میں اس نے کرنیل فورڈ کو بھیج کر شمالی سرکار پر انگریزوں کا قبضہ کرایا۔ اور دکن میں فرانسیسوں کی طاقت کا خاتمہ کر دیا +

کام کی کثرت سے اس کی صحت بگڑ گئی۔ اس لئے ۱۷۶۰ء میں ولایت چلا گیا۔ اہل وطن نے اس کا قابل قدر استقبال کیا +

کلائو گورنر بنگال دوسری بار
۱۷۶۵ء سے ۱۷۶۷ء تک

کلائو کی ہندوستان سے پانچ سالہ غیر حاضری کا عرصہ رشوت ستانی اور بد نظمی کا زمانہ تھا۔ ملازمان کمپنی صرف روپیہ بٹورنے پر تلے ہوئے تھے۔ ڈائرکٹروں کو جب اطلاع ملی۔ تو انہوں نے کلائو کو جو اب لارڈ کلائو بن چکا تھا۔ ۱۷۶۵ء میں دوبارہ گورنر بنگال بنا کر بھیجا۔ اس عہد میں یہ واقعات ہوئے :-

۱۔ صلح نامہ الٰہ آباد۔ اس کی رُو سے شجاع الدولہ سے پچاس لاکھ روپیہ تاوان جنگ لے کر اس کا علاقہ اسے

واپس دیا گیا۔ کمپنی کو شاہ عالم ثانی نے بنگال۔ بہار اور اڑیسہ کی دیوانی عطا کی۔ اور انگریزوں نے اسے اس کے عوض ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ دینا منظور کیا۔ اور کڑا اور الہ آباد کے ضلعے بھی دئے +

۲- اصلاحات۔ (۱) کمپنی کے ملازموں کو پرائیویٹ تجارت کرنے سے منع کر دیا +

(۲) ملازمین کی تنخواہیں بڑھا دیں +

(۳) سول اور فوجی افسروں سے اقرار نامے لئے گئے۔ کہ وہ دیسی لوگوں سے نذرانے اور تحائف نہ لیں گے +

(۴) فوجی افسروں کو ڈبل بھتہ جو جنگ کے دوران میں ملتا تھا۔ بند کر دیا +

ڈبل بھتہ کی موقوفی سے کئی افسر تلملائے۔ لیکن کلائو نے سب مشکلات پر قابو پا لیا۔ ان اصلاحات سے کمپنی کا خرچ کم اور آمدنی زیادہ ہو گئی +

۳- دوعملی یا ڈبل گورنمنٹ۔ بنگال۔ بہار اور اڑیسہ کی دیوانی حاصل کرنے کے بعد کلائو نے حکومت کی ذمہ داری نواب اور کمپنی کے درمیان تقسیم کر دی۔ لگان کی وصولی۔ دیوانی اور فوجداری مقدمات اور پولیس کا انتظام نواب کے ذمہ لگایا۔ اور ملکی حفاظت کا کام کمپنی کے سپرد ہوا۔ اس طرز حکومت کو دو عملی یا ڈبل گورنمنٹ کہتے ہیں۔ لیکن یہ نظام ناقص ثابت ہوا +

کلائو کی واپسی اور موت

صحت کی خرابی کے باعث کلائو ۱۷۶۷ء میں واپس چلا

گیا۔ وہاں اس پر کئی الزام لگائے گئے۔ لیکن پارلیمنٹ نے اسے بری کر دیا۔ مگر اس غیرت مند نے ۱۷۷۴ء میں خودکشی کر لی +

کلائو کا چال چلن

کلائو جنگ جو سپاہی۔ اعلےٰ قابلیت کا جرنیل۔ مدبر۔ مستقل مزاج اور متحمل تھا۔ سخت خطرات میں بھی گھبراہٹ اس کے نزدیک نہ پھٹکتی تھی۔ لیکن اس نے انگریزی اخلاق کا بہترین نمونہ پیش نہیں کیا۔ وہ پرلے درجے کا زر پرست تھا۔ اس نے ناجائز تحائف قبول کئے۔ اور بے شمار ذاتی دولت جمع کی۔ وہ اپنی مطلب براری کے لئے فریب سے کام لینا برا نہ سمجھتا تھا۔ سراج الدولہ کے خلاف سازش اور اوماچند کے ساتھ دھوکا اس کے دامن پر بدنما دھبّہ ہے +

Q. Write a short note on the Dual Government of Bengal.

سوال۔ بنگال میں دوعملی پر مختصر نوٹ لکھو +

بنگال میں دوعملی
۱۷۶۵ء سے ۱۷۷۲ء تک

۱۷۶۵ء میں عہد نامہ الٰہ آباد کی رُو سے شاہ عالم نے بنگال۔ بہار اور اُڑیسہ کی دیوانی وصول کرنے کا حق انگریزوں کو دے دیا۔ کلائو نے اس کے بعد نظام حکومت کمپنی اور نواب میں تقسیم کر دیا۔ کمپنی نے ملکی حفاظت کا بار اٹھایا۔ اور نواب کو لگان کی وصولی مقدمات اور پولیس کا انتظام سونپا گیا۔ کلائو کا یہ طرز حکومت دوعملی یا ڈبل گورنمنٹ کہلاتا ہے +

نقائص - اس نظامِ حکومت میں کئی خامیاں تھیں - مثلاً:-

۱- حکومت کی اچھائی یا برائی کی ذمہ داری نہ کمپنی محسوس کرتی تھی نہ نواب +

۲- نواب میں تو عمدہ نظام کی قابلیت ہی نہ تھی لیکن کمپنی اس کو بہتر بنانے پر توجہ ہی نہ دیتی تھی +

۳- کمپنی کی دلچسپی زیادہ سے زیادہ روپیہ بٹورنے پر محدود تھی +

چنانچہ کلائو کے واپس انگلینڈ جاتے ہی دو عملی کے بُرے نتائج ظاہر ہونے لگے - بدنظمی پھیل گئی - ذاتی تجارت اور رشوت ستانی کا بازار گرم ہو گیا - حکام اپنے فرائض سے غافل ہو گئے - رعایا خستہ حال ہو گئی - آخر سات سال کے بعد ۱۷۷۲ء میں وارن ہیسٹنگز نے اس کا خاتمہ کیا +

حیدر علی

Q. Write a short note on Haider Ali.
(P. U. 1933, 40)

سوال - حیدر علی پر ایک مختصر نوٹ لکھو +

حیدر علی
۱۷۶۶ء سے ۱۷۸۲ء تک

پیدائش - حیدر علی سلطان میسور ۱۷۲۲ء میں ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا +

نوابی - پہلے میسور کی فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہوا - لیکن اپنی جنگی قابلیت اور ذہانت کی وجہ سے ترقی کرکے

سپہ سالار بن گیا۔ پھر والئے میسور کی وفات پر ۱۷۶۶ء
میں میسور کا سلطان بن گیا +
چال چلن۔ یہ قابل سپہ سالار اور لائق منتظم تھا۔
اگرچہ تعلیم سے بے بہرہ تھا۔ لیکن کئی زبانیں جانتا تھا +
نظامِ حکومت۔ حیدر علی میں ایک قابل بادشاہ کے
تمام اوصاف موجود تھے۔ وہ افسروں کی تقرری کے وقت
مذہبی جذبات کو پرے رکھ کر قابلیت کو مقدم سمجھتا تھا۔
وہ انصاف پسند تھا۔ کسی پر تعدی برداشت نہ کر سکتا
تھا۔ مجرموں کو سنگین سزائیں دئے بغیر نہ چھوڑتا تھا۔
وہ غیر متعصب حکمران تھا۔ ہندو مسلمانوں کو یکساں خیال کرتا
تھا۔ اس کا وزیر مال ایک برہمن تھا +
حیدر علی انگریزوں کا سخت دشمن تھا۔ وہ دو دفعہ ان
سے لڑا۔ میسور کی پہلی لڑائی میں اس نے انگریزوں کو نیچا
دکھایا۔ لیکن میسور کی دوسری لڑائی میں ۱۷۸۲ء میں انتقال
کر گیا +

Q. State concisely the causes, main events and results of the First Mysore War.

سوال۔ میسور کی پہلی لڑائی کی وجوہات۔ مشہور واقعات اور
نتائج بیان کرو +

میسور کی پہلی لڑائی
۱۷۶۶ء سے ۱۷۶۹ء تک

یہ لڑائی انگریزوں اور حیدر علی کے
درمیان ہوئی +
وجہ۔ حیدر علی کی توسیع سلطنت
کی وجہ سے مرہٹے۔ نظام اور انگریز اسے ایک خطرناک دشمن

خیال کرتے تھے - اس لئے ان تینوں نے مل کر حیدر علی پر حملہ کرنے کی ٹھان لی +

واقعات - ۱- حیدر علی نے مرہٹوں کو رشوت دے کر اور نظام کو کرناٹک کی فتح کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا +

۲- پھر حیدر علی اور نظام کی فوجوں نے انگریزوں پر حملہ کر دیا - لیکن ترنوملی اور چنگامہ پر شکست کھائی - اس کے بعد نظام حیدر علی کا ساتھ چھوڑ کر انگریزوں سے مل گیا +

۳ - حیدر علی نے انگریزوں کو بنگلور پر شکست دی - اور مدراس کا محاصرہ کر لیا - مدراس گورنمنٹ نے ڈر کر صلح کر لی +

نتیجہ - ۱۷۶۹ء میں صلح نامہ مدراس کی رو سے طرفین نے مفتوحہ علاقے واپس کر دئے - اور آئندہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرنے کا وعدہ کیا +

وارن ہیسٹنگز

۱۷۷۲ء سے ۱۷۸۵ء تک

وارن ہیسٹنگز وارن ہیسٹنگز ۱۸ سال کی عمر میں کمپنی کی ملازمت میں کلرک بن کر ہندوستان آیا - اور اپنی محنت اور دیانت داری کے باعث ترقی کر کے ۱۷۷۲ء میں بنگال کا گورنر مقرر ہوا - اس وقت اس کے

سامنے دو مقاصد تھے۔ اوّل دو عملی کی خرابیوں کو دُور کرنا۔ دوم کمپنی کی مالی حالت کا سُدھار۔ چنانچہ اس نے انتظام حکومت میں اصلاحات کرکے دو عملی کا بھی خاتمہ کیا۔ اور کمپنی کی مالی حالت بھی بہتر ہو گئی +

اصلاحات

ا۔ مالی اصلاحات:۔

۱۔ بندوبست اراضی کی میعاد پانچ سال مقرر کی گئی۔ اور زمینیں پانچ سال کے لئے ٹھیکہ پر نیلام کی گئیں +

۲۔ مالیہ کی وصولی کے لئے ہر ضلع میں انگریز کلکٹر مقرر کئے +

۳۔ مالیات کے حساب کے لئے کلکتہ میں بورڈ آف ریونیو بنایا گیا۔ اور خزانہ بھی مرشد آباد سے کلکتہ منتقل ہُوا +

ب۔ عدالتی اصلاحات:۔

۱۔ ہر ضلع میں دیوانی اور فوجداری عدالتیں قائم کیں۔ دیوانی عدالت کا صدر کلکٹر ہی ہوتا تھا۔ اور فوجداری عدالت کا صدر ہندوستانی ہوتا تھا +

۲۔ کلکتہ میں دو بڑی عدالتیں قائم کیں۔ جو ماتحت عدالتوں کی اپیلیں سُنتی تھیں۔ ایک کا نام صدر دیوانی عدالت تھا۔ اس میں مال کے مقدمات پیش ہوتے تھے۔ اس کا صدر خود گورنر تھا۔ دوسری کا نام صدر نظامت عدالت تھا۔ اس میں فوجداری مقدمات کی اپیل ہوتی تھی۔ اس کا صدر ایک ہندوستانی ہوتا تھا۔ جس کو گورنر کونسل کی صلاح سے مقرر کرتا تھا +

۳۔ججوں کی تنخواہیں مقرر کر دیں +

۴۔عدالتوں کی رہنمائی کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں کے قوانین کے مختصر سے مجموعے مرتب کئے۔ اور کلکٹر کی امداد کے لئے ہر ضلع میں ایک مولوی اور ایک پنڈت مقرر ہؤا۔ تاکہ شریعت اور شاستروں کے مطابق انہیں مشورہ دیں +

ج۔ غیر ضروری اخراجات میں تخفیف:-

۱۔نواب بنگال کی پنشن ۳۲ لاکھ کی بجائے ۱۶ لاکھ روپیہ کر دی +

۲۔شاہ عالم ثانی انگریزوں کی حمایت سے نکل کر مرہٹوں کے پاس چلا گیا تھا۔ اس لئے اس کا ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ بند کر دیا +

۳۔کڑا اور الہ آباد کے اضلاع پچاس لاکھ روپے کے عوض شجاع الدولہ نواب اودھ کو دے دئے +

۴۔جب روہیلوں نے اودھ پر حملہ کیا۔ تو وارن ہیسٹنگز نے نواب اودھ سے چالیس لاکھ روپیہ فوجی امداد کے عوض وصول کیا +

Q. Write a detailed note on the Regulating Act. (P. U. 1922, 24, 26) (V. Important)

سوال۔ریگولیٹنگ ایکٹ پر ایک مفصّل نوٹ لکھو +

ریگولیٹنگ ایکٹ
۱۷۷۳ء

ضرورت۔۱۔ ایسٹ انڈیا کمپنی چونکہ حکمران جماعت بھی بن گئی تھی۔ اس لئے پارلیمنٹ کمپنی کے معاملات

میں دخل دینا چاہتی تھی +

۲- کمپنی کے ملازم پرائیویٹ تجارت اور رشوت ستانی سے مالا مال ہو رہے تھے۔اور ولایت میں جا کر اپنی دولت مندی کا اظہار کرتے تھے +

۳- کمپنی کی مالی حالت ابتر ہو رہی تھی۔یہاں تک کہ کمپنی کے ڈائرکٹروں نے گورنمنٹ برطانیہ سے دس لاکھ پونڈ قرضہ طلب کیا۔ پارلیمنٹ نے کمپنی کے حالات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی۔جس کی رپورٹ پر پارلیمنٹ نے ریگولیٹنگ ایکٹ نافذ کیا +

دفعات۔۱- کمپنی ہر معاملہ کے لئے خواہ وہ دیوانی ہو۔ خواہ فوجی۔ پارلیمنٹ کی منظوری لینے کی پابند ہوگی +

۲- بنگال کا گورنر تمام برٹش انڈیا کا گورنر جنرل ہوگا +

۳- گورنر جنرل کی مدد کے لئے چار ممبروں کی ایک کونسل بنائی گئی۔اور فیصلہ کثرت رائے پر چھوڑا گیا۔گورنر جنرل کو کاسٹنگ ووٹ دینے کا حق تھا +

۴- تاجِ برطانیہ کے ماتحت ایک عدالت عالیہ قائم ہوئی جس کے چار جج مقرر ہوئے۔ان میں سے ایک چیف جسٹس تھا +

۵- کمپنی کے تمام ملازموں کو دیسی رؤسا سے تحفے یا نذرانے قبول کرنے یا پرائیویٹ تجارت کرنے سے منع کر دیا گیا +

۶- بمبئی اور مدراس کے گورنر دیسی حکمرانوں کے ساتھ صلح یا جنگ کرنے میں گورنر جنرل اور اس کی کونسل

کے ماتحت کر دئے گئے ۔

نقائص ۔ ۱ ۔ گورنر جنرل اپنی ذمہ داری پر کوئی کام نہ کر سکتا تھا ۔ چونکہ ہر ایک فیصلہ کثرت رائے سے ہوتا تھا ۔ اس لئے کونسل کے ممبران اہم معاملات میں بھی اس کی مخالفت کرتے تھے ۔

۲ ۔ اس ایکٹ سے یہ ظاہر نہ ہوتا تھا ۔ کہ عدالت عالیہ کے کونسل اور دیگر پرانی عدالتوں کے ساتھ کیا تعلقات ہونگے ۔ (یہ نقص ۱۷۸۱ء میں دُور ہؤا) ۔

۳ ۔ احاطہ بمبئی اور مدراس کے گورنر اگرچہ گورنر جنرل کے ماتحت تھے ۔ لیکن اشد ضرورت کی اوٹ لے کر اپنی مرضی کے مطابق کام کر سکتے تھے ۔ وہ گورنر جنرل کے ماتحت برائے نام ہی تھے ۔

تاہم ان خامیوں کے باوجود یہی قانون ہندوستان میں موجودہ نظام حکومت کا سنگِ بنیاد کہا جاتا ہے ۔

نوٹ :- ریگولیٹنگ ایکٹ کی رُو سے ۱۷۷۴ء میں وارن ہیسٹنگز پہلا گورنر جنرل مقرر ہؤا ۔ اور اس کی کونسل کے ممبران بارویل ۔ کلیورنگ ۔ مانسن اور فرانسس مقرر ہوئے ۔ ان میں سے بارویل تو وارن ہیسٹنگز کا ساتھ دیتا رہا ۔ لیکن باقی تینوں اس کی مخالفت کرتے رہے ۔ اس لئے وارن ہیسٹنگز کے پہلے دو سال بری طرح گذرے ۔ ۱۷۷۶ء میں مانسن مر گیا ۔ تو اس کی جگہ وارن ہیسٹنگز کا ہم خیال آ گیا ۔ ۱۷۷۷ء میں کلیورنگ مر گیا ۔ ۱۷۸۰ء میں فرانسس بھی لڑ جھگڑ کر ولایت چلا گیا ۔ پھر

وارن ہیسٹنگز کو اپنی مرضی سے حکومت کرنے کا موقع ملا +

Q. Give a brief account of the following events from the government of Warren Hastings:—

(*a*) Rohilla War. (P. U. 1940)

(*b*) Nand Kumar's trial. (P. U. 1940)

(*c*) His dealings with Begums of Oudh and Raja Chet Singh. (P. U. 1930, 40)

سوال- وارن ہیسٹنگز کے عہد حکومت کے مندرجہ ذیل واقعات کو بیان کرو :-

(ا) روہیلوں سے جنگ (ب) نند کمار کا مقدمہ (ج) معاملات راجہ چیت سنگھ اور بیگمات اودھ +

روہیلوں سے جنگ
۱۷۷۴ء

وجہ - روہیلے قوم کے پٹھان تھے جو روہیل کھنڈ میں رہتے تھے. یہ علاقہ کئی روہیلے سرداروں کے ماتحت تھا - جن کا سرگروہ حافظ رحمت خاں تھا۔مرہٹوں کی لوٹ مار سے تنگ آ کر انہوں نے شجاع الدولہ نواب اودھ سے مدد مانگی- اور اس کے عوض جنگ کا خرچ اور چالیس لاکھ روپیہ دینا منظور کیا۔ مرہٹے ۱۷۷۳ء میں اپنے مقابل اودھ اور روہیلوں کی متحدہ طاقت کو دیکھ کر جنگ کئے بغیر واپس چلے گئے۔ تو شجاع الدولہ نے مقررہ رقم کا مطالبہ کیا۔ لیکن روہیلوں نے انکار کر دیا +

مشہور واقعات -۱- نواب اودھ نے روہیلوں سے روپیہ وصول کرنے کے لئے وارن ہیسٹنگز سے مدد مانگی۔چنانچہ

عہدنامہ بنارس مرتب ہوا۔ کہ انگریز نواب کو مدد دینگے۔
اور نواب چالیس لاکھ روپیہ انگریزوں کو دے گا۔
۲۔ ۱۷۷۴ء میں نواب اودھ نے انگریزی فوج کی مدد سے
روہیلکھنڈ پر حملہ کیا۔ روہیلوں نے مقابلہ کیا۔ لیکن
میراں پور کٹڑہ کے مقام پر شکست کھائی۔ حافظ رحمت
خاں مارا گیا۔ اور جانوروں کی طرح روہیلوں کا شکار کیا
گیا۔ تقریباً بیس ہزار روہیلے جلا وطن کئے گئے۔ نواب
کی فوج نے دل کھول کر لوٹ مار کی۔

نتیجہ۔ علاقہ روہیل کھنڈ سلطنت اودھ میں شامل کیا گیا۔
چونکہ روہیلوں کا انگریزوں سے کوئی اختلاف نہ تھا۔
اس لئے وارن ہیسٹنگز کا ان کی تباہی کا باعث بننا بالکل
ناجائز تھا۔ لیکن ساتھ ہی اس کی اس پالیسی کو نظر انداز
نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس نے جو کچھ کیا۔ کمپنی کی مالی
حالت کو سدھارنے کے لئے کیا۔ اور روہیل کھنڈ کو اودھ
کے ساتھ ملانے سے بنگال کی مغربی سرحد مرہٹوں کی دستبرد
سے محفوظ ہو گئی۔

نند کمار کا مقدمہ

نند کمار ایک بارسوخ بنگالی برہمن تھا۔
اس نے گورنر جنرل پر یہ الزام لگایا۔
کہ اس نے میر جعفر کی بیوہ منی بیگم سے ساڑھے تین لاکھ
روپیہ رشوت دے کر اسے نواب کا سرپرست بنایا ہے۔ کونسل
نے گورنر جنرل کو اپنی صفائی پیش کرنے کو کہا۔ لیکن وارن
ہیسٹنگز نے کہا۔ کہ کونسل کو اس کے ذاتی معاملات میں
دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور نند کمار پر اس نے

سازش کا الزام لگایا۔ ابھی یہ مقدمہ چل ہی رہا تھا۔ کہ ایک شخص موہنی پرشاد نے نند کمار پر جعلسازی کا مقدمہ دائر کر دیا۔ ہفتہ بھر مقدمہ کی سماعت کے بعد عدالت عالیہ نے اسے پھانسی کی سزا دی ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ چیف جسٹس امپے (Impey) اور وارن ہیسٹنگز پرانے دوست تھے۔ اس لئے وارن ہیسٹنگز کے ایما پر پھانسی کی سزا ہوئی۔ لیکن یہ خیال درست نہیں۔ البتہ اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ نند کمار کو ہندوستانی دستور کے مطابق جعلسازی کی سزا جرمانہ یا قید ہونی چاہئے تھی نہ کہ پھانسی ۔

راجہ چیت سنگھ کا معاملہ

۱۷۷۵ء میں کمپنی نے بنارس کا علاقہ چیت سنگھ کو دیا۔ اور اس نے ہر سال ۲۲½ لاکھ روپیہ خراج ادا کرنا منظور کیا۔ وارن ہیسٹنگز نے ۱۷۷۸ء میں مزید پانچ لاکھ روپیہ ادا کرنے کو کہا۔ راجہ نے دو سال تو روپیہ ادا کیا۔ لیکن تیسری بار راجہ نے جواب دیا۔ کہ ہر سال زائد رقم کا مطالبہ اصلی وعدہ کے خلاف ہے۔ اس لئے وارن ہیسٹنگز نے اس پر پچاس لاکھ روپیہ جرمانہ کیا۔ اور اس کی وصولی کے لئے خود بنارس گیا۔ راجہ گرفتار ہو گیا۔ اور رعایا بگڑ بیٹھی۔ ہیسٹنگز کو قلعہ چنار میں بھاگ کر جان بچانی پڑی۔ انگریزی فوج نے سختی سے بغاوت کو فرو کیا۔ راجہ چیت سنگھ کو معزول کرکے اس کے بھتیجے کو گدی پر بٹھایا گیا۔ اور اس نے چالیس لاکھ روپیہ سالانہ

خراج ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ راجہ چیت سنگھ بھاگ کر گوالیار کی طرف چلا گیا +

بیگمات اودھ کا معاملہ

۱۷۷۵ء میں نواب اودھ کی وفات پر بیگمات اودھ یعنی آصف الدولہ کی دادی اور ماں نے تمام خزانہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور ۱۷۷۹ء تک اودھ کے ذمہ واجب الادا خراج ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ ہو گیا۔ یہ خراج وارن ہیسٹنگز نے طلب کیا۔ مگر آصف الدولہ نے اس کی ادائیگی سے بے بسی کا اظہار کیا۔ اور بیگمات کے خزانوں پر قبضہ کر کے خراج ادا کرنے کی اجازت مانگی۔ وارن ہیسٹنگز نے نہ صرف اجازت ہی دی بلکہ انگریزی فوج بھی مدد کے لئے بھیجی۔ جس نے بیگمات کو فیض آباد کے محل میں گھیر لیا۔ بیگمات نے ظلم و تعدی سے مجبور ہو کر ۷۶ لاکھ روپیہ ادا کیا +

نوٹ :۔ وارن ہیسٹنگز جب انگلستان گیا۔ تو ۱۷۷۸ء میں اس پر (۱) روہیلوں کی تباہی (۲) رشوت ستانی (۳) راجہ چیت سنگھ سے خلاف معاہدہ روپیہ کی طلبی (۴) بیگمات اودھ پر مظالم کی وجہ سے مقدمہ چلایا گیا۔ لیکن سات سال کے بعد بری ہو گیا۔ اور کمپنی نے چالیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن مقرر کر دی۔ ۱۸۱۸ء میں مر گیا +

Q. Write a short note on Pitt's India Bill of 1784. (P. U. 1940)

سوال۔ پٹس انڈیا بل ۱۷۸۴ء پر مختصر نوٹ لکھو +

پٹس انڈیا بل ۱۷۸۴ء

وجوہات۔ ۱۔ ریگولیٹنگ ایکٹ کی خامیوں نے واضح کر دیا تھا۔ کہ ملک کو ایک نئے قانون کی ضرورت ہے +

۲۔ انہی دنوں میں امریکہ انگلستان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اس لئے انگریز ہندوستانی معاملات میں زیادہ دلچسپی لینے لگے +

اس لئے ۱۷۸۴ء میں انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر پٹ نے پارلیمنٹ میں ایک نیا قانون پاس کروایا۔ جسے پٹس انڈیا بل کہتے ہیں +

دفعات۔ ۱۔ اس کی رو سے ہندوستان کے سیاسی اور مالی نظام کے لئے بورڈ آف کنٹرول مقرر ہوا۔ جس کے چھ ممبر تھے۔ ان ممبروں کا مقرر کرنا پارلیمنٹ کے اختیار میں تھا۔ اور ان کا صدر پارلیمنٹ کا ممبر ہوتا تھا +

۲۔ گورنر جنرل کی کونسل کے ممبروں کی تعداد چار کی بجائے تین کر دی گئی +

۳۔ احاطہ بمبئی اور مدراس کے گورنر تمام معاملات میں گورنر جنرل کے ماتحت کئے گئے +

۴۔ یہ بھی طے پایا۔ کہ ہندوستان میں مقبوضات بڑھانے کی پالیسی کو ترک کیا جائے۔ اور دیسی ریاستوں کے متعلق عدم مداخلت کی پالیسی پر عمل کیا جائے +

۵۔ تجارتی معاملات میں کمپنی کو پورا پورا اختیار حاصل رہا +

Q. State concisely the causes, main events and results of the following wars :—

(*a*) The First Marhatta War.

(*b*) The Second Mysore War.

سوال ۔مندرجہ ذیل لڑائیوں کی وجوہات۔مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو:۔

(ا) مرہٹوں کی پہلی لڑائی (ب) میسور کی دوسری لڑائی +

مرہٹوں کی پہلی لڑائی
۱۷۷۵ء سے ۱۷۸۲ء تک

وجہ ۔ ۱۷۷۳ء میں نرائن راؤ پیشوا کو اس کے چچا راگھوبا نے قتل کروا دیا۔ اور خود پیشوا بن گیا۔ لیکن نانا فرنویس نے مادھو راؤ نرائن کو جو نرائن راؤ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ پیشوا مقرر کیا۔اور خود اس کا سرپرست مقرر ہوا۔ راگھوبا انگریزوں سے مدد کا طالب ہوا +

مشہور واقعات:۔

۱۔ عہد نامہ سورت ۱۷۷۵ء ۔ راگھوبا اور بمبئی گورنمنٹ کے درمیان عہدنامہ سورت مرتب ہوا ۔جس کی رُو سے رگھوبا نے سالسٹ اور بسین انگریزوں کو دینے کا اقرار کیا +

۲ ۔ عہدنامہ پورندھر ۱۷۷۶ء۔ چونکہ عہدنامہ سُورت گورنر جنرل کی منظوری کے بغیر ہوا تھا۔اس لئے اس نے خود نانافرنویس کے ساتھ عہدنامہ پورندھر کر لیا۔جس کی رُو سے نانافرنویس نے وعدہ کیا۔ کہ وہ سالسٹ کا جزیرہ انگریزوں کو دے دیگا۔اور انگریز راگھوبا کی مدد نہ کرینگے+ اس اثنا میں کمپنی کے ڈائرکٹروں نے عہدنامہ سُورت کی

منظوری دے دی تھی۔ اس لئے حکومت بمبئی نے راگھوبا کی مدد کی +

۳۔ عہدنامہ وارگاؤں ۱۷۷۹ء۔ انگریزی فوجیں راگھوبا کی مدد کے لئے پونا کی طرف روانہ ہوئیں۔ لیکن تال گاؤں کے مقام پر شکست کھائی۔ اس لئے انگریزوں اور مرہٹوں میں عہدنامہ وارگاؤں مرتب ہوا۔ اس کی رُو سے بھڑوچ مہادا جی سیندھیا کے حوالے کیا گیا۔ اور دو انگریز بطور یرغمال اس کے سپرد کئے گئے۔ اور راگھوبا کو نانافرنویس کے حوالے کیا گیا +

۴۔ گورنر جنرل نے عہدنامہ وارگاؤں کو نامنظور کیا۔ اس لئے لڑائی جاری رہی۔ گورنر جنرل نے مرہٹوں کی سرکوبی کے لئے جنرل گوڈارڈ کے ماتحت فوج بھیجی۔ جس نے ۱۷۸۰ء میں احمد آباد اور پھر گوالیار کا قلعہ فتح کر لیا۔ آخر ۱۷۸۲ء میں عہدنامہ سلبئی کی رُو سے صلح ہو گئی +

نتیجہ۔ عہدنامہ سلبئی ۱۷۸۲ء۔ اس کی دفعات حسب ذیل تھیں :-

۱۔ مادھو راؤ نرائن کو پیشوا تسلیم کیا گیا +

۲۔ راگھوبا کو تین لاکھ روپے سالانہ پنشن دی گئی۔ اور وہ پیشوائی کے عہدہ سے دست بردار ہوا +

۳۔ جزیرہ سالسٹ انگریزوں کو مل گیا +

۴۔ مرہٹوں نے فرانسیسوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھنے کا وعدہ کیا +

میسور کی دوسری لڑائی

۱۷۸۰ء سے ۱۷۸۴ء تک

وجوہات۔ ۱۔ ۱۷۶۹ء میں انگریزوں نے حیدر علی سلطان میسور سے عہد کیا تھا۔ کہ اگر کوئی دشمن اس کے علاقے پر حملہ کریگا۔ تو وہ اس کی مدد کرینگے۔ لیکن ۱۷۷۱ء میں جب مرہٹوں نے اس پر حملہ کیا۔ تو انہوں نے مدد دینے سے انکار کر دیا۔ حیدر علی نے انگریزوں کو اس وعدہ شکنی کا مزہ چکھانا چاہا +

۲۔ ۱۷۷۸ء میں جب انگریزوں اور فرانسیسوں کے درمیان جنگ چھڑی۔ تو انگریزوں نے فرانس کے ہندوستانی مقبوضات پر قبضہ کر لیا۔ ان میں ماہی کی بندرگاہ بھی تھی۔ حیدر علی نے ماہی پر قبضہ کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ کیونکہ وہ اسی بندرگاہ کے راستے سامانِ جنگ وغیرہ منگوا سکتا تھا۔ انگریزوں نے اس کی پروا نہ کی۔ اس لئے حیدر علی نے جنگ کا اعلان کر دیا +

مشہور واقعات۔ ۱۔ حیدر علی نے اسی ہزار فوج کے ساتھ کرناٹک کے علاقہ کو لوٹنا شروع کر دیا۔ اور کرنیل بیلی کو کانجی ورم کے مقام پر شکست دے کر گرفتار کر لیا +

۲۔ میجر منرو بھی کانجی ورم کے پاس شکست کھا کر مدراس میں پناہ گزین ہؤا۔ اور حیدر علی نے ارکاٹ اور ویلور بھی فتح کر لئے +

۳۔ گورنر جنرل نے بنگال سے سر آئرکوٹ کو حیدر علی کے مقابلہ کے لئے مدراس کی طرف بھیجا۔ اس نے پورٹو نووو۔

پولی لور اور سولن گڑھ پر حیدر علی کو شکستیں دیں ۔
۴۔ حیدر علی کی مدد کے لئے ایک فرانسیسی بیڑہ امیرالبحر سفرن کے ماتحت آ گیا۔ جس نے انگریزوں کو بحری لڑائیوں میں مصروف رکھا۔ اس سے حیدر علی کی ڈھارس بندھ گئی ۔
۵۔ ۱۷۸۲ء میں حیدر علی مر گیا۔ اور اس کی بجائے اس کا بیٹا ٹیپو سلطان جانشین ہؤا۔ اس نے کئی مقامات پر انگریزوں کو شکست دی۔ آخر ۱۷۸۴ء میں عہدنامہ منگلور کی رُو سے لڑائی کا خاتمہ ہؤا ۔
نتیجہ۔ عہد نامہ منگلور کی رُو سے طرفین نے اپنے اپنے مفتوحہ علاقے واپس کر دئے۔ اور جنگی قیدی بھی رہا کر دئے ۔

Q. How far is Warren Hastings responsible for the establishment of British power in India? (P.U. 1920) (Important)

سوال۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت قائم کرنے میں وارن ہیسٹنگز کہاں تک ذمہ دار ہے ؟

وارن ہیسٹنگز کی ذمہ داری

وارن ہیسٹنگز کے چارج لینے کے وقت بنگال میں دو عملی تھی۔ ملک میں نہ کوئی قانون تھا نہ عدالت۔ پرائیویٹ تجارت اور رشوت کا بازار گرم تھا۔ رعایا کی حالت ابتر تھی۔ وارن ہیسٹنگز نے آتے ہی دو عملی کا خاتمہ کیا۔ اس نے محمد رضا خاں اور شتاب رائے پر جنھوں نے

مالیہ کی وصولی میں ابتری مچا رکھی تھی۔ غبن کا مقدمہ چلایا۔
مالی اور عدالتی اصلاحات جاری کیں۔ اور غیر ضروری مصارف
میں تخفیف کر کے کمپنی کی مالی حالت کو تقویت دی۔
اس طرح ملک میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو رفع کیا۔ اور
آئینی حکومت کی بنیاد ڈالی +

یہ وہ پُر آشوب زمانہ تھا۔ جس میں کامیابی حاصل
کرنا ہر ایک انسان کا کام نہیں۔ مرہٹے۔ نظام اور حیدر علی
انگریزوں کے خلاف متحد ہو رہے تھے۔ کونسل میں بات
بات پر مخالفت نے اس کا دم ناک میں کر رکھا تھا۔
ایسے نازک وقت میں ہیسٹنگز نے اپنی ہمت اور تدبّر
سے کمپنی کے اقتدار کو بحال رکھا۔ اگر وارن ہیسٹنگز کی
بجائے کوئی اور ہوتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ امریکہ کی طرح
ہندوستان سے بھی انگریزوں کو ہاتھ دھونے پڑتے +

گو روپیہ کی فراہمی میں اس نے روہیلوں کی تباہی۔
راجہ چیت سنگھ اور بیگمات اودھ کے معاملات میں نہایت
ناجائز کارروائیاں کیں۔ لیکن اس نے ملکی اور قومی مفاد کو
اپنے سامنے رکھا۔ پس یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ کہ کلائو نے
جس سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کو مضبوط اور منظم
کرنے کا کام وارن ہیسٹنگز نے کیا۔ وہ انگلستان کے بڑے
بڑے مدبّروں اور منتظموں کی صفِ اوّل میں جگہ پانے کا
مستحق ہے۔ مورّخ ولسن کی یہ رائے بالکل صحیح ہے۔ کہ
جن آدمیوں کی بدولت انگریزوں کو ہندوستان کی حکومت
حاصل ہوئی ہے۔ ان میں وارن ہیسٹنگز قابل ترین تھا +

لارڈ کارنوالس

۱۷۸۶ء سے ۱۷۹۳ء تک

Q. Narrate the important events of the administration of Lord Cornwallis.
(P.U. 1920, 25, 34, 38) **(Important)**

سوال- لارڈ کارنوالس کے عہدِ حکومت کے مشہور واقعات بیان کرو +

لارڈ کارنوالس
۱۷۸۶ء میں لارڈ کارنوالس گورنر جنرل اور سپہ سالار مقرر ہوا- اسے یہ بھی اختیار حاصل تھا- کہ بوقت ضرورت کونسل کی رائے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے- اس کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں :-

اصلاحات
ا- مالی اصلاحات :-

۱- اس نے کمپنی کے ملازموں کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کر دیا +

۲- ملازموں کو پرائیویٹ تجارت کرنے اور رشوت ستانی سے روک دیا +

۳- تمام رشوت خور اور بے ایمان ملازم موقوف کر دئے + لیکن اس نے یہ قاعدہ بنا کر اپنے دامن پر دھبہ لگا لیا- کہ ہندوستانیوں کو اعلےٰ عہدوں پر مقرر نہ کیا جائے +

ب- عدالتی اصلاحات :-

۱- کارنوالس نے کلکٹروں سے دیوانی اختیارات چھین لئے- ان

کے ذمہ صرف مالیہ کی وصولی کا کام رہنے دیا۔ اور دیوانی مقدمات کے فیصلوں کے لئے ہر ضلع میں ایک ایک جج مقرر کیا +

۲۔ کلکتہ۔ ڈھاکہ۔ مرشد آباد اور پٹنہ میں چار صدر عدالتیں قائم کیں۔ جو ڈسٹرکٹ ججوں کے فیصلہ کی اپیل سُنتی تھیں۔ صدر دیوانی عدالت اور صدر نظامت عدالت بدستور سابق قائم رہیں +

۳۔ اعضائے بدن کاٹنے اور کوڑے لگانے کی سزائیں موقوف کر دیں +

۴۔ پولیس کی از سرِ نَو تنظیم کی۔ ہر ضلع میں کئی تھانے بنائے۔ اور ہر تھانے میں داروغہ پولیس مقرر کیا +

ج۔ بندوبست دوامی یا استمراری ۱۷۹۳ء :-

یہ کارنوالس کے عہد کا اہم ترین واقعہ ہے۔ جب انگریزوں کو ۱۷۶۵ء میں بنگال کی دیوانی ملی۔ تو اس وقت لگان کی وصولی کا طریقہ یہ تھا۔ کہ کسان پیداوار کا مقررہ حصّہ زمیندار (مقامی افسر) کو دیتے تھے۔ اور زمیندار لگان کا ایک حصہ کمیشن کے طور پر وضع کر کے باقی روپیہ شاہی خزانہ میں داخل کرا دیتے تھے۔ گویا زمیندار ایک قسم کے دلال یا ایجنٹ تھے۔ اور زمیندار کا عہدہ موروثی ہو چکا تھا +

کلائو نے لگان کی وصولی کا طریقہ وہی رکھا۔ جو مغل عہد میں تھا۔ وارن ہیسٹنگز نے پہلے پانچ پانچ سال کے لئے پھر سالانہ زمین بذریعہ نیلام لگان پر دینے کا طریقہ جاری

کیا۔ لیکن یہ طریقہ ناکام رہا۔ اور گورمنٹ کی آمدنی کم ہونے لگی۔ کیونکہ :-

۱ - کئی ایسے اشخاص زمین ٹھیکہ پر لے لیتے تھے۔ جو بعد میں ٹھیکہ کی رقم ادا نہ کر سکتے تھے +

۲ - صرف سال بھر زمین قبضہ میں رہنے سے زمینداروں نے پیداوار بڑھانے میں کوئی دلچسپی نہ لی +

۳ - انہیں اس بات کا بھی فکر تھا۔ کہ پیداوار بڑھ گئی۔ تو لگان بھی ضرور بڑھے گا +

لارڈ کارنوالس کا خیال تھا۔ کہ زمینداروں کو ذہن نشین کرا دینا چاہیئے۔ کہ انہیں ان کی زمینوں سے علیحدہ نہیں کیا جائیگا۔ اور اگر وہ زمین کو بہتر بنا کر اپنی آمدنی میں اضافہ کرینگے۔ تو گورمنٹ زیادہ لگان وصول نہ کریگی۔ چنانچہ ۱۷۹۳ء میں زمینداروں کو زمین کا مالک قرار دیا۔ اور لگان ہمیشہ کے لئے مقرر کر دیا۔ اس طریقے کو بندوبست دوامی کہتے ہیں +

بندوبست دوامی کے فوائد :-

۱ - زمینداروں نے محنت کرکے اپنی اپنی زمین کی حیثیت کو بڑھا دیا۔ جس سے زراعت میں خوب ترقی ہوئی +

۲ - گورمنٹ کو مالیہ کی ایک رقم کی وصولی کا اطمینان ہو گیا +

۳ - گورمنٹ اور کاشتکار اس بے جا خرچ اور پریشانی سے بچ گئے۔ جو ہر سال نئے بندوبست میں پیش آتی تھیں +

۴ - زراعتی ترقی سے تجارت اور صنعت و حرفت میں خوب

ترقی ہوئی +

۵۔ سیاسی فائدہ۔ بنگال میں زمینداروں کی ایسی دولت مند اور وفادار جماعت پیدا ہو گئی۔ جو سرکار انگریزی کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھنے لگی۔ اور ایامِ غدر میں اس نے گورنمنٹ کا ساتھ دیا +

بندوبست دوامی کے نقصانات:۔

۱۔ زمیندار جو معمولی ٹھیکیدار تھے۔ زمینوں کے مالک بن گئے۔ اور مزارعین کو ان کے رحم پر چھوڑ دیا گیا۔ کیونکہ اس میں زمینداروں کے لئے مزارعین پر لگان بڑھانے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی +

۲۔ چونکہ گورنمنٹ کو وہی مقررہ لگان ہی ملتا تھا۔ جو ۱۷۹۳ء میں مقرر ہوا تھا۔ اور اس کے اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ بنگال کو نو دس کروڑ روپے سالانہ کا نقصان ہوتا ہے۔ اور یہ نقصان دوسرے صوبوں پر زیادہ ٹیکس لگا کر پورا کیا جاتا ہے +

میسور کی تیسری لڑائی

۱۷۹۰ء سے ۱۷۹۲ء تک

وجوہات۔ ٹیپو نے ترکوں اور فرانسیسوں سے مل کر انگریزوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ اس لئے کارنوالس ناراض ہوا +

۲۔ فوری وجہ۔ ۱۷۸۹ء میں ٹیپو سلطان نے ٹراونکور کی ہندو ریاست پر حملہ کیا۔ چونکہ راجہ ٹراونکور انگریزوں کی حفاظت میں آ چکا تھا۔ اس لئے لارڈ کارنوالس نے نظام اور مرہٹوں کو اپنے ساتھ ملا کر اتحادِ ثلاثہ قائم

کیا - اور ٹیپو کے خلاف اعلان جنگ کر دیا +

مشہور واقعات - ۱ - اتحادیوں نے ٹیپو پر حملہ کیا - لیکن مدراس گورنمنٹ نے سامان رسد کی بہم رسانی میں کوتاہی کی - اس لئے انہیں کامیابی نہ ہوئی +

۲ - ۱۷۹۱ء میں کارنوالس خود فوج لے کر گیا - اور بنگلور کو فتح کر لیا - پھر سرنگاپٹم کا رُخ کیا - ٹیپو نے اپنے دار الخلافہ کی حفاظت کے لئے اری کیرا کے مقام پر لڑائی کی - لیکن شکست کھائی - مگر لارڈ کارنوالس کو بھی بنگلور میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا +

۳ - پھر مرہٹہ کمک آ گئی - اور ٹیپو سرنگاپٹم میں محصور ہو گیا - اس نے مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے عہدنامہ سرنگاپٹم پر دستخط کر دئے +

نتیجہ - عہد نامہ سرنگاپٹم ۱۷۹۲ء - اس کی رُو سے ٹیپو نے :-

۱ - اپنا آدھا ملک اتحادیوں کو دیا - جو انہوں نے آپس میں بانٹ لیا - انگریزوں کو کرناٹک اور ساحل مالابار پر کچھ حصہ ملا +

۲ - تین کروڑ روپیہ بطور تاوان جنگ ادا کرنے کا وعدہ کیا - ڈیڑھ کروڑ روپیہ نقد دے دیا - اور باقی کی ادائیگی کے لئے انگریزوں کو دو بیٹے بطور یرغمال دئے +

سر جان شور

۱۷۹۳ء سے ۱۷۹۸ء تک

Q. What do you know about the non-intervention policy of Sir John Shore? Point out the demerits of this policy.

سوال۔ تم سر جان شور کی عدم مداخلت کی پالیسی کی بابت کیا جانتے ہو؟ اس پالیسی کے نقصان بھی ظاہر کرو۔

سر جان شور کی پالیسی

پٹس انڈیا بل کی رو سے یہ طے پایا تھا۔ کہ ہندوستان میں انگریزی مقبوضات کو نہ بڑھایا جائے۔ اور اگر دیسی ریاستیں آپس میں لڑیں۔ تو گورنر جنرل ان میں دخل نہ دے۔ دیسی حکمرانوں کے معاملات میں دخل نہ دینے کی پالیسی کو عدم مداخلت کی پالیسی کہا جاتا ہے۔ سر جان شور اسی پالیسی پر کاربند رہا۔

نقصانات۔ اس پالیسی سے برٹش اقتدار کو سخت دھکا لگا۔ مرہٹوں نے ایک بار پھر سر اٹھایا۔ انہوں نے نظام کو ۱۷۹۵ء میں کردلا کے مقام پر شکست فاش دی۔ جس سے ان کا اقتدار بڑھ گیا۔ اور نظام انگریزوں سے اتنا بدظن ہو گیا۔ کہ اس نے اپنی فوج میں انگریزوں کی بجائے فرانسیسی افسر ملازم رکھ لئے۔ ٹیپو نے بھی فرانس سے سازباز شروع کر دی۔ گویا ہندوستانی حکمرانوں نے اس پالیسی کو انگریزوں کی بزدلی اور کمزوری خیال کیا۔ اور انگریزی حکومت

ہر طرف سے خطرہ میں گھر گئی +

لارڈ ولزلی

۱۷۹۸ء سے ۱۸۰۵ء تک

ولزلی کی پالیسی لارڈ ولزلی جب گورنر جنرل بن کر آیا۔ تو ہندوستان کی سیاسی حالت نہایت پیچیدہ تھی ۔ سر جان شور کی عدم مداخلت کی پالیسی کی وجہ سے ہندوستان میں انگریزی وقار کو بہت ضعف پہنچ چکا تھا۔ نظام حیدر آباد اور ٹیپو فرانسیسوں کی طرف جھک رہے تھے ۔مرہٹے سارے ملک پر قابض ہونا چاہتے تھے۔ ولزلی اعلےٰ پایہ کا مدبّر اور سیاست دان تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر یہ مخالف طاقتیں متحد ہو گئیں۔ تو انگریزوں کے لئے ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جائیگا۔ اس لئے اس نے عدم مداخلت کی پالیسی کو ترک کیا۔ اور پیش قدمی کی پالیسی اختیار کی ۔ اور اپنی کامیابی کے لئے دو طریقے اختیار کئے۔ اوّل سب سڈی ایری سسٹم کا اجرا۔ دوئم فتوحات وغیرہ سے الحاق ۔ ان طریقوں پر عمل کرنے سے انگریز ہندوستان میں سب سے زیادہ طاقت ور بن گئے +

Q. Write a detailed note on Subsidiary System.
(P.U. 1924) (Important)

سوال ۔سب سڈی ایری سسٹم پر مفصّل نوٹ لکھو +

سب سڈی ایری سسٹم لارڈ ولزلی نے دیسی ریاستوں

کو ناکارہ اور انگریزی حکومت کو مضبوط بنانے کے لئے ایک سکیم تیار کی۔ جو سب سڈی ایری سسٹم یا طریق امدادی کہلاتی ہے۔ جو ہندوستانی حکمران اسے تسلیم کرتا تھا۔ اسے مندرجہ ذیل شرائط پر کاربند ہونا پڑتا تھا:۔

شرائط۔ ۱۔ وہ انگریزوں کو سب سے زبردست طاقت تسلیم کریگا۔

۲۔ وہ کمپنی کی اجازت کے بغیر کسی سے صلح یا جنگ نہ کریگا۔

۳۔ انگریزوں کے سوائے کسی یورپین قوم کے آدمی کو اپنے پاس ملازم نہ رکھے گا۔

۴۔ اپنے علاقے میں کنٹنجنٹ انگریزی فوج رکھے گا۔ اور اس کے خرچ کے لئے وہ خود ذمہ وار ہوگا۔

۵۔ وہ اپنے دربار میں انگریز رزیڈنٹ رکھے گا۔

۶۔ ریاستی جھگڑوں میں انگریز ثالث ہونگے۔ اور ان کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

ان شرائط کے بدلے انگریزی حکومت دوست ریاستوں کے امن و امان اور حفاظت کی ذمہ دار ہوتی تھی۔

وجہ تسمیہ۔ ہندوستانی حکمران انگریزی فوج کے اخراجات کے لئے جو روپیہ دیتے تھے۔ اس کو سب سڈی (امدادی روپیہ) کہتے تھے۔ اس لئے یہ سکیم سب سڈی ایری سسٹم کے نام سے مشہور ہے۔

فوائد۔ ۱۔ اس سکیم کے اجرا سے انگریزوں کا اقتدار سارے ملک پر چھا گیا۔ اور بہت سے علاقے انہیں اپنی

عملداری میں شامل کرنے پڑے +

۲- ہندوستانی حکمران انگریزوں کے خلاف متحد ہونے کے ناقابل ہو گئے +

۳- دیسی ریاستوں کے خرچ پر ایک زبردست انگریزی فوج ہندوستان میں تیار ہو گئی +

نقصانات- ۱- چونکہ انگریزوں نے دیسی ریاستوں کو اندرونی بغاوت اور بیرونی حملوں سے بچاؤ کی ذمہ داری لی تھی- اس لئے دیسی حکمران اپنی ذمہ داریوں کو بھلا بیٹھے- وہ عیش و عشرت میں پڑ کر کاہل اور آرام طلب ہو گئے +

۲- ریاستوں کے اندرونی انتظام بگڑ گئے- اور ان کی رعایا تکلیف میں پڑ گئی +

سب سے پہلے نظام نے اس سکیم میں آنا منظور کیا- پھر نواب اودھ- باجی راؤ ثانی پیشوا- بھونسلا- سیندھیا اور کئی راجپوت ریاستوں نے قبول کیا +

Q. State concisely the causes, main events and effects of the Fourth Mysore War. (1798-1799). (P.U. 1937)

سوال- میسور کی چوتھی لڑائی کی وجوہات- مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو +

میسور کی چوتھی لڑائی
۱۷۹۹ء

وجوہات- ۱- ٹیپو کی زبردست خواہش تھی- کہ وہ انگریزوں کو ملک سے نکال کر اپنے کھوئے

ہوئے وقار کو حاصل کرے۔ اس مقصد کے لئے وہ
شاہ زمان والئے کابل اور نپولین بونا پارٹ سے
سازباز کر رہا تھا۔ اس لئے انگریزوں کو اس سے
خدشہ ہو گیا ؞

۲۔ لارڈ ولزلی نے ٹیپو کو سب سڈی ایری سسٹم قبول
کرنے کو کہا۔ مگر اس نے انگریزی سفیر سے ملاقات
بھی نہ کی۔ اس لئے گورنر جنرل نے جنگ کا اعلان
کر دیا ؞

مشہور واقعات۔ ۱۔ ایک فوج جرنیل ہیرس کی سرکردگی
میں مدراس سے اور دوسری جرنیل سٹوارٹ کے ہمراہ
بمبئی سے میسور کی طرف روانہ ہوئی ؞

۲۔ ٹیپو نے پہلے جنرل سٹوارٹ کی فوج کو سداسر پر روکا۔
لیکن بھاری نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا۔ پھر جرنیل
ہیرس کی طرف رُخ کیا۔ اور ملاولی پر شکست کھائی۔
اور اپنے پایۂ تخت سرنگاپٹم میں بھاگ گیا۔ انگریزی
فوج نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اور ٹیپو نہایت بہادری
سے جنگ کرتا ہوُا مارا گیا۔ انگریزوں نے اسے عزّت
کے ساتھ دفن کیا ؞

نتائج۔ ۱۔ سلطان ٹیپو کے لڑکوں کو پنشن دے کر ویلور
بھیج دیا گیا ؞

۲۔ ریاست میسور کا درمیانی حصّہ قدیم ہندو راجہ کے پانچ
سالہ بچے کرشن کو سونپا گیا ؞

۳۔ باقی حصّہ نظام اور انگریزوں نے تقسیم کیا۔ انگریزوں کو

کنارا - قائمبتور اور ویناد کے ضلعے ملے - اور بلاری
اور کڈاپا کے ضلعے نظام کے حصے میں آئے +
۴- ٹیپو کی موت سے فرانسیسوں کا وقار بھی جاتا رہا+

Q. Write short notes on :—

(*a*) Nana Farnavis. (P. U. 1933, 37, 40)
(Important)

(*b*) Raghuba.

سوال - مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو :-
(ا) نانافرنویس (ب) راگھوبا +

نانا فرنویس نانافرنویس بڑا سیاست داں مرہٹہ سردار اور
مادھو راؤ نرائن کا سرپرست تھا - راگھوبا
خود پیشوا بننا چاہتا تھا - اس لئے وہ اس کا مخالف ہو
گیا - اس جھگڑے میں عہدنامہ پوندھر مرتب ہوا - اور
اس نے انگریزوں کی مدد حاصل کی - اسی کی ہمت سے
عہدنامہ سلبئی کی رُو سے مادھو راؤ نرائن پیشوا تسلیم کیا
گیا - مادھو راؤ نرائن کی وفات پر اس کے اقتدار کا
بھی خاتمہ ہو گیا - باجی راؤ ثانی نے اس کو قید کر دیا -
تھوڑے عرصہ بعد رہائی پا کر پھر وزیر اعظم بن گیا -
۱۸۰۰ء میں وفات پائی - اس کے بعد مرہٹہ طاقت کا
شیرازہ بکھر گیا +

راگھوبا یہ باجی راؤ اوّل کا دوسرا بیٹا تھا - اس نے
پنجاب پر فوج کشی کرکے لاہور پر قبضہ کر لیا -
اور یہی قبضہ پانی پت کی تیسری لڑائی کا باعث ہوا -

نرائن راؤ کے قتل کے بعد خود پیشوا بنا۔ اور اپنے مخالف نانا فرنویس کو نیچا دکھانے کے لئے گورنمنٹ بمبئی سے عہدنامہ سُورت کیا۔ جس کی رُو سے سالسٹ اَور بسین انگریزوں کو ملے۔ مرہٹوں کی پہلی لڑائی کے بعد اس نے تنہائی کی زندگی اختیار کی۔ اور تین لاکھ روپیہ سالانہ پنشن پائی +

Q. Write a short note on the Treaty of Bassein and its importance. (Important)

سوال۔ عہدنامہ بسین اور اس کی اہمیت پر مختصر نوٹ لکھو +

عہدنامہ بسین ۱۸۰۲ء

۱۸۰۰ء میں مشہور سیاست دان مرہٹہ سردار نانا فرنویس نے وفات پائی۔ اس کے بعد مرہٹوں میں کوئی ایسا قابل لیڈر نہ رہا۔ جو ان کی طاقت کو متحد رکھتا۔ جسونت راؤ ہلکر اَور دولت راؤ سیندھیا نے ایک دوسرے کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ جس میں پیشوا نے سیندھیا کا ساتھ دِیا۔ اور ہلکر نے ۱۸۰۲ء میں پیشوا اور سیندھیا کی متحدہ فوجوں کو شکست دے کر پونا پر قبضہ کر لیا۔ پیشوا بھاگ کر انگریزوں کے پاس آ گیا۔ اس نے سب سڈی ایری سسٹم قبول کرکے عہدنامہ بسین پر دستخط کر دئے۔ جس کی رُو سے قرار پایا۔ کہ :-

۱- پیشوا انگریزوں کو حاکم اعلےٰ تسلیم کریگا +

۲- وہ ایک امدادی فوج اپنے علاقے میں رکھیگا۔ اَور اس کا خرچ ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ ادا کریگا +

۳- اپنے تمام جھگڑوں میں انگریزوں کو ثالث قرار دیگا +

۴۔ وہ انگریزوں کی دشمن فرنگی اقوام کو اپنے علاقے میں نہ رہنے دیگا ۔

۵۔ گورنر جنرل کی اجازت کے بغیر کسی ریاست سے صلح یا جنگ نہ کریگا ۔

اس کے عوض انگریزوں نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ اور جنرل آرتھر ولزلی نے تھوڑی سی فوج ہمراہ لے کر اُسے پونا کے تخت پر بٹھا دیا ۔

اہمیت۔ یہ عہدنامہ تاریخ ہند میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس عہدنامہ نے نہ صرف پیشوا کو آزادی سے محروم کر دیا۔ بلکہ دوسری مرہٹہ ریاستوں کے سامنے ایک بڑا خطرہ کھڑا کر دیا۔ مرہٹوں کی دوسری۔ تیسری اور چوتھی لڑائیاں اسی کا نتیجہ ہیں ۔

Q. State concisely the causes, main events and results of the Second and Third Marhatta Wars.

سوال۔ مرہٹوں کی دوسری اور تیسری لڑائی کی وجوہات۔ مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو ۔

مرہٹوں کی دوسری لڑائی

۱۸۰۳ء

وجہ۔ راگھوجی بھونسلا اور دولت راؤ سیندھیا نے عہد نامہ بسین کی شرائط کو ہتک آمیز خیال کیا۔ اس لئے انہوں نے انگریزوں سے لڑائی کرنے کی ٹھان لی ۔

مشہور واقعات۔ ۱۔ یہ لڑائی دو محاذوں پر لڑی گئی۔

شمالی ہند میں انگریزی فوجیں لارڈ لیک کے ماتحت تھیں - اور دکن میں سر آرتھر ولزلی انگریزی فوجوں کا انچارج تھا +

۲- لارڈ لیک نے پہلے علی گڑھ پر قبضہ کیا - پھر سیندھیا کو دہلی کے قریب شکست دی - اور شاہ عالم ثانی کو اپنی حفاظت میں لے لیا - پھر آگرہ فتح کیا - اور ۱۸۰۳ء میں سیندھیا کی بچی کھچی فوج کو لاسواری کے مقام پر ایسی شکست فاش دی - کہ وہ صلح پر مجبور ہو گیا - اور اس نے عہد نامہ ارجن گاؤں کو تسلیم کر لیا جس کی رُو سے اس نے سب سڈی ایری سسٹم قبول کیا اور بھڑوچ - احمد نگر اور گنگا اور جمنا کا درمیانی علاقہ انگریزوں کے حوالے کیا +

۳- سر آرتھر ولزلی نے پہلے احمد نگر فتح کیا - پھر سیندھیا اور بھونسلا کی متحدہ فوجوں کو اسٹی کے مقام پر شکست فاش دی - اور دو ماہ کے بعد بھونسلا کو اراگاؤں پر شکست دی - بھونسلا نے تنگ آ کر عہد نامہ دیوگاؤں پر دستخط کر دئے - اس نے کٹک اور بالاسور کا علاقہ انگریزوں کے حوالے کیا - اور قانون امدادی کی شرائط مان کر انگریزوں کی پناہ میں آ گیا +

نتیجہ - اس لڑائی سے انگریزوں کا اقتدار بڑھ گیا - اور مرہٹوں کی طاقت بالکل کمزور ہو گئی +

مرہٹوں کی تیسری لڑائی

۱۸۰۴ء سے ۱۸۰۵ء تک

وجہ - جب سیندھیا اور بھونسلا انگریزوں سے لڑ رہے تھے -

تو ہلکر نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ وہ شمالی ہند اور راجپوتانہ میں لوٹ مار کر رہا تھا۔ اور اس نے انگریزوں کے دوست راجپوت راجاؤں سے چوتھ طلب کی۔ لارڈ ولزلی نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔ لیکن وہ باز نہ آیا۔ اس لئے گورنر جنرل نے اس کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا ۔

مشہور واقعات - ۱- ہلکر کے مقابلہ کے لئے آرتھر ولزلی دکن سے۔ کرنل مرے گجرات سے اور جنرل لیک شمالی ہند سے فوجیں لے کر روانہ ہوئے ۔

۲ - جنرل لیک کی فوج کے تین دستے کرنیل مانسن کی کمان میں ہلکر کے علاقے میں بڑھتے چلے گئے۔ لیکن ہلکر نے انہیں راجپوتانہ میں درہ سکندرہ کے مقام پر شکست فاش دی ۔

۳ - ہلکر کی اس کامیابی سے راجہ بھرت پور اس کا طرفدار ہو گیا۔ دونوں مل کر دہلی کی طرف بڑھے۔ لیکن فتح نہ کر سکے ۔

۴ - لارڈ لیک نے ہلکر کی افواج کو ڈیگ اور فرخ آباد کے مقامات پر شکست دی۔ پھر بھرت پور کی طرف کوچ کیا۔ لیکن اسے فتح کرنے میں ناکام رہا۔ راجہ بھرت پور خود لڑائی سے تنگ آ گیا۔ اس لئے اس نے ۱۸۰۵ء میں انگریزوں سے صلح کر لی ۔ اور ہلکر پنجاب میں بھاگ گیا ۔

لڑائی کے خاتمہ سے پہلے ہی ولزلی کو انگلستان میں بلا لیا گیا ۔

نتیجہ۔ لارڈ ولزلی کے جانشین سر جارج بارلو نے ہلکر سے صلح کر لی ۔

Q. What annexations were made by Lord Wellesley?

سوال۔ لارڈ ولزلی نے کون کون سے علاقے انگریزی عملداری میں شامل کئے ؟

الحاقات

لارڈ ولزلی کے الحاقات تین طرح کے تھے:۔

١۔ الحاقات بذریعہ سب سڈی ایری سسٹم۔

١۔ ۱۸۰۰ء میں نظام نے کنٹنجنٹ فوج کے خرچ کے عوض بلاری اور کڈاپا کے ضلعے دئے ۔

۲۔ نواب اودھ نے روہیلکھنڈ اور گورکھ پور کے ضلعے دئے ۔

۲۔ الحاقات بذریعہ فتوحات:۔

١۔ بھونسلا نے مرہٹوں کی دوسری لڑائی میں عہد نامہ دیوگاؤں کی رُو سے کٹک اور بالاسور کا علاقہ دیا ۔

۲۔ سیندھیا نے مرہٹوں کی دوسری لڑائی میں عہدنامہ ارجن گاؤں کی رُو سے بھڑوچ ۔ احمد نگر اور گنگا اور جمنا کا درمیانی علاقہ دیا ۔

۳۔ الحاقات بذریعہ بدنظمی:۔

١۔ تنجور۔ ریاست کا انتظام خراب تھا۔ جب راجہ لاولد مر گیا۔ تو لارڈ ولزلی نے اس کے متبنا کو چار لاکھ روپیہ پنشن دے کر تنجور کو انگریزی علاقے میں شامل کر لیا ۔

۲۔ سُورت۔ سُورت کا راجہ بھی لاولد مر گیا۔ اور اس کا علاقہ احاطہ بمبئی میں شامل کیا گیا ۔

لارڈ ولزلی کے عہد میں
۱۸۰۵ء
سکھ
راجپوتانہ
اودھ
بہار
بنگال
مرہٹوں کی
سورت
بمبئی
نظام
میسور
ٹراونکور
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
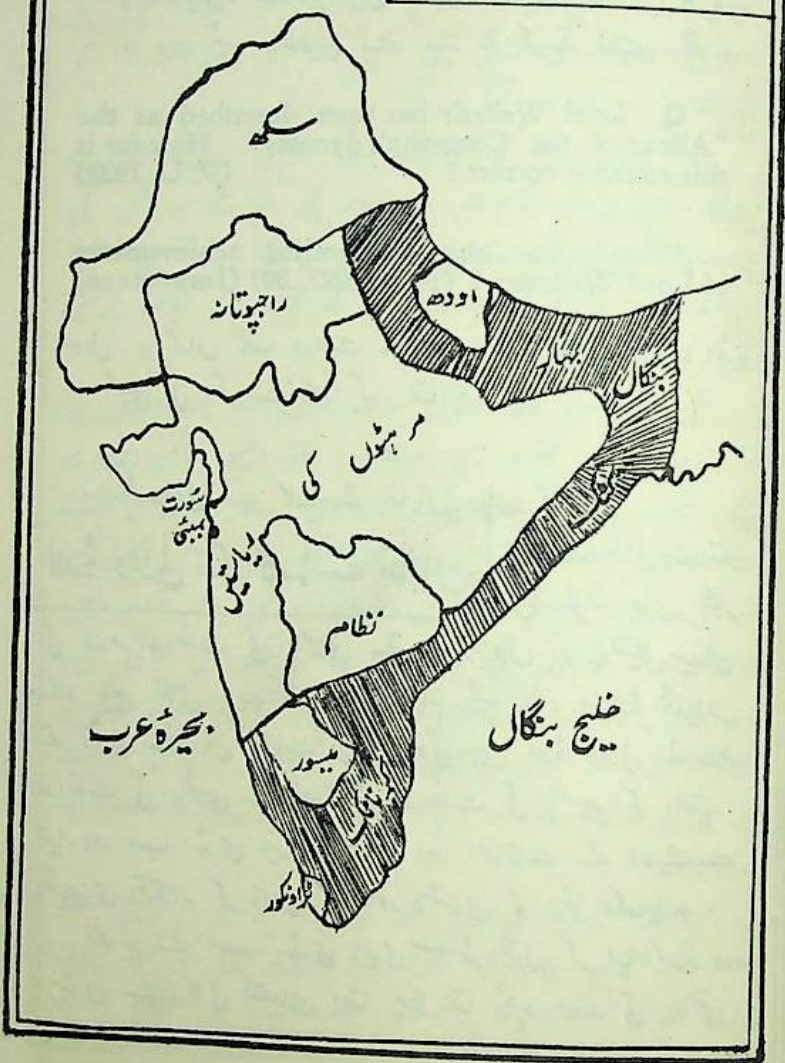
۳ - کرناٹک - کرناٹک کے نئے نواب عظیم الدولہ کو گورنر جنرل نے اس بنا پر پنشن دے کر اس کی ریاست کو انگریزی عملداری میں شامل کر لیا - کہ اس کا باپ اور دادا ٹیپو سلطان سے ساز باز کرتے رہے تھے +

Q. Lord Wellesly has been described as the "Akbar of the Company's dynasty". - How far is this estimate correct ? (P. U. 1932)

or

What were the outstanding achievements of Lord Wellesley ? (P. U. 1927, 39) (Important)

سوال - یہ کہاں تک درست ہے - کہ لارڈ ولزلی ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا اکبر تھا ؟

یا

لارڈ ولزلی کے کارہائے نمایاں بیان کرو +

لارڈ ولزلی کے کارہائے نمایاں

جب لارڈ ولزلی ہندوستان میں آیا - تو سر جان شور کی عدم مداخلت کی پالیسی نے انگریزوں کو پولیٹیکل میدان سے باہر نکال دیا ہوا تھا - نظام - ٹیپو اور مرہٹے انگریزوں کے دشمن تھے - ان حالات کی موجودگی میں لارڈ ولزلی نے عدم مداخلت کی پالیسی کو چھوڑ کر مداخلت کی پالیسی کو اختیار کیا - اور سب سڈی ایری سسٹم اور الحاقات کے ذریعے سے انگریزی اقتدار کو بحال کیا - اور دشمنوں کو نیچا دکھایا +

نظام نے سب سڈی ایری سسٹم قبول کر لیا - کیونکہ وہ مرہٹوں سے کافی نقصان اٹھا چکا تھا - ٹیپو میسور کی چوتھی

لڑائی میں مارا گیا۔ اور میسور کے نئے راجہ کرشن نے سبسڈی ایری سسٹم کو قبول کر لیا۔ باجی راؤ ثانی پیشوا عہد نامہ بسین کر کے مرہٹوں کی قومی آزادی کھو بیٹھا۔ مرہٹوں کی دوسری اور تیسری لڑائی میں مرہٹہ طاقت اور اقتدار کو نہایت کمزور کر دیا گیا۔

لارڈ ولزلی نے کچھ علاقے سب سڈی ایری سسٹم کے ذریعے۔ کچھ علاقے فتوحات سے اور کچھ علاقے بد نظمی کی بدولت انگریزی عملداری میں شامل کر لئے۔ اور اس طرح سلطنت کی توسیع کر کے نیپولین کے حملے کے خلاف برٹش انڈیا کو محفوظ کر دیا۔

غرضیکہ جب لارڈ ولزلی سات سال کے بعد واپس گیا۔ تو ہندوستان کا نقشہ ہی بدلا ہؤا تھا۔ دیسی دشمن برباد ہو چکے تھے۔ دیسی حکمرانوں کے درباروں سے فرانسیسی اقتدار جاتا رہا تھا۔ سلطنت وسیع ہو چکی تھی۔ اب کمپنی تجارتی کمپنی نہ تھی۔ بلکہ حقیقی معنوں میں فرمانروا تھی۔ اور تمام دیسی راجاؤں اور نوابوں کی پشت و پناہ تصوّر کی جاتی تھی۔ ان باتوں کو مد نظر رکھ کر بلا شبہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ لارڈ ولزلی نے اپنی پالیسی اور تدبّر سے انگریزی حکومت کو افضل طاقت بنا کر اپنے وطن کی قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

جس طرح مغلیہ خاندان میں اکبر اپنی فتوحات اور توسیع سلطنت کے لئے مشہور ہے۔ اسی طرح لارڈ ولزلی کمپنی کے گورنر جنرلوں میں انگریزی سلطنت کو وسعت دینے اور اسے مضبوط بنانے

میں ناسور ہے۔ اس لئے لارڈ ولزلی کو ایسٹ انڈیا کمپنی کا اکبر کہنا بالکل بجا اور روا ہے +

سر جارج بارلو

۱۸۰۵ء سے ۱۸۰۷ء تک

لارڈ ولزلی کے بعد لارڈ کارنوالس دوبارہ گورنر جنرل بن کر آیا۔ لیکن تین ماہ کے بعد غازی پور میں مر گیا۔ اور نئے گورنر جنرل کے آنے تک سر جارج بارلو کونسل کا سنیئر ممبر اس کے فرائض سر انجام دیتا رہا۔ اس کے عہد کا مشہور واقعہ ویلور کی **بغاوت** ہے۔ ویلور میں ۱۸۰۶ء میں سپاہیوں نے بغاوت کر دی۔ اور ۱۱۳ انگریزوں کو قتل کر دیا۔ کرنیل گلیسی نے بغاوت فرو کرنے میں بڑی ہمّت سے کام لیا۔ اور ٹیپو سلطان کے لڑکوں کو جو ویلور میں نظر بند تھے۔ اور جن پر لوگوں کے جذبات بھڑکانے کا الزام تھا۔ کلکتہ میں بھیج دیا گیا۔ اور فوجی سپاہیوں کی شکل و صورت میں یکسانیت پیدا کرنے والے قوانین پر عمل درآمد بند کیا گیا +

لارڈ منٹو

۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک

Q. Give a brief account of the administration of Lord Minto. (P. U. 1924)

سوال - لارڈ منٹو کے عہد حکومت کے واقعات مختصر طور پر بیان کرو +

واقعات

۱- **بندھیل کھنڈ میں بد نظمی** - لارڈ منٹو نے ۱۸۰۷ء میں بندھیلکھنڈ کی بد امنی کو رفع کرکے ملک میں امن و امان قائم کیا +

۲- **بغاوت ٹراونکور** - ۱۸۰۸ء میں ٹراونکور میں بغاوت ہوئی - جس میں ۳۲ انگریز مارے گئے - لیکن یہ بغاوت جلدی ہی فرو ہو گئی +

۳- **سفارتیں** - لارڈ منٹو نے ایران - افغانستان - پنجاب اور سندھ میں سفیر بھیج کر ان کے حکمرانوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کئے - اس طرح خشکی کی طرف سے روسی اور فرانسیسی حملے کا خطرہ دُور ہو گیا +

۴- **بحری کارنامے** - لارڈ منٹو نے بحری بیڑہ بھیج کر فرانسیسوں کے جزیرہ مارشیش اور بوربون پر قبضہ کر لیا - مارشیش اب تک انگریزوں کے پاس ہے - اور بوربون ۱۸۱۴ء میں واپس کر دیا +

۵- **عہدنامہ امرتسر** - دیکھو صفحہ ۲۱۶ کتاب ہذا - یہ عہدنامہ نہایت اہم ہے - اس کی رُو سے دریائے جمنا اور ستلج کا علاقہ بغیر لڑائی کئے انگریزی حفاظت میں آ گیا +

۶- **چارٹر کی تجدید ۱۸۱۳ء** - نئے چارٹر کی رُو سے ہر انگریز کو تجارت کی آزادی مل گئی - لیکن چین کی تجارت مزید بیس سال کے لئے کمپنی کے پاس رہی +

مارکوئیس آف ہیسٹنگز

۱۸۱۳ء سے ۱۸۲۳ء تک

مارکوئیس آف ہیسٹنگز ۱۸۱۳ء میں گورنر جنرل بن کر آیا۔ یہ شروع شروع میں ولزلی کی پالیسی کے سخت خلاف تھا۔ لیکن ہندوستان کے حالات نے اسے مداخلت کی پالیسی پر مجبور کر دیا۔ اس کے زمانے میں کئی نئے معاہدے ہوئے۔ کئی علاقے انگریزی سلطنت میں شامل ہوئے۔ جن کے باعث ہیسٹنگز کا عہد خاص شہرت رکھتا ہے +

Q. State concisely the causes, main events and results of the Nepalese War.

سوال۔ جنگ نیپال کی وجوہات۔ مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو +

جنگ نیپال

۱۸۱۴ء سے ۱۸۱۶ء تک

وجہ۔ نیپال کے گورکھوں نے رفتہ رفتہ اپنی سلطنت کو بڑھانا شروع کیا۔ اور جنوب کی طرف انگریزی علاقے پر بھی دست درازی شروع کی۔ چنانچہ ۱۸۱۴ء میں بٹوال اور شیو راج کے قلعوں پر قابض ہو گئے۔ ہیسٹنگز نے ان اضلاع کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ گورکھوں نے انکار کیا۔ اس لئے گورنر جنرل نے لڑائی کا اعلان کر دیا +

مشہور واقعات۔ انگریزوں کی طرف سے نیپال میں چار مہمیں روانہ کی گئیں۔ جن میں سے تین ناکام رہیں۔

اوّل تو ان مہمات کے سپہ سالار ناقابل تھے۔دوم پہاڑی علاقوں کے راستوں اور مشکلات سے ناواقفیت ان کی ناکامی کا باعث ہوئی۔چوتھی مہم کا کمانڈر اختر لونی تھا۔جو نیپال میں بڑھتا ہوا چلا گیا۔ اس لئے گورکھا سردار امر سنگھ سے ملاؤن کا قلعہ چھین لیا۔ اور کھٹمنڈو کی طرف بڑھا۔ اور کھٹمنڈو سے ۵ میل کے فاصلے پر گورکھوں کو ایک اور شکست دی۔اور عہدنامہ سگولی کی رُو سے صلح ہو گئی ۔

نتیجہ۔ عہدنامہ سگولی ۱۸۱۶ء۔اس عہدنامہ کی رُو سے :-

۱۔ انگریزوں کو گڑھوال اور کماؤں کے ضلعے جن میں المورہ۔ ڈیرہ دُون۔منصوری۔نینی تال اور شملہ صحت افزا مقامات آباد ہیں۔ملے ۔

۲۔کھٹمنڈو میں ایک انگریز ریذیڈنٹ رہنے لگا ۔

Q. Who were the Pindaris? How were they suppressed?

سوال۔پنڈارے کون تھے ؟ ان کا خاتمہ کس طرح ہوا ؟

پنڈارے پنڈارے ڈاکوؤں اور لٹیروں کا ایک گروہ تھا۔ جن کا پیشہ لوٹ مار اور قتل و غارت تھا۔ ان میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل تھے۔یہ جہاں جاتے تھے۔تباہی مچا دیتے تھے۔ سرسبز کھیتوں کو آگ لگا کر راکھ کر دیتے تھے۔ گھروں کو دیا سلائی دکھا دیتے۔عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے اور عورتوں کی عصمت دری کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔کئی بوڑھے ان کے گھوڑوں تلے روندے

جاتے تھے۔ پوشیدہ مال و دولت کے معلوم کرنے میں لوگوں کو سخت عذاب دیتے تھے ۔ ان کی سرگرمیاں زیادہ تر وسط ہند کے علاقے میں تھیں +

پنڈاروں کے سردار۔ پنڈاروں کے مشہور سردار امیر خاں ۔ واصل محمد ۔ کریم خاں اور چیتو تھے +

پنڈاروں کا حشر۔ لارڈ ہیسٹنگز نے ان کا خاتمہ کردینے کا فیصلہ کیا ۔ اور تمام انگریزی علاقے سے ایک لاکھ بیس ہزار فوج تیار کی ۔ جس نے مالوہ کے علاقے میں پنڈاروں کا محاصرہ کر لیا ۔ اور چار سال کے اندر اندر پنڈاروں کا نام و نشان نہ چھوڑا +

لیڈروں کا انجام۔ امیر خاں نے اطاعت قبول کر لی ۔ اسے ٹونک کا نواب بنا دیا گیا ۔ کریم خاں کو گورکھ پور کے قریب ایک جاگیر ملی ۔ واصل محمد نے خودکشی کرکے اپنی جان گنوائی ۔ چیتو جنگلوں میں بھاگ گیا ۔ جہاں اُسے کسی چیتے نے پھاڑ ڈالا +

Q. State concisely the causes, main events and results of the Fourth Marhatta War.

سوال ۔ مرہٹوں کی چوتھی لڑائی کی وجوہات ۔ مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو +

مرہٹوں کی چوتھی لڑائی
۱۸۱۷ء سے ۱۸۱۸ء تک

وجوہات ۔ ۱ ۔ آخری پیشوا باجی راؤ ثانی عہد نامہ بسین کی شرائط سے آزاد ہونا چاہتا تھا +

۲ ۔ گائیکواڑ اور پیشوا کے درمیان خراج کا جھگڑا صاف کرنے

لارڈ ہیسٹنگز کے عہد میں
۱۸۲۳ء
سکھ
پنجاب
راجپوتانہ
دہلی
اودھ
نیپال
سندھ
گائیکوار
سندھیا
ہلکر
جبلپور
بہار
بنگال
بھونسلا
مرہٹہ
بمبئی
نظام حیدرآباد
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
میسور
ٹراونکور
لنکا
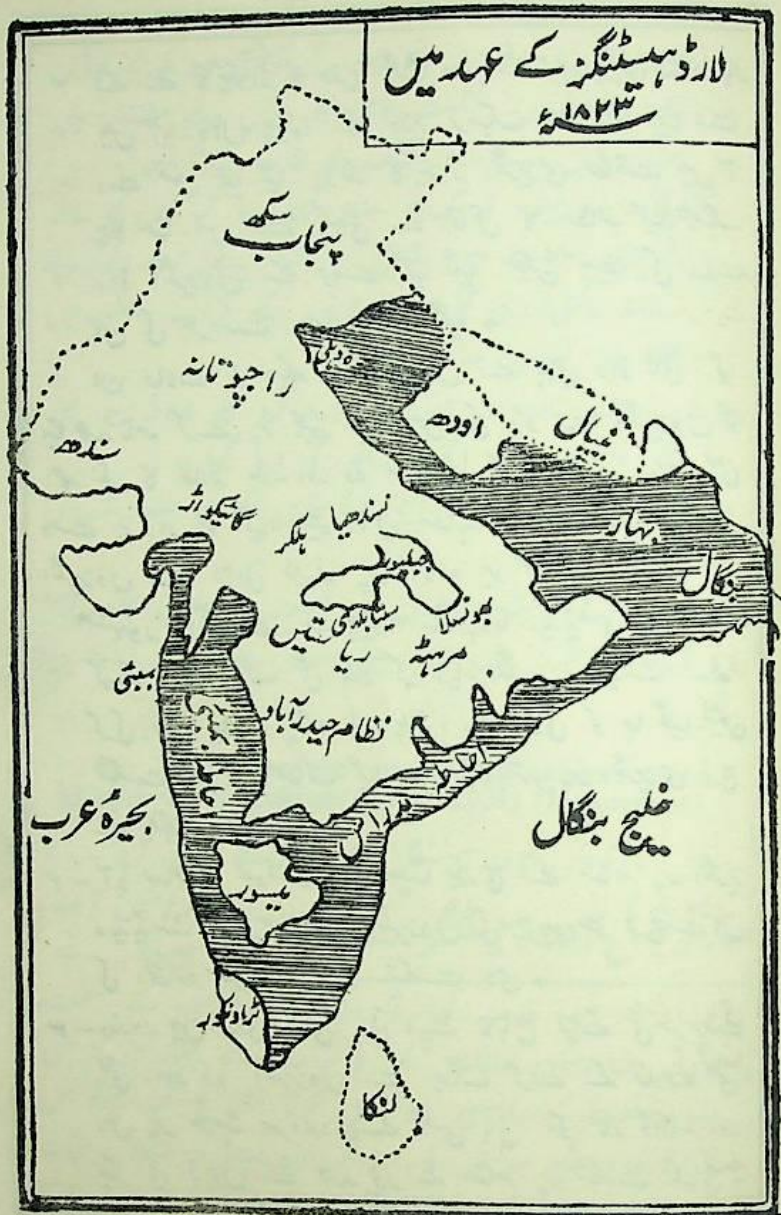
کے لئے گائیکواڑ کا وزیر گنگا دھر شاستری پیشوا کے دربار میں آیا۔ وہاں پیشوا کے وزیر ترمبک راؤ کے ایما سے اسے قتل کیا گیا۔ چونکہ گائیکواڑ انگریزی حفاظت میں آ چکا تھا۔ اس لئے کمپنی نے قاتل کا مطالبہ کیا۔ ترمبک راؤ انگریزوں کے حوالے کیا گیا۔ لیکن پیشوا کی مدد سے ان کی حراست سے بھاگ گیا۔

ان حالات کو دیکھ کر انگریزوں نے باجی راؤ ثانی کو نیا عہد نامہ کرنے پر مجبور کیا۔ اس کی رُو سے انگریزوں کو احمد نگر کا علاقہ ملا۔ اور وہ مرہٹوں کی سرداری سے بھی دست بردار ہو گیا۔ پیشوا اس معاہدہ سے تنگ ہو کر انگریزوں سے لڑائی لڑنے پر آمادہ ہو گیا۔

مشہور واقعات۔ ۱۔ پیشوا نے پونا ریذیڈنسی پر حملہ کر کے اسے آگ کی نذر کر دیا۔ انگریز ریذیڈنٹ نے کرکی میں جا کر پناہ لی۔ پیشوا نے کرکی کو جا گھیرا۔ لیکن شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اور پُونا شہر پر انگریزی فوج نے قبضہ کر لیا۔

۲۔ آپا صاحب بھونسلا نے سیتا بلدی کے مقام پر انگریز ریذیڈنٹ پر حملہ کیا۔ انگریزوں کی چودہ سو فوج نے اس کی اٹھارہ ہزار فوج کو شکست دی۔

۳۔ اندور میں رانی تلسی بائی اپنے نابالغ لڑکے کی سرپرست تھی۔ اور وُہ انگریزوں سے جنگ کرنے کے خلاف تھی۔ اس پر مرہٹہ سرداروں نے تلسی بائی کو مار ڈالا۔ اور ہلکر کی فوجوں نے مہدپور کے مقام پر شکست کھائی۔

۴- اب انگریزی افواج نے پیشوا کو آشتی اور کوری گاؤں کے مقامات پر شکست دی- اور اس نے ۱۸۱۸ء میں ہتھیار ڈال دئے- اور جنگ کا خاتمہ ہو گیا +

نتائج- ۱- پیشوا کو گدی سے اتار دیا گیا- اس کا علاقہ انگریزی سلطنت میں شامل کیا گیا- اسے آٹھ لاکھ روپے سالانہ پنشن دی گئی- اور کانپور کے قریب بٹھور میں نظر بند کر دیا +

۲- ریاست ستارہ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ سیوا جی کے خاندان کے ایک راجہ کو دیا گیا +

۳- بھونسلا اور ہلکر نے اپنی ریاستوں کا کچھ حصہ انگریزوں کی نذر کیا +

اس طرح مرہٹہ سرداروں کی طاقت کا بالکل خاتمہ کر دیا گیا- اور انگریز ہندوستان میں سب سے اعلےٰ طاقت بن گئے +

Q. What were the outstanding achievements of Marquis of Hastings? (P.U. 1939) (Important)

سوال- مارکوئیس آف ہیسٹنگز کے کارنامے بیان کرو +

مارکوئیس آف ہیسٹنگز کے کارنامے

مارکوئیس آف ہیسٹنگز نے جب ہند میں قدم رکھا- تو ولزلی کی پالیسی کے سخت خلاف تھا- لیکن حالات اور واقعات سے مجبور ہو کر اس نے مداخلت کی پالیسی پر عمل کرنا شروع کیا- پہلے اس نے گورکھوں کی سرکشی کو دبا کر ان سے دوستانہ تعلقات

قائم کئے۔ جہاں سلطنت میں توسیع ہوئی۔ وہاں شمال کی طرف سے کسی حملے کا خطرہ نہ رہا۔ پھر چار سال کے عرصہ میں پنڈاروں کی بیخ کنی کرکے ملک کو ان کے مظالم سے نجات دلوائی۔ اور مرہٹوں کی چوتھی لڑائی میں کامیابی حاصل کرکے مرہٹہ سلطنت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ پیشوا انگریزوں کا پنشن خوار ہو کر نظر بند ہو گیا۔ اور مرہٹوں کی چھوٹی چھوٹی باجگذار ریاستیں رہ گئیں۔ راجپوتوں نے بھی انگریزوں کی برتری کو تسلیم کیا۔ اس کے عہد میں ۲۸ لڑائیاں ہوئیں۔ ایک سو بیس قلعے فتح ہوئے۔ اور دیسی حکمرانوں کے ساتھ ۱۹ عہدنامے ہوئے۔ ان کے علاوہ آئینی اصلاحات نے اس کے کارناموں میں عظیم الشان اضافہ کیا۔ اس کے عہد میں محکمہ مال اور عدالتوں کے فرائض اکٹھے کر دئے گئے۔ ہندوستانی افسروں کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ کئی ورنیکلر سکول کھولے گئے۔ تعلیم نسواں کی اشاعت میں بھی کوشش کی گئی۔ سڑکوں اور پلوں کی تعمیر ہوئی۔ غرضیکہ انگریزی حکومت کو نہایت شان دار بنانے کے لئے جس کام کی ابتدا لارڈ ولزلی نے کی تھی۔ اس کی تکمیل مارکوئیس آف ہیسٹنگز نے کر دی۔

لارڈ ایمہرسٹ

۱۸۲۳ء سے ۱۸۲۸ء تک

Q. State concisely the causes, main events

and results of the First Burmese War.
(P. U. 1936, 38, 40) **(Important)**

سوال - برما کی پہلی لڑائی کی وجوہات - مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو +

برما کی پہلی لڑائی
۱۸۲۴ء سے ۱۸۲۶ء تک

وجہ - اہل برما نے اپنی سلطنت کو بڑھانا شروع کیا - اور آسام - کچھار اور منی پور کے علاقے ان کے قبضہ میں آ گئے - انہوں نے ڈھاکہ اور چٹاگانگ کے اضلاع پر بھی اپنا دعوے کیا - اور خلیج بنگال کے ایک انگریزی جزیرے شاہپوری پر بھی قابض ہو گئے - اس لئے گورنر جنرل نے جنگ کا اعلان کر دیا +

مشہور واقعات - ۱ - ایک انگریزی فوج آسام کے راستے برما کے دارالخلافہ آوا پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوئی - لیکن دشوار گذار جنگلات اور پہاڑی راستوں کی وجہ سے بہت نقصان اٹھایا +

۲ - دوسری انگریزی فوج سمندر کے راستے جرنیل کیمبل کی سرکردگی میں بھیجی گئی - جس نے رنگون فتح کر لیا +

۳ - شاہ برما کا سپہ سالار مہابندولہ ساٹھ ہزار فوج لے کر مقابلہ کو آیا - اور ساتھ ہی طلائی زنجیریں لایا - تاکہ گورنر جنرل کو قید کر کے شاہ برما کے پیش کرے لیکن شکست کھا کر مارا گیا - اور انگریزی فوج فتح کے نقارے بجاتی ہوئی یندبُو تک جا پہنچی - اس وقت شاہ برما کی آنکھیں کھلیں - اور اس نے عہدنامہ یندبو پر دستخط کر

دے +

نتیجہ - عہد نامہ یندبو ۱۸۲۶ء - اس کی رُو سے :-

۱- انگریزوں کو آسام - اراکان اور تناسرم کے علاقے ملے +

۲- شاہ برما نے ایک کروڑ روپیہ تاوان جنگ ادا کیا +

۳- ایک انگریز ریذیڈنٹ شاہ برما کے دربار میں رہنے لگا +

نوٹ :- لارڈ ایمہرسٹ نے ۱۸۲۵ء میں قلعہ بھرت پور کے ناقابل تسخیر قلعہ کو فتح کیا - اور اصلی راجہ کو گدی پر بٹھایا - اور دوسرے دعویدار (مرحوم راجہ کے بھتیجے) کو قید کر کے بنارس بھیج دیا +

لارڈ ولیم بنٹنک

۱۸۲۸ء سے ۱۸۳۵ء تک

Q Give the administration, social, and educational reforms introduced by Lord William Bentinck. (P.U. 1920, 22, 25,33, 37)

(V. Important)

سوال - لارڈ ولیم بنٹنک کی انتظامیہ - مجلسی اور تعلیمی اصلاحات بیان کرو +

لارڈ ولیم بنٹنک کا نام اصلاحات کی وجہ سے تاریخ ہند میں سُنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے - اس کی اصلاحات حسب ذیل ہیں :-

۱- انتظامیہ اصلاحات | (۱) مالی اصلاحات - ۱- گورنر جنرل

نے کلکتہ کے گرد چار سو میل کے اندر اندر دورے
پر جانے والے فوجی افسروں کا بھتہ کلائو کے مقرر کردہ
بھتہ سے نصف کر دیا +

۲۔ صوبہ آگرہ (صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ) میں تیس سالہ
بندوبست اراضی کرکے لگان بڑھایا +

۳۔ اس نے افیون پر محصول لگایا۔ اور اس کی تجارت پر
پابندیاں عائد کیں +

۴۔ صوبہ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ میں کئی لوگ اپنی زمینوں کو
جاگیریں ظاہر کرتے تھے۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے ان کی
تحقیقات کرائی۔ اور جو زمینیں جاگیریں ثابت نہ ہوئیں۔
ان پر لگان لگایا +

۵۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے ہندوستانیوں کو بڑے بڑے عہدوں
پر مامور کیا۔ جس سے انتظامیہ محکموں کے اخراجات
کم ہو گئے۔ کیونکہ قابل ہندوستانی قلیل تنخواہوں پر مل
سکتے تھے +

ان مالی اصلاحات سے دو کروڑ روپے سالانہ کی بچت
ہوئی +

(ب) عدالتی اصلاحات۔ ۱۔ لارڈ کارنوالس نے انصاف کے
لئے ہر ایک ضلع میں ایک ایک ڈسٹرکٹ جج مقرر
کیا تھا۔ لیکن لارڈ ولیم بنٹنک نے کلکٹر کو ہی دیوانی
اور فوجداری مقدمات سُننے کے اختیارات دئے +

۲۔ الہ آباد میں ایک ہائی کورٹ اور ایک ریوینو بورڈ
قائم ہوا +

۳- عدالتوں میں فارسی کی بجائے اردو دفتری زبان قرار پائی *

۴- کارنوالس کی قائم کردہ کلکتہ۔ ڈھاکہ۔ مرشد آباد اور پٹنہ کی اپیل کی عدالتوں کو بند کر دیا *

۵- وائسرائے کی انتظامیہ کونسل میں ایک قانونی ممبر کی اسامی بڑھائی گئی۔ لارڈ میکالے پہلا قانونی ممبر تھا*

۲- مجلسی اصلاحات

۱- رسم ستی کا انسداد ۱۸۲۹ء۔ مدت سے ہندوستان میں رسم ستی جاری تھی۔ جس کی وجہ سے ہندو بیوہ عورتیں اپنے خاوندوں کے ساتھ چتا میں جل کر مر جاتی تھیں۔ اب تجربہ نے ثابت کر دیا تھا۔ کہ بہت کم عورتیں خود بخود ستی ہونے پر رضامند ہوتی تھیں۔ ورنہ انہیں ستی ہونے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ ۱۸۲۹ء میں لارڈ ولیم بنٹنک نے ایک قانون کے ذریعے سے ستی ہونا یا ستی ہونے کی ترغیب دینا جرم قرار دیا۔ خلق خدا کی اس خدمت میں راجہ رام موہن رائے نے بھی گورنر جنرل کی بڑی مدد کی *

۲- ٹھگی کا انسداد۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے رسم ستی کے علاوہ ٹھگی کا بھی انسداد کیا۔ پنڈاروں کی طرح ٹھگوں کا پیشہ بھی لوٹ مار اور غارت گری تھا۔ ہندوستان کے ہر صوبہ میں ان کے گروہ مسلح ہو کر بھیس بدل کر پھرتے تھے۔ لیکن وسط ہند میں ان کے بڑے بڑے گروہ موجود تھے۔ یہ بھولے بھالے مسافروں

کو لوٹ لیتے تھے۔ اور بسا اوقات قتل کر دیتے تھے۔ یہ کالی دیوی کے پجاری تھے۔ اور انسانی قربانی دینا ثواب سمجھتے تھے۔ بات چیت کرنے کے لئے ان کے خفیہ اشارے مقرر تھے۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے میجر سلیمن کو ٹھگوں کی بیخ کنی پر مقرر کیا۔ جس نے چھ سال کے عرصہ میں تین ہزار سے زیادہ ٹھگ گرفتار کرکے ان کا خاتمہ کر دیا +

۳۔ دختر کشی کا انسداد۔ راجپوتوں میں ایک برا رواج تھا۔ کہ جب ان کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی۔ تو یا تو اُسے زندہ ہی زمین میں دبا دیتے تھے یا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے تھے۔ ولیم بنٹنک نے اس کا بھی خاتمہ کر دیا +

۴۔ انسانی قربانی کا انسداد۔ گونڈ لوگ اپنے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے انسانی قربانی دیا کرتے تھے۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے اس کو بھی قانوناً بند کر دیا +

۲۔ تعلیمی اصلاحات

۱۔ ۱۸۱۳ء کے چارٹر کی رُو سے ہندوستانیوں کی تعلیم کے لئے ایک لاکھ روپیہ سالانہ کا خرچ مخصوص کیا گیا تھا۔ اور یہ روپیہ مشرقی زبانوں کی تعلیم پر خرچ ہوتا تھا۔ ۱۸۳۵ء میں لارڈ ولیم بنٹنک نے قانونی ممبر لارڈ میکالے کے مشورہ کے مطابق فیصلہ کیا۔ کہ آئندہ انگریزی کے ذریعے سے تعلیم دی جائے +

۲۔ کلکتہ میں میڈیکل کالج اور بمبئی میں الفنسٹن کالج کھولے

گئے +

دیسی ریاستوں میں مداخلت اور الحاق

لارڈ ولیم بنٹنک دیسی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل دینا نہ چاہتا تھا۔ لیکن بعض واقعات کی وجہ سے اسے مجبوراً دخل دینا پڑا +

۱۔ بھوپال اور جے پور میں گدی نشینی کے جھگڑے رفع کئے +

۲۔ الحاقِ میسور۔ میسور کا راجہ کرشن بڑا عیاش۔ فضول خرچ اور نالائق تھا۔ اس لئے ۱۸۳۱ء میں ولیم بنٹنک نے راجہ کو پنشن دے کر میسور کا الحاق کر لیا۔ اور ۱۸۸۱ء تک کمپنی کے زیر اہتمام رہا۔ پھر لارڈ رپن نے اسے ایک نئے راجہ کے حوالے کیا +

۳۔ الحاقِ کچھار۔ ۱۸۳۲ء میں کچھار کا راجہ لاولد مر گیا۔ تو رعایا کی مرضی سے کچھار کا علاقہ انگریزی سلطنت میں شامل کیا گیا +

۴۔ الحاقِ کورگ۔ کورگ کا راجہ بڑا ظالم تھا۔ اس نے اپنے تمام رشتہ داروں کو قتل کروا دیا۔ اور رعایا کو بھی اپنے مظالم کا نشانہ بنایا۔ بنٹنک نے اسے گدی سے اتار کر بنارس بھیج دیا۔ اور ۱۸۳۴ء میں باشندگانِ کورگ کی درخواست پر ریاست کو انگریزی عملداری میں شامل کیا گیا +

خارجہ پالیسی

۱۔ لارڈ ولیم بنٹنک نے ۱۸۳۱ء میں بمقام روپڑ مہاراجہ رنجیت سنگھ سے

ملاقات کی +

۲ - لارڈ ولیم بنٹنک نے ۱۸۳۲ء میں امیران سندھ کے ساتھ دوستانہ معاہدہ کیا +

چارٹر ۱۸۳۳ء ۱۸۳۳ء میں کمپنی کے چارٹر کی تجدید ہوئی - جس کی رُو سے :-

۱ - چین کی تجارت بھی ہر انگریز کے لئے آزاد کر دی گئی +

۲ - گورنر جنرل آف بنگال کی بجائے اس عہدہ کا نام گورنر جنرل آف انڈیا قرار پایا +

۳ - گورنر جنرل کی انتظامیہ کونسل میں ایک قانونی ممبر بڑھا دیا گیا +

۴ - طے پایا - کہ ہندوستانی رعایا کا کوئی فرد محض ہندوستانی ہونے کی بنا پر کمپنی کی ملازمت سے محروم نہ رکھا جائے گا +

سر چارلس مٹکاف

۱۸۳۵ء سے ۱۸۳۶ء تک

چارلس مٹکاف قائم مقام گورنر جنرل مقرر ہوا - اس کے عہد کا مشہور واقعہ اخباروں کی مکمل آزادی ہے - لیکن اس کے اس کام سے کمپنی کے ڈائرکٹر بہت ناراض ہوئے - اس لئے وہ ۱۸۳۶ء میں مستعفی ہو گیا +

لارڈ آک لینڈ

۱۸۳۶ء سے ۱۸۴۲ء تک

لارڈ الن برا

۱۸۴۲ء سے ۱۸۴۴ء تک

Q. State concisely the causes, main events, aud results of the First Afghan War.
(P.U. 1939, 40) **(Important)**

سوال۔ افغانستان کی پہلی لڑائی کی وجوہات۔مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو۔

افغانستان کی پہلی لڑائی

۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک

وجہ۔ان دنوں روس وسط ایشیا میں اپنا اقتدار بڑھا رہا تھا۔اور انگلستان اور ہندوستان کے سیاست دان اس کی پیشقدمی کو ہندوستان کے لئے خطرہ سمجھتے تھے۔۱۸۳۷ء میں جب ایرانیوں نے روس کی ترغیب پر ہرات پر قبضہ کر لیا۔تو انگریزوں کو اور بھی خطرہ ہوًا۔اس لئے آک لینڈ نے کپتان برنز کو اپنا سفیر بنا کر دوست محمد خاں والئے افغانستان کے پاس بھیجا اس نے کہا۔کہ اگر مجھے رنجیت سنگھ سے پشاور دلوا دو۔تو میں آپ کی مرضی کے مطابق عہدنامہ کر سکتا ہوں۔لیکن انگریز مہاراجہ سے بگاڑنے کو تیار نہ تھے۔اس لئے اُنہوں نے اِنکار کر دیا۔اور دوست محمد خاں نے رُوس سے امداد طلب کی۔

ان دنوں تخت افغانستان کا ایک اور دعویدار شاہ شجاع لدھیانہ میں موجود تھا۔ وہ انگریزوں کی عطا کی ہوئی پنشن پر گذارہ کرتا تھا۔ لارڈ آک لینڈ نے شاہ شجاع کو امیر افغانستان بنانا چاہا۔ اس لئے شاہ شجاع۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ اور انگریزوں نے ایک معاہدہ کیا۔ کہ شاہ شجاع کو افغانستان کے تخت پر بحال کیا جائے ⁂

مشہور واقعات۔ انگریزی لشکر نے سندھ اور درّہ بولان کے راستے افغانستان پر حملہ کیا۔ کیونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب میں سے گذرنے کی اجازت نہ دی۔ انگریزی فوج نے پہلے قندھار پر قبضہ کیا پھر غزنی پر۔ اس کے بعد کابل پر۔ دوست محمد خاں بھاگ گیا۔ اور انگریزوں نے شاہ شجاع کے امیر افغانستان ہونے کا اعلان کر دیا۔ دوست محمد خاں نے ۱۸۴۰ء میں اپنے آپ کو انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ اور بطور شاہی قیدی کلکتہ بھیجا گیا۔ اس کے دو سال بعد تک افغانستان میں بالکل امن رہا ⁂

شاہ شجاع پٹھانوں میں ہر دلعزیز نہ تھا۔ اور وہاں انگریزوں کی موجودگی کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ۱۸۴۱ء میں پٹھانوں نے دوست محمد خاں کے بیٹے اکبر خاں کی رہنمائی میں کابل پر دھاوا بول دیا۔ اور شاہ شجاع۔ انگریزی سفیر برنز اور پولیٹیکل ایجنٹ سر ولیم میکناٹن کو قتل کر دیا۔ اور سولہ ہزار انگریزی فوج سے ہتھیار وغیرہ چھین کر انہیں سخت سردی کے موسم میں واپس ہندوستان جانے

پر مجبور کیا۔ کچھ تو برف میں ہلاک ہو گئے۔ اور باقیوں کو جلال آباد میں پہنچنے سے پہلے پٹھانوں نے پہاڑیوں سے گولیاں مار مار کر تباہ کر ڈالا۔ صرف ایک شخص ڈاکٹر برائیڈن بچا۔ جس نے اس واقعہ کی خبر جلال آباد پہنچائی۔

اس تباہی اور بربادی کی وجہ سے لارڈ آک لینڈ کو واپس بلا لیا گیا۔ اور اس کی بجائے ۱۸۴۲ء میں لارڈ النبرا مقرر ہو کر آیا۔

لارڈ النبرا نے آتے ہی پٹھانوں سے انتقام لینے کے لئے جرنل پولک کے ماتحت کمک بھیجی۔ اس وقت جرنل ناٹ قندھار میں اور جرنل سیل جلال آباد میں محصور ہو کر پٹھانوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ جرنل پولک نے جلال آباد کے قریب اکبر خاں کو شکست دے کر جرنل سیل کی فوجوں کو بچایا۔ اور آگے بڑھ کر کابل بھی فتح کر لیا۔ اور اس کے بڑے بازار (بالا حصار) کو توپوں سے اڑا دیا۔ جرنل ناٹ نے غزنی کو بھی فتح کر لیا۔ اس کے بعد انگریزی فوجیں واپس آ گئیں اور لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔

نتائج۔ ۱۔ دوست محمد خاں کو دوبارہ امیر افغانستان بنایا گیا۔ انگریزی فوج واپس ہندوستان آ گئی۔

۲۔ اس جنگ میں انگریزوں کے بیس ہزار جوان اور ڈیڑھ کروڑ روپیہ برباد ہوا۔

Q. Write in brief the story of the annexation of Sindh by the British. (P.U. 1931) **(Important)**

سوال - الحاق سندھ کی مختصر کہانی بیان کرو +

الحاق سندھ ۱۸۴۳ء

۱۸۳۲ء میں امیرانِ[1] سندھ اور انگریزوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا - کہ انگریز نہ سندھ سے فوجیں گذاریںگے - نہ رسد اور سامان جنگ وغیرہ لے جائیںگے - لیکن افغانستان کی پہلی لڑائی میں انگریزوں نے عہد شکنی کر کے انگریزی فوجوں کو سندھ میں سے گذارا - اس پر امیرانِ سندھ نے ناراضگی کا اظہار کیا - جنگ کے خاتمہ پر لارڈ الن برا نے ان پر یہ الزام لگایا - کہ وہ دوران جنگ میں انگریزوں کی مخالفت کرتے رہے ہیں - لیکن دراصل وہ سندھ کو انگریزی عملداری میں شامل کرنے پر تُلا ہوا تھا - اس نے اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے سر چارلس نیپئر کو سندھ میں بھیجا - اُس نے امیران سندھ سے مطالبہ کیا - کہ وہ اپنے اپنے علاقے کا بہت سا حصّہ انگریزوں کے حوالے کر دیں - اس سے امیران سندھ مشتعل ہو گئے - اور اہلِ سندھ بھی انگریزوں سے کھلم کھلا نفرت کا اظہار کرنے لگے - انہوں نے ۱۸۴۳ء میں ریذیڈنسی پر حملہ کیا - اب نیپئر نے باقاعدہ جنگ کا اعلان کر دیا - بلوچی بڑی بہادری سے لڑے - لیکن میانی اور دابو پر شکست فاش کھائی - اور سندھ انگریزی عملداری میں شامل کر لیا گیا - اور امیران سندھ کو بنارس بھیج دیا گیا +

[1] صوبہ سندھ کے تین حصے تھے :- حیدر آباد - خیر پور - میر پور - ان پر بلوچی سردار حکمران تھے - جو امیران سندھ کہلاتے تھے +

لارڈ ہارڈنگ

۱۸۴۴ء سے ۱۸۴۸ء تک

Q. State concisely the causes, main events and results of the First Sikh War. (P.U. 1937)

سوال۔ سکھوں کی پہلی لڑائی کی وجوہات۔ مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو ۔

سکھوں کی پہلی لڑائی
۱۸۴۵ء سے ۱۸۴۶ء تک

لارڈ ہارڈنگ کے عہد کا مشہور واقعہ سکھوں کی پہلی لڑائی ہے۔ یہ لڑائی سکھوں اور انگریزوں کے درمیان ہوئی ۔

وجہ۔ ۱۸۳۹ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وفات پائی۔ تو اس کی بجائے اس کا بیٹا کھڑک سنگھ تخت نشین ہوا۔ اس نے دھیان سنگھ کی جگہ چیت سنگھ کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ دھیان سنگھ نے چیت سنگھ۔ کھڑک سنگھ اور اُس کے بیٹے نونہال سنگھ کو قتل کروا دیا۔ اس کے بعد رنجیت سنگھ کا دوسرا بیٹا شیر سنگھ تخت نشین ہوا۔ اور دھیان سنگھ وزیر بنا۔ لیکن سردار اجیت سنگھ سندھاوالیئے نے دونوں کو قتل کر دیا۔ اور ۱۸۴۵ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے نابالغ لڑکے دلیپ سنگھ کو تخت نشین کیا۔ اس کی ماں رانی جنداں اس کی سرپرست مقرر ہوئی۔ اور اجیت سنگھ وزیر بنا۔ اجیت سنگھ بھی مارا گیا۔ اور اس کے بعد کئی اور وزیر قتل کئے گئے۔ آخر لال سنگھ وزیر مقرر ہوا ۔

اس وقت خالصہ فوج جس کی تعداد ۸۸ ہزار تھی۔ بہت طاقت ور ہو رہی تھی۔ اور وہ حکومت کے قابو سے باہر ہو رہی تھی۔ رانی جنداں اور دیگر سکھ سردار اس سے ڈرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے خالصہ فوج کا زور کم کرنے کے لئے اُسے انگریزوں سے لڑائی کرنے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ دسمبر ۱۸۴۵ء میں خالصہ فوج دریائے ستلج کو عبور کر کے انگریزی علاقے پر حملہ آور ہوئی۔ اس پر انگریزوں نے بھی جنگ کا اعلان کر دیا +

مشہور واقعات۔ ۱۔ انگریزی فوج کا کمانڈر انچیف سر ہیوگف تھا۔ انگریزوں اور سکھوں کا پہلا مقابلہ مُدکی پر ہؤا۔ سکھوں نے بہادری سے مقابلہ کیا۔ لیکن شکست کھائی۔ اس لڑائی میں انگریزوں کا کافی نقصان ہؤا +

۲۔ دوسری لڑائی فیروز شاہ کے مقام پر ہوئی۔ جس میں لال سنگھ میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ یہ بڑے معرکہ کی جنگ تھی۔ لیکن لال سنگھ کی غداری سے سکھوں کو شکست ہوئی +

۳۔ تیسری لڑائی جنوری ۱۸۴۶ء میں علی وال پر ہوئی جس میں سکھوں نے شکست کھائی +

۴۔ چوتھی لڑائی سبراؤں کے مقام پر ہوئی۔ جس میں سر ہیوگف اور سر ہنری سمتھ کی فوجوں نے متحد ہو کر سکھوں کو شکست فاش دی۔ دریائے ستلج کا پُل ٹوٹ گیا اور ہزارہا سکھ دریا کی بھینٹ ہو گئے۔ اس لڑائی میں سردار شام سنگھ اٹاری والا بہادری سے لڑتا ہؤا

مارا گیا۔ اس لڑائی میں کُل ۱۰ ہزار سکھ مارے گئے۔
آخر عہدنامہ لاہور کی رُو سے صلح ہو گئی +

نتائج۔ عہدنامہ لاہور ۱۸۴۶ء۔ اس عہدنامہ کی شرائط حسب ذیل تھیں :۔

۱۔ دلیپ سنگھ کو راجہ۔ رانی جنداں کو سرپرست اور لال سنگھ کو وزیر تسلیم کیا گیا +

۲۔ دوآبہ بست جالندھر انگریزوں کے حوالے کیا گیا +

۳۔ سکھ فوج کی تعداد بیس ہزار پیدل اور بارہ ہزار سواروں پر محدود کر دی گئی +

۴۔ پنجاب میں قیام امن کے لئے انگریزی فوج کا ایک دستہ آٹھ سال کے لئے رکھا گیا +

۵۔ سکھوں کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ تاوان جنگ ادا کرنا پڑا۔ خزانے میں اتنا روپیہ نہ تھا۔ اس لئے جموّں کے گورنر گلاب سنگھ کو جموں و کشمیر دے کر پچاس لاکھ روپیہ لیا گیا +

۶۔ حکومت کا کام کونسل آف ریجنسی کے سپُرد ہوا۔ اور اس کی رہنمائی کے لئے ایک ریذیڈنٹ لاہور میں رہنے لگا +

نوٹ :۔ لارڈ ہارڈنگ نے اصلاحات بھی کیں۔ مثلاً (۱) ریل۔ تار اور ڈاک کا سلسلہ قائم کرنے اور نہر گنگ کی کھدائی کی سکیم تیار کی گئی (۲) انجینئر کالج رڑکی میں کھولا گیا۔ (۳) کلکتہ سے دہلی تک شاہی سڑک کی مرمت کروائی۔ (۴) سرکاری دفتروں میں اتوار کا دن تعطیل مقرر ہوا (۵)

اڑیسہ کی وحشی اقوام میں انسانی قربانی کی رسم بند کی۔
(۶) باجگذار ریاستوں میں رسم ستی اور دختر کشی کا خاتمہ کیا +

لارڈ ڈلہوزی
۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۶ء تک

Q. State concisely the causes, main events and results of the following wars :

(*a*) Second Sikh War.
(P. U. 1924, 30, 36, 38) (V. Important)

(*b*) Second Burmese War. (P.U. 1931, 39)

سوال۔ سکھوں کی دوسری لڑائی اور برما کی دوسری لڑائی کی وجوہات۔ مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو +

سکھوں کی دوسری لڑائی
۱۸۴۸ء سے ۱۸۴۹ء تک

وُجوہات۔ ۱۔ سکھ اپنی پہلی شکست کو سکھ سرداروں کی بزدلی اور غداری خیال کرتے تھے۔ اس لئے اپنی آزادی کے لئے بے قرار تھے +
۲۔ جب انہوں نے بڑے بڑے عہدوں پر انگریز افسروں کو دیکھا۔ تو ان کے دلوں میں جوش بھر گیا۔ اور خالصہ حکومت کی بحالی کے درپے ہو گئے +
۳۔ فوری وجہ۔ دیوان مُولراج گورنر ملتان سے لاہور سرکار نے آمدن خرچ کا حساب طلب کیا۔ تو اس نے حساب دینے سے انکار کر دیا۔ اور اپنا استعفا بھیج دیا۔ اس کا

استعفا منظور ہوا - اور اس کی بجائے کاہن سنگھ کو مقرر کیا گیا - اور وہ دو انگریز افسروں کی حفاظت میں چارج لینے کے لئے روانہ ہوا - لیکن مولراج کے آدمیوں نے دونوں انگریزوں کو قتل کر دیا - اور مولراج نے بغاوت کر دی - لفٹنٹ ایڈورڈ نے بنوں سے آ کر مولراج کو قلعہ ملتان میں محصور کر لیا - اس اثنا میں لاہور دربار نے سردار شیر سنگھ اٹاری والے کو فوج دے کر مولراج کے مقابلہ پر بھیجا - لیکن وہ دیوان مولراج سے مل گیا - اور ایڈورڈ محاصرہ اُٹھانے پر مجبور ہو گیا - ادھر سارے پنجاب میں بغاوت کی آگ پھیل گئی ÷

مشہور واقعات - ۱ - انگریزوں کا سپہ سالار لارڈ گف بیس ہزار فوج لے کر سکھوں کے مقابلہ پر آیا - دریائے چناب کے جنوبی کنارے پر رام نگر اور سعد اللہ پور میں معمولی سی لڑائیاں ہوئیں ÷

۲ - **چیلیانوالہ کی لڑائی** - جنوری ۱۸۴۹ء میں چیلیانوالہ کے میدان میں خونریز لڑائی ہوئی - سکھوں کا سپہ سالار شیر سنگھ تھا - انہوں نے جان توڑ کر مقابلہ کیا - لیکن شکست کھائی - انگریزوں نے بہت نقصان اُٹھایا - ان کے تقریباً اڑھائی ہزار آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے - سکھوں کا بھی بہت نقصان ہوا ÷

انگریزوں کے اس نقصان نے ولایت میں ہل چل ڈال دی - کمپنی کے ڈائرکٹروں نے سر ہیوگف کی بجائے سر چارلس نیپیر

کو کمانڈر انچیف بنائے جانے کے احکام جاری کئے۔ ابھی یہ احکام ہند میں پہنچے ہی نہ تھے۔ کہ گف نے سکھوں کو گجرات پر شکست دے کر نقصان کی تلافی کر دی +

۳۔ **گجرات کی لڑائی (توپوں کی لڑائی)**۔ فروری ۱۸۴۹ء میں گجرات کے مقام پر گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ طرفین نے دادِ شجاعت دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آخرکار انگریزوں کی فتح ہوئی۔ اور سکھ فوج انگریزی توپ خانہ کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلی۔ اس لڑائی سے سکھ طاقت تباہ ہو گئی +

۴۔ اس اثنا میں ملتان بھی فتح ہو گیا۔ اور مولراج کو گرفتار کر لیا گیا +

نتائج۔ ۱۔ ۲۸ مارچ ۱۸۴۹ء کو پنجاب انگریزی سلطنت میں شامل کیا گیا +

۲۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو پچاس ہزار پونڈ سالانہ پنشن دے کر انگلینڈ بھیج دیا گیا۔ وہ وہاں عیسائی بن گیا۔ لیکن پھر سکھ مت اختیار کر لیا +

۳۔ دیوان مولراج کو عمر قید کی سزا ملی۔ اور اس نے خودکشی کر لی +

برما کی دوسری لڑائی ۱۸۵۲ء

وجہ۔ عہدنامہ یندبو کے بعد کئی انگریز تاجر رنگون میں آباد ہو گئے تھے۔ لیکن شاہ برما نے اُنہیں بہت تنگ کیا۔ اور انگریزی سفیر سے بھی وقتاً فوقتاً بُرا سلوک کیا۔ جب گورنر جنرل نے اس سے پُوچھا۔ تو اس نے

کوئی جواب نہ دیا۔ اس لئے برما کے خلاف اعلانِ جنگ کیا گیا +

مشہور واقعات۔ سمندر کے راستے انگریزی فوج برما پر حملہ آور ہونے کے لئے بھیجی گئی۔ اس نے ۱۸۵۲ء میں مرتبان۔ رنگون اور پھر پرومھ پر قبضہ کر لیا۔ اور سال کے اندر اندر پیگو کا سارا صوبہ فتح کر لیا۔ لیکن شاہ برما صلح پر رضامند نہ ہوا +

نتیجہ۔ لارڈ ڈلہوزی نے اراکان۔ پیگو اور تناسرم کو ملا کر لوئر برما کا ایک نیا صوبہ بنا دیا۔ جس کا انتظام ایک چیف کمشنر کے سپرد کیا۔ اور رنگون صدر مقام قرار پایا +

Q. Comment briefly on the Doctrine of Lapse.
(P.U. 1928) (Important)

سوال۔ مسئلہ الحاق پر مختصر نوٹ لکھو +

مسئلہ الحاق | مسئلہ الحاق سے یہ مراد تھی۔ کہ اگر کسی باجگذار ریاست کا راجہ یا نواب لاولد مر جائے۔ تو اس کی ریاست پر سرکار انگریزی کا قبضہ ہو جاتا تھا۔ اور صرف اس متبنیٰ کو جائز تسلیم کیا جاتا تھا۔ جو کمپنی کی اجازت سے بنایا گیا ہو۔ کمپنی کی اجازت کے بغیر بنایا ہوا متبنیٰ مرحوم کی ذاتی جائداد کا مالک ہوتا تھا +

لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں حسب ذیل علاقے انگریزی عملداری میں شامل ہوئے :۔

(۱) ستارا ۱۸۴۸ء میں (۲) جھانسی ۱۸۵۳ء میں (۳) ناگپور ۱۸۵۴ء میں (۴) جیت پور (واقع بندھیلکھنڈ) (۵) سنبھل پور

(واقع اڑیسہ) (۶) بگھاٹ (ممالک متوسط) (۷) اُودے پور (ممالک متوسط) +

لارڈ ڈلہوزی کو اس مسئلہ یا اصول کا بانی خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ لارڈ ڈلہوزی سے پہلے بھی یہ قانون نافذ تھا۔ اور انگریز اس پالیسی پر کاربند تھے۔ لیکن اس پر اتنی سختی سے عمل نہ کیا گیا تھا جتنا کہ لارڈ ڈلہوزی نے کیا +

اثر۔ اس پالیسی سے ہندوستانی حکمرانوں کے دل میں خدشہ پیدا ہو گیا۔ کہ سرکار انگریزی رفتہ رفتہ ان کے علاقے اپنے قبضہ میں کرے گی۔ اس سے ملک بھر میں بے چینی پھیل گئی۔ اور یہی بے چینی لارڈ کیننگ کے عہد میں غدر کی صورت میں نمودار ہوئی +

Q. What annexations were made by Lord Dalhousie ?

سوال۔ لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں کون کون سے الحاقات ہوئے ؟

الحاقات | لارڈ ڈلہوزی کے عہد کے الحاقات کو چار حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :۔

۱۔ **بذریعہ مسئلہ الحاق**۔ اس کی رُو سے (۱) ستارا (۲) جھانسی (۳) ناگپور (۴) جیت پور (۵) سنبھل پور (۶) بگھاٹ اور (۷) اودے پور کی ریاستیں شامل ہوئیں +

۲ ۔ **بذریعہ بدنظمی**۔ اودھ ۱۸۵۶ء میں انگریزی عملداری میں شامل ہوا +

(اودھ کا حاکم واجد علی شاہ عیش پسند اور آرام طلب تھا۔ علاقے میں ابتری تھی۔ ڈلہوزی نے واجد علی شاہ کو بارہ لاکھ روپے سالانہ وظیفہ دے کر کلکتہ بھیج دیا)۔

۳۔ بذریعہ فتوحات۔ (۱) پنجاب سکھوں کی دوسری لڑائی کے بعد انگریزی قبضہ میں آیا۔ (۲) پیگو اور پروم برما کی دوسری لڑائی کے بعد انگریزی قبضہ میں آئے۔

۴۔ امدادی فوج کے خرچ کے بدلے۔ برار کا علاقہ نظام حیدر آباد نے امدادی فوج کے بدلے انگریزوں کی نذر کیا۔

چارٹر ۱۸۵۳ء ۱۸۵۳ء میں کمپنی ایکٹ کی تجدید ہوئی۔ اس کی رُو سے یہ فیصلے ہوئے :-

۱۔ پارلیمنٹ جب چاہے گی۔ اس چارٹر کو منسوخ کر دیگی۔
۲۔ سول سروس کے اعلےٰ عہدوں کے لئے مقابلے کا امتحان لنڈن میں ہونا قرار پایا۔
۳۔ صوبہ بنگال کے لئے ایک علیحدہ لفٹنٹ گورنر مقرر کیا گیا۔
۴۔ مجلس واضع قوانین ہندوستان میں پہلی مرتبہ مرتب ہوئی۔

Q What do you know about the reforms of Lord Dalhousie? (P.U. 1921)

سوال۔ لارڈ ڈلہوزی کی اصلاحات کی بابت تم کیا جانتے ہو؟

اصلاحات لارڈ ڈلہوزی کا عہد الحاقات کی نسبت اصلاحات کے لئے زیادہ مشہور ہے۔ اس نے ملک میں حسب ذیل اصلاحات جاری کیں :-

۱۔ محکمہ تعمیرات عامہ۔ لارڈ ڈلہوزی نے رفاہ عام کے لئے

لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں
۱۸۵۶ء
کشمیر
لاہور
پنجاب
نیپال
راجپوتانہ
سندھ
الہ آباد
پٹنہ
بنگال
کلکتہ
برار
بمبئی
حیدرآباد
مدراس
میسور
خلیج بنگال
بحر
ہند
لنکا
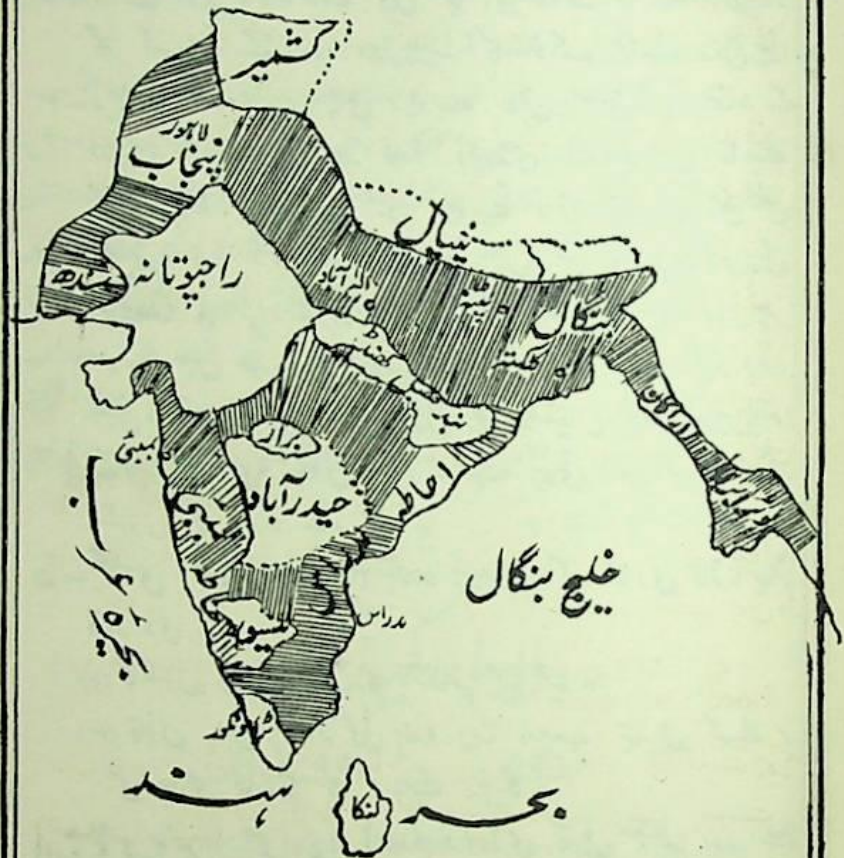
محکمہ تعمیرات عامہ (Public Works Department) قائم کیا۔اس کی بدولت ملک میں پُل۔سڑکیں اور نہریں بنائی گئیں۔نہر گنگ اسی زمانہ میں تیار ہوئی +

۲۔ڈاک اور تار۔ملک میں جا بجا ڈاک خانے اور تار گھر کھولے گئے۔اور دو پیسہ کا ڈاک ٹکٹ رائج ہؤا +

۳۔ریل۔۱۸۵۳ء میں پہلی ریلوے لائن بمبئی اور تھانہ کے درمیان تیار ہوئی۔اور لارڈ ڈلہوزی کے واپس جانے تک ڈیڑھ ہزار میل لمبی ریلوے لائن تیار ہو چکی تھی +

۴۔تعلیم۔لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں سر چارلس وُڈ کی ۱۸۵۴ء کی رپورٹ پر عمل درآمد شروع ہؤا (۱) ہر صوبے میں جدید طرز پر محکمہ تعلیم قائم کیا گیا (۲) بمبئی۔کلکتہ اور مدراس میں یونیورسٹیاں قائم ہوئیں(۳) ہندوستانی دیسی زبانوں کی اشاعت ہوئی (۴) غیر سرکاری سکولوں کو امداد ملنے لگی +

۵۔مجلسی اصلاحات۔(۱) ہندو بیواؤں کی شادی قانوناً جائز قرار دی +

(۲) کانکنوں کی سہولت کا انتظام کیا گیا +

(۳) قانون پاس ہؤا۔کہ کوئی ہندو اپنا مذہب تبدیل کرنے پر بھی جدی جائداد کا وارث رہیگا +

لارڈ ڈلہوزی کے عہد پر سرسری نظر

لارڈ ڈلہوزی قابل منتظم اور اعلےٰ دبّر تھا۔اس نے اپنی محنت اور جانفشانی سے نہ صرف انگریزی سلطنت کو بہت وسیع کیا۔بلکہ بہت سی مفید اصلاحات

بھی جاری کیں +

لارڈ ڈلہوزی نے پنجاب - پیگو - تناسرم - ستارا - جھانسی - ناگپور - اودھ وغیرہ علاقوں کا الحاق کرکے انگریزی سلطنت میں بہت سا اضافہ کیا - اس کے بعد سلطنت انگریزی کی وسعت میں بہت کم تبدیلی ہوئی +

لارڈ ڈلہوزی کا عہد اصلاحات کے لئے زیادہ مشہور ہے - اس کے عہد میں محکمہ تعمیرات عامہ - ڈاک - تار - ریل - محکمہ تعلیم وغیرہ قائم ہوئے - اس کی اصلاحات نے ہندوستان میں ایک نئی رُوح پھونک دی - اور ملک کے مختلف حصّوں میں اتحاد اور اتفاق ممکن ہو گیا - اور ملک میں متحدہ قومیّت کی بُنیاد پڑ گئی - گویا موجودہ ہندوستان کی تمام خاص خاص باتوں کی ابتدا لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں ہوئی - اِس لئے اگر لارڈ ڈلہوزی کو "موجودہ ہندوستان کا بنانے والا" کہا جائے - تو بجا ہے +

لارڈ کیننگ

۱۸۵۶ء سے ۱۸۵۸ء تک

Q. Carefully relate the causes, events and the consequences of the Indian Mutiny of 1857.
(P. U. 1920, 22, 27, 31, 35,40) **(V. Important)**

سوال - غدر ۱۸۵۷ء کی وجوہات - واقعات اور نتائج بیان کرو +

غدر کے اسباب

غدر کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں :-

۱- **مذہبی اور مجلسی اسباب**۔ ہندوستانی قدامت پسند ہیں ۔ اور ہر نئی تحریک کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ (۱) ریلوں کا اجرا (۲) تار برقی کے قیام (۳) مغربی طریقہ تعلیم کی اشاعت (۴) رسم ستی کے انسداد (۵) بیوگاں کی شادی کی قانونی اجازت (۶) عیسائی مشنریوں کے پرچار (۷) ہندوؤں کا تبدیلِ مذہب پر بھی وراثت کے حق نے لوگوں کے دلوں میں یہ غلط فہمی بٹھا دی ۔ کہ سرکار انگریزی پرانی روایات کو مٹا کر ان کے مذہب میں دخل دینا چاہتی ہے +

۲- **سیاسی اسباب**۔ لارڈ ڈلہوزی کے مسئلہ الحاق نے دیسی حکمرانوں کے چھکے چھڑا دئے تھے ۔ کہ جلد یا بدیر ان کی ریاستیں سرکار انگریزی کے قبضہ میں چلی جائینگی +

(۱) بہادر شاہ شاہ دہلی کو معلوم تھا ۔ کہ اس کے بعد اس کی اولاد کو دہلی کا قلعہ اور محلات خالی کرنے پڑینگے +

(۲) باجی راؤ ثانی کے متبنیٰ نانا صاحب کو انگریزوں نے مرحوم باجی راؤ ثانی کی پنشن دینے سے انکار کر دیا تھا +

(۳) جھانسی کی بیوہ رانی کو بھی متبنیٰ بنانے کی اجازت نہ ملی تھی +

(۴) اودھ کے الحاق سے وہاں کے تعلقہ دار ناخوش تھے + ان سب نے اور ان کے کارندوں نے عوام کے

جذبات کو خوب بھڑکایا +

۳- فوجی اسباب- (۱) بنگال کی فوج میں زیادہ تر سپاہی اودھ کے اعلےٰ درجے کے برہمن تھے- جب ان کے افسر ہندوستانیوں کی بجائے انگریز ہو گئے- تو ہندوستانی افسر بد دل ہو گئے +

(۲) ہندوستانی سپاہیوں کو انگریز سپاہیوں کی نسبت کم تنخواہ ملتی تھی +

(۳) انہی دنوں ایک قانون جنرل سروس اینلسٹمنٹ ایکٹ (General Service Enlistment Act) پاس ہوا- اس کے مطابق ہر سپاہی کو بھرتی کے وقت اقرار کرنا پڑتا تھا- کہ وہ سمندر پار جانے سے انکار نہ کریگا- برہمنوں نے اس پر بہت داویلا مچایا +

(۴) ہندوستان میں یورپین فوج دیسی فوجوں کا پانچواں حصہ تھی- اور ہندوستانیوں کا خیال تھا- کہ ہمارے ہی زور بازو سے انگریزوں نے ہندوستان کو فتح کیا ہے- اور ہم انہیں بآسانی ملک بدر کر سکتے ہیں +

۴- متفرق اسباب- بعض وہمی لوگ خیال کرتے تھے- کہ سو سال کے بعد انگریزی حکومت کا تختہ الٹ جائیگا- اور جنگ پلاسی کے بعد ایک سو سال پورا ہو چکا تھا +

فوری سبب- ان دنوں فوج کو ایک نئی قسم کی بندوقیں دی گئیں- ان بندوقوں میں استعمال ہونے والے کارتوسوں پر ایک قسم کی چربی لگی ہوتی تھی- اور ان

کارتوسوں کے سِرے بندوق میں چڑھانے سے پہلے دانتوں سے کاٹنے پڑتے تھے۔ مفسدہ پردازوں نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ ان کارتوسوں میں گائے اور سؤر کی چربی لگی ہوئی ہے۔ اس بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا +

غدر کے واقعات

آغاز۔ شروع شروع میں بارک پور اور بہرام پور وغیرہ میں سپاہیوں نے ان کارتوسوں کے استعمال سے انکار کیا۔ لیکن ۹ مئی ۱۸۵۷ء کو جب میرٹھ کی ایک رجمنٹ کے ۸۵ سپاہیوں نے انکار کیا۔ تو ان کی وردیاں اتار کر انہیں دس دس سال قید کی سزا دی گئی۔ اس پر بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی۔ ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کو میرٹھ سے غدر کا آغاز ہوا۔ وہاں دیسی سپاہیوں نے انگریز افسروں کو قتل کر دیا۔ قیدیوں کو رہائی دلائی۔ اور چھاؤنی کو برباد کرکے دہلی کی طرف روانہ ہوئے +

غدر کے بڑے بڑے مرکز دہلی۔ لکھنؤ۔ کانپور اور جھانسی تھے +

۱۔ دہلی۔ جب میرٹھ کی فوجیں دہلی پہنچیں۔ تو دہلی کی فوجیں بھی ان کے ساتھ مل گئیں۔ انہوں نے بہادر شاہ آخری مغل بادشاہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ اور کئی انگریز افسروں اور عیسائیوں کو قتل کر ڈالا۔ اور وہ دہلی پر قابض ہو گئے۔ اگست میں سر جان لارنس نے سکھوں کی ایک زبردست فوج جنرل نکلسن کے ماتحت محاصرہ دہلی کے لئے روانہ کی۔ چھ دن کی سخت لڑائی

کے بعد باغی بھاگ نکلے۔ جنرل نکلسن لڑائی میں کام آیا۔ بہادر شاہ اپنے دو بیٹوں اور ایک پوتے سمیت ہمایوں کے مقبرہ سے پکڑا گیا۔ بچے تو اس کی آنکھوں کے سامنے قتل کئے گئے۔ اور اُسے شاہی قیدی بنا کر رنگون بھیجا گیا۔ جہاں وہ ۱۸۶۲ء میں مر گیا +

۲۔ لکھنؤ۔ ۳۰ مئی ۱۸۵۷ء کو لکھنؤ کی فوجیں باغی ہوئیں۔ سر ہنری لارنس قلعہ میں محصور ہو گیا۔ اور ۸۷ دن تک باغیوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ بعد میں مر گیا۔ ماہ ستمبر میں جنرل ہیولاک اور اوٹریم کے ماتحت انگریزی فوجیں مدد کو پہنچیں۔ لیکن وہ بھی محصور ہو گئیں۔ آخر سر کولن کمبل نے ۱۷ نومبر کو انہیں باغیوں سے چھڑایا۔ اور مارچ ۱۸۵۸ء میں شہر پر دوبارہ انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور بیگم اودھ شورش کی بانی کو نیپال بھیجا گیا +

۳۔ کانپور۔ کانپور میں باغیوں کا سرغنہ باجی راؤ ثانی کا متبنٰی دھوندو پنتھ (نانا صاحب) تھا۔ وہاں باغیوں نے شہر کو لوٹا۔ عیسائیوں کو قتل کیا۔ اور انگریزی بارکوں کو آگ لگا دی۔ انگریزی کمانڈر نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دئے۔ کہ انہیں بحفاظت الٰہ آباد میں پہنچا دیا جائیگا۔ لیکن جب یہ کشتیوں پر سوار ہوئے۔ تو انہیں گولیوں کی بوچھاڑ سے اڑا دیا گیا۔ جنرل ہیولاک فوج لے کر وہاں گیا۔ تو نانا صاحب کے سپہ سالار تانتیا ٹوپی نے دو سو انگریز قیدیوں کو

قتل کروا ڈالا۔ ہیولاک نے باغیوں کو شکست دے کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور نانا صاحب نیپال کی طرف بھاگ گیا۔ پھر اس کا کوئی پتہ نہیں ملا +

۴۔ جھانسی۔ رانی جھانسی نے تمام انگریزوں اور عیسائیوں کو قتل کروا دیا۔ تانتیا توپی بھی اس سے آ ملا۔ سر ہیو روز نے دونوں کو اپریل ۱۸۵۸ء میں شکست دے کر جھانسی پر قبضہ کر لیا۔ اب تانتیا توپی گوالیار کی طرف بھاگا۔ رانی جھانسی بھی وہاں آ گئی۔ انہوں نے گوالیار پر قبضہ کر لیا۔ سر ہیو روز ان کے خلاف بڑھا۔ رانی مردانہ وار لڑتی ہوئی ماری گئی۔ تانتیا توپی کو اس کے ایک ملازم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ اور اسے ۱۸۵۹ء میں پھانسی پر لٹکایا گیا +

غدر کے نتائج ۱۔ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ بطور شاہی قیدی رنگون بھیجا گیا۔ اور خاندان مغلیہ کا خاتمہ ہو گیا +

۲۔ غدر فرو ہونے کے بعد ۱۸۵۸ء میں پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کیا۔ جس کی رُو سے ہندوستان کی حکومت کمپنی کے ہاتھوں سے نکل گئی۔ اور براہِ راست تاجِ برطانیہ اور پارلیمنٹ کے سپرد ہوئی +

۳۔ بورڈ آف کنٹرول اور بورڈ آف ڈائرکٹرز منسوخ کئے گئے۔ اور ان کی جگہ انگلستان کی وزارت میں سے ایک

وزیر کو وزیر ہند (Secretary of State) مقرر کیا گیا۔
اس کی امداد کے لئے پندرہ ممبروں کی ایک کونسل
بنائی گئی۔ جسے انڈیا کونسل کہتے ہیں +
۴۔ ہندوستان کے حاکم اعلےٰ کو گورنر جنرل کی بجائے
وائسرائے کہنے لگے۔ اور لارڈ کیننگ ہندوستان کا پہلا
وائسرائے مقرر ہوُا +

Q. Write a short note on Queen Victoria's Proclamation.

سوال۔ ملکہ وکٹوریہ کے اعلان پر ایک مختصر نوٹ لکھو +

اعلان ملکۂ وکٹوریہ ۱۸۵۸ء

غدر کے بعد یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو
ملکہ وکٹوریہ نے ایک اہم اعلان
کیا۔ جو ہندوستان کی تاریخ میں
خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اسے ہندوستان کی آزادی کا سنگِ
بُنیاد خیال کیا جاتا ہے۔ اِس اعلان میں مندرجہ ذیل باتوں
کا ذکر ہے :۔

۱۔ ان تمام عہدناموں کو جو کمپنی اور والیان ریاست کے
درمیان ہوئے ہیں۔ برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے مسئلہ
الحاق منسُوخ کر دیا گیا +

۲۔ تمام ہندوستانی رعایا کو مساوی حقوق دئے جائیں گے۔
اور ان کے مذہبی رسوم اَور اعتقادات میں کسی قِسم
کا دخل نہ دیا جائیگا +

۳۔ سرکاری عہدوں پر رعایا کے افراد کو حسب تعلیم و
لیاقت مقرر کیا جائیگا +

۴- راجہ یا نواب بیٹا نہ ہونے کی صورت میں کسی کو متبنیٰ بنا سکیں گے +

۵- اِن لوگوں کے سوائے جنہوں نے انگریزی رعایا میں سے کسی کے قتل کا اقدام کیا ہو۔سب ہندوستانیوں کو معاف کیا جائیگا +

۶- ملک کی مادی ترقی اور رعایا کے مفاد کے لئے ممکن ذرائع استعمال کئے جائینگے +

ہندوستان تاج برطانیہ کے ماتحت

پہلا وائسرائے لارڈ کیننگ

۱۸۵۸ء سے ۱۸۶۲ء تک

لارڈ کیننگ لارڈ کیننگ نے غدر کے بعد ہندوستان کا دورہ کیا۔ کئی دربار منعقد کئے ہندوستانی فرمانرواؤں کو حفاظت کا یقین دلایا۔ گورنمنٹ کے وفاداروں کو جاگیریں اور سندیں عطا کیں۔ غرضیکہ اس نے مصالحت اور رحم کی پالیسی پر عمل کرکے ہندوستانیوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس کی اس پالیسی کی وجہ سے اس کے مخالف اس کو طنزاً رحم دل کیننگ (Clemency Canning) کہتے تھے +

Q. Give the administrative, revenue, military and educational reforms introduced by Lord Canning.

سوال۔ لارڈ کیننگ کی انتظامی۔ مالی۔ فوجی اور تعلیمی اصلاحات بیان کرو +

اصلاحات ۱۔ انتظامی اصلاحات:۔

۱۔ ۱۸۵۹ء میں قانون مزارعان پاس ہؤا۔ جس کی رُو سے ان کاشتکاروں کو موروثی حق حاصل

ہو گیا۔جو بارہ سال سے زیادہ عرصہ کسی زمین کی کاشت کرتے رہے ہوں +

۲۔سنہ ۱۸۶۰ء میں لارڈ میکالے کا تیار کیا ہوا مجموعہ تعزیرات ہند راج ہوا +

۳۔انڈین کونسل ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ء۔ اس کی رو سے مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوئیں :-

(۱) وائسرائے کی انتظامیہ کونسل میں ممبر مالیات کا اضافہ ہوا +

(۲) صوبائی گورنمنٹوں کو قانون سازی کا حکم ملا۔ لیکن اس پر عمل کرنے کے لئے وائسرائے کی منظوری لینا ضروری قرار پایا +

(۳) وائسرائے کی مجلس واضع قوانین میں ممبروں کی تعداد بڑھا کر بارہ کر دی گئی۔ اور غیر سرکاری ممبروں کی تعداد سرکاری ممبروں کے برابر رکھی گئی +

(۴) نازک صورت حالات میں وائسرائے کو چھ ماہ کے لئے ہنگامی قانون (Ordinances) جاری کرنے کا اختیار دیا گیا +

ب۔ مالی اصلاحات :-

۱۔ مالی حالت کو درست کرنے کے لئے ایک ماہر مالیات سر جیمز ولسن کو انگلستان سے بلایا گیا۔ اس کی رائے سے (۱) اخراجات گھٹائے گئے (۲) انکم ٹیکس لگایا گیا۔ اور (۳) کرنسی نوٹ جاری کئے گئے +

ج۔فوجی اصلاحات۔کیننگ نے فوجوں کو از سر نو منظم

کیا۔ کمپنی کی اور شاہی فوج کو ملا کر اکٹھا کر دیا۔ انگریزی اور ہندوستانی سپاہیوں میں دو اور ایک کی نسبت رکھی گئی۔ توپ خانہ یورپین فوجوں کے سپرد ہؤا +

د۔ تعلیمی اصلاحات۔ کلکتہ۔ بمبئی اور مدراس میں یونیورسٹیاں قائم کی گئیں +

لارڈ ایلگن اوّل

۱۸۶۲ء سے ۱۸۶۳ء تک

لارڈ کیننگ کے بعد لارڈ ایلگن وائسرائے مقرر ہؤا۔ لیکن ایک سال کے بعد بمقام دھرم سالہ وفات پائی۔ اس کے عہد میں شمال مغربی سرحد پر شورش کو دبایا گیا +

لارڈ لارنس

۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک

اس کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں :-

۱۔ جنگ بھوٹان ۱۸۶۵ء۔ اہل بھوٹان نے انگریزی علاقے میں لوٹ مار شروع کی۔ اس لئے انگریزوں نے بھوٹان پر فوج کشی کی۔ بھوٹانیوں نے اطاعت قبول کرکے دواڑ کا علاقہ انگریزوں کو دیا +

۲- اڑیسہ کا قحط ۱۸۶۶ء - اس قحط میں دس لاکھ آدمی مر گئے +

۳- افغانستان کے متعلق پالیسی- لارڈ لارنس کی پالیسی یہ تھی - کہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں دخل نہ جائے - لیکن جو شخص تخت پر قابض ہو- اسے امیر افغانستان تسلیم کر لیا جائے- چنانچہ ۱۸۶۶ء میں جب شیر علی نے تخت افغانستان پر قبضہ کر لیا- تو اسے امیر تسلیم کیا گیا - افغانستان کے متعلق لارڈ لارنس کی اس پالیسی کو مدبرانہ خاموشی (Masterly Inactivity) کہتے ہیں +

لارڈ میو

۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۲ء تک

اس کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں :-

۱- انبالہ دربار ۱۸۷۲ء - لارڈ میو نے شیر علی امیر افغانستان کے اعزاز میں انبالہ میں عالیشان دربار منعقد کیا - لیکن اس کے ساتھ کوئی مستقل عہد نامہ کرنے سے انکار کر دیا +

۲- اصلاحات -(۱)- محکمہ زراعت اور تجارت قائم ہوا +

(۲) مردم شماری کا طریقہ جاری کیا +

(۳) میو کالج اجمیر کی بنیاد رکھی گئی +

۳- لارڈ میو کا قتل- ۱۸۷۲ء میں لارڈ میو کو پورٹ بلیئر

میں ایک افغان مجرم نے قتل کر دیا +

لارڈ نارتھ بروک

۱۸۷۲ء سے ۱۸۷۶ء تک

اس کے عہد کے واقعات حسب ذیل ہیں :-

۱- افغان سفارت ۱۸۷۳ء- شیر علی نے شملہ میں ایک سفارت بھیجی - تاکہ انگریز روسیوں کے خلاف اس کی مدد کریں - لیکن نارتھ بروک نے انکار کر دیا- اس لئے شیر علی روسیوں سے مل گیا +

۲- بہار میں قحط ۱۸۷۳-۷۴ء - گورنمنٹ نے اس قحط میں سات کروڑ روپیہ خرچ کیا +

۳- مہاراجہ گائیکواڑ کی معزولی ۱۸۷۵ء- مہاراجہ گائیکواڑ کو بوجہ بد نظمی تخت سے اتار کر ایک کم عمر راجہ سیاجی راؤ کو گدی پر بٹھایا گیا +

۴- پرنس آف ویلز کی آمد ۱۸۷۵ء - پرنس آف ویلز (ایڈورڈ ہفتم) ہندوستان کی سیر کے لئے آیا +

لارڈ لٹن

۱۸۷۶ء سے ۱۸۸۰ء تک

Q. Describe the leading events of the Viceroyalty of Lord Lytton. (P.U. 1925. 38) (**Important**)

سوال- لارڈ لٹن کے عہد کے مشہور واقعات بیان کرو +

لارڈ لٹن کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں:-

۱- دہلی دربار ۱۸۷۷ء- لارڈ لٹن نے یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دہلی میں عظیم الشان دربار منعقد کیا- جس میں ملکہ وکٹوریہ کے قیصر ہند ہونے کا اعلان کیا گیا +

۲- دکن میں قحط ۱۸۷۷ء- یہ قحط دو سال تک رہا- گورمنٹ نے دو کروڑ روپیہ خرچ کیا- پھر بھی پچاس لاکھ آدمی مر گئے +

۳- محمڈن کالج علی گڑھ ۱۸۷۷ء- سر سید احمد خاں نے علی گڑھ میں محمڈن کالج قائم کیا- اس کا سنگِ بنیاد لارڈ لٹن نے رکھا- یہ کالج اب مسلم یونیورسٹی بن چکا ہے +

۴- ورنیکلر پریس ایکٹ ۱۸۷۸ء- لارڈ لٹن نے ورنیکلر پریس ایکٹ نافذ کر کے ورنیکلر اخبارات پر پابندیاں لگا دیں چونکہ انگریزی اخبار اس کی زد سے باہر تھے- اس لئے لوگوں نے اس ایکٹ کی سخت مخالفت کی- (لارڈ رپن نے ۱۸۸۲ء میں اسے منسوخ کر دیا) +

۵- افغانستان کی دوسری لڑائی- اس کے لئے اگلے سوال کا جواب دیکھو +

Q. State concisely the causes, main events and results of the Second Afghan War.
(P. U. 1936, 37) **(Important)**

سوال- افغانستان کی دوسری لڑائی کی وجوہات مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو +

افغانستان کی دوسری لڑائی
۱۸۷۸ء سے ۱۸۸۰ء تک

وجہ۔ لارڈ نارتھ بروک نے ۱۸۷۳ء میں افغان سفارت کو ٹکا سا جواب دیا تھا۔ اس لئے شیر علی امیر افغانستان انگریزوں سے ناراض ہو کر رُوس کی امداد کا طالب تھا۔ چنانچہ اس نے کابل میں روسی سفارت کو بلایا۔ اور اس کی خوب خاطر تواضع کی۔ جب روسی سفارت واپس گئی۔ تو لارڈ لٹن نے سفارت بھیجی۔ لیکن افغانوں نے اسے علی مسجد سے آگے نہ جانے دیا۔ اور واپس لوٹا دیا۔ اس پر لارڈ لٹن نے افغانستان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا +

مشہور واقعات۔ ۱۔ انگریزی فوجیں جنرل براؤن کے ماتحت درّہ خیبر کے راستے۔ جنرل رابرٹس کے ماتحت درّہ کرم کے راستے۔ جنرل سٹوارٹ کے ماتحت درّہ بولان کے راستے افغانستان میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے جلال آباد اور قندھار پر قبضہ کر لیا۔ بعد میں تینوں فوجیں کابل میں مل گئیں۔ شیر علی رُوس کی طرف بھاگ گیا۔ اور مزار شریف کے مقام پر مر گیا۔ اس کے بیٹے یعقوب خاں نے عہدنامہ **گنڈمک** پر دستخط کر کے صلح کر لی۔ اس عہدنامہ کی رُو سے (۱) یعقوب خاں امیر افغانستان بنایا گیا (۲) اس نے ایک انگریز ریذیڈنٹ کابل میں رکھنا منظور کیا۔ (۳) خارجی معاملات میں انگریزوں کی ماتحتی قبول کر لی (۴) شمال مغربی درّے انگریزی قبضہ میں آئے +

۲۔ اس معاہدہ کے بعد جب انگریزی فوجیں کابل سے واپس آ گئیں۔ تو افغانوں نے بغاوت کر کے انگریز ریذیڈنٹ سر لوئیس کوگینری اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ اس پر جنرل رابرٹس نے دوبارہ کابل کو فتح کیا۔ قاتلوں کو سزائیں دی گئیں۔ بالا حصار کا قلعہ اڑا دیا گیا۔ اور یعقوب خاں کو تخت سے اُتار کر شاہی قیدی کی حیثیت میں ڈیرہ دون بھیج دیا۔

۳۔ اس موقعہ پر لارڈ لٹن کی بجائے لارڈ رپن وائسرائے مقرر ہو کر آیا۔ یہ جنگ کو جلدی ختم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن یعقوب خاں کے بھائی ایوب خاں نے ہتھیار اٹھا کر مزید مشکلات پیدا کر دیں۔ اس نے انگریزی فوجوں کو میوند کے مقام پر شکست دی۔ نصف فوج ماری گئی۔ اور نصف قندھار میں محصور ہو گئی۔ لیکن جلدی ہی جنرل رابرٹس نے کابل سے قندھار پہنچ کر ایوب خاں کی فوجوں کو شکست فاش دی۔ ایوب خاں ہرات کی طرف بھاگ گیا۔ اور جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔

نتائج۔ ۱۔ شیر علی کا بھتیجا عبدالرحمان امیر بنایا گیا۔

۲۔ اس کا بارہ لاکھ روپیہ وظیفہ مقرر ہوا۔

۳۔ ایوب خاں قید کر کے لاہور لایا گیا۔

لارڈ رپن

۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک

Q. Describe the leading events of the Viceroyalty of Lord Ripon. (P.U. 1919, 29, 39)
(V. Important)

سوال - لارڈ رپن کے عہد کے مشہور واقعات بیان کرو +
لارڈ رپن کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں:-

۱ - افغانستان کی دوسری لڑائی کا خاتمہ۔ افغانستان کی دوسری لڑائی ختم ہو گئی - اور عبدالرحمان کو امیر کابل بنایا گیا +

۲ - اصلاحات

ا - انتظامی اصلاحات:-

۱ - ورنیکلر پریس ایکٹ ۱۸۸۲ء میں منسوخ کیا گیا +

۲ - **لوکل سیلف گورنمنٹ** (حکومت خود اختیاری) - اس سے مراد ایک خاص قسم کی طرزِ حکومت ہے - جو شہروں اور قصبوں میں مروّج ہے - جس کے بموجب مقامی انتظام کِسی مجلس انتظامیہ کے سپُرد کیا جاتا ہے - اس مجلس کے کچھ ممبران رعایا کی طرف سے منتخب ہوتے ہیں - اور کچھ سرکار نامزد کرتی ہے - لارڈ رپن نے ہندوستانیوں کو مقامی انتظام میں اختیارات دینے کے لئے ۱۸۸۳ء میں ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ اور ۱۸۸۴ء میں

میونسپل ایکٹ پاس کئے۔ جن کی رو سے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیاں قائم ہوئیں +

۳۔ **البرٹ بل ۱۸۸۳ء**۔ وائسرائے کی کونسل کے ایک قانونی ممبر مسٹر البرٹ نے ایک بل پیش کیا۔ جس کی غرض یہ تھی۔ کہ ہندوستانی مجسٹریٹوں کو انگریز ملزموں کے مقدمات سننے کا اختیار حاصل ہو۔ اس پر تمام یورپین لوگ چلّا اٹھے۔ اس لئے یہ بل پاس نہ ہو سکا۔ بلکہ ایک اور بل پاس ہوا۔ جس کی رُو سے انگریز ملزموں کو ایسی جیوری کے سامنے مقدمات فیصلہ کرانے کی اجازت دی گئی۔ جس کے نصف ممبر یورپین ہوں +

ب۔ تعلیمی اصلاحات:۔

۱۔ **تعلیمی کمیشن ۱۸۸۲ء**۔ لارڈ رپن نے بیس ممبروں کا ایک تعلیمی کمیشن مقرر کیا۔ جس کی رپورٹ پر پرائمری اور مڈل سکول کھولے گئے +

۲۔ **پنجاب یونیورسٹی ۱۸۸۲ء** میں قائم ہوئی +

ج۔ مجلسی اصلاحات:۔

۱۔ **فیکٹری ایکٹ**۔ ۱۸۸۱ء میں فیکٹری ایکٹ پاس ہوا۔ جس کے مطابق (۱) کارخانوں میں بارہ سال سے کم عمر بچوں کے لئے کام کا وقت نو گھنٹے مقرر ہوا۔ (۲) کارخانوں کے معائنہ کے لئے فیکٹری انسپکٹر مقرر ہوئے اور (۳) خطرناک مشینری کے ارد گرد جنگلہ لگوانا ضروری قرار پایا +

د- مالی اصلاحات :-
ا- نمک کا محصول کم کیا گیا +

لارڈ ڈفرن

۱۸۸۴ء سے ۱۸۸۸ء تک

لارڈ ڈفرن کے عہد کے واقعات حسب ذیل ہیں :-

۱- واقعہ پنجدہ ۱۸۸۵ء - پنجدہ کے مقام پر رُوسی اور افغانی سپاہ کے درمیان جھگڑا پڑ گیا- لارڈ ڈفرن کی کوششوں سے انگریزی روسی کمیشن حدود بندی کے لئے مقرر ہوا- اور یہ معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو گیا +

۲- برما کی تیسری لڑائی ۱۸۸۵ء
۳- انڈین نیشنل کانگریس کا قیام
} دیکھو اگلے سوالات کے جوابات +

۴- جشن جوبلی ۱۸۸۷ء- ملکہ وکٹوریہ کے پچاس سالہ عہدِ حکومت ختم ہونے پر جشن گولڈن جوبلی منایا گیا+

۵- لیڈی ڈفرن فنڈ- لیڈی ڈفرن نے لیڈی ڈفرن فنڈ کھولا- اس فنڈ سے ہندوستانی عورتوں کے علاج کے لئے ولایت سے لیڈی ڈاکٹر منگوائی گئیں +

Q. State concisely the causes, main events and results of the Third Burmese War.

سوال- برما کی تیسری لڑائی کی وجوہات- مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو +

برما کی تیسری لڑائی
۱۸۸۵ء

وجوہات۔ ۱۔ تھیبا شاہ والیئے برما نے انگریزوں کو تجارتی سہولتیں دینے سے انکار کیا۔ اور انگریز سفیر کو بے عزت کر کے دربار سے نکال دیا۔ اور فرانسیسیوں کو خاص حقوق عطا کئے +

۲۔ شاہ برما نے بمبئی برما ٹریڈنگ کمپنی پر کسی وجہ سے ۲۳ لاکھ روپیہ جرمانہ کیا۔ اور لارڈ ڈفرن کے دریافت کرنے پر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس لئے لڑائی کا اعلان ہؤا +

مشہور واقعات۔ انگریزی فوج دریائے ایراوتی کے راستے بلا مزاحمت مانڈلے تک جا پہنچی۔ اور چند روز میں مانڈلے فتح ہو گیا۔ تھیبا شاہ نے اپنے آپ کو انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ وہ اور اس کا خاندان رتناگری (علاقہ بمبئی) میں بھیج دیا گیا +

نتیجہ۔ اپر برما انگریزی عملداری میں شامل کیا گیا +

Q. Write a short note on Indian National Congress. (P. U. 1926, 40) **(Important)**

سوال۔ انڈین نیشنل کانگریس پر مختصر نوٹ لکھو +

انڈین نیشنل کانگریس

لارڈ ڈفرن کے عہد میں ہندوستان کے سیاسی لیڈروں نے ۱۸۸۵ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد ڈالی۔ اس کا اصلی بانی ایک انگریز مسٹر اے۔ او۔ ہیوم تھا۔ اس کا پہلا اجلاس بمبئی میں ڈبلیو۔ سی بینرجی کی صدارت میں ہؤا۔ اس

وقت کانگریس کا مقصد ہندوستانیوں کے لئے اعلےٰ عہدے حاصل کرنا اور رعایا کی تکالیف دور کرانا تھا۔ اس کا اجلاس ہر سال ہندوستان کے کسی نہ کسی شہر میں ہوتا ہے۔ شروع شروع میں حکومت کانگریس کی مخالف نہ تھی۔ لیکن جوں جوں کانگریس کے مقاصد تبدیل ہوتے گئے حکومت کی پالیسی بھی بدلتی گئی۔ ۱۹۲۹ء میں لاہور کانگریس کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں کانگریس کا نصب العین مکمل آزادی قرار دیا۔ (ہر سال یوم آزادی ۲۶ جنوری کو منایا جاتا ہے)۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کو سارے ملک میں کانگریس کا جشن گولڈن جوبلی منایا گیا۔ نئے آئین کی رُو سے ہندوستان کے آٹھ صوبوں میں کانگریسی ممبروں کی اکثریت رہی۔ کانگریسی وزارتیں ۱۹۳۹ء میں مستعفی ہو گئیں۔ ۱۹۴۰ء میں کانگریس کے پریذیڈنٹ مولانا ابوالکلام آزاد مقرر ہوئے ہیں +

لارڈ لینسڈون

۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۴ء تک

لارڈ لینسڈون کے عہد کے مشہور واقعات یہ ہیں:-

۱- **سرحد افغانستان کا فیصلہ**۔ لارڈ لینسڈون نے سر مارٹیمر ڈیورینڈ کی سرکردگی میں ایک سفارت کابل بھیجی۔ جس نے ہندوستان اور افغانستان کے درمیان حد بندی کی۔ اس حد بندی کو ڈیورینڈ لائن (Durand line) کہتے

ہیں +

۲-منی پور میں فساد ۱۸۹۱ء-راجہ منی پور کی وفات پر اس کا سپہ سالار خود مختار بن بیٹھا- آسام کا چیف کمشنر وہاں تحقیقات کے لئے گیا- تو اسے اور اس کے ہمراہی برطانوی افسروں کو قتل کیا گیا- اس لئے انگریزی فوج نے وہاں جا کر ریاست پر قبضہ کر لیا- سپہ سالار اور اس کے ساتھیوں کو پھانسی کی سزا ملی- اور راجہ کے خاندان کا ایک کم سن بچّہ تخت نشین کیا گیا +

۳-انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۹۲ء- اس کی رُو سے:-

(۱) وائسرائے اور صوبائی لیجسلیٹو کونسلوں میں غیر سرکاری ممبروں کی تعداد بڑھائی گئی- لیکن پھر بھی سرکاری ممبروں کی تعداد زیادہ ہی رہی +

(۲) ڈسٹرکٹ بورڈوں- میونسپل کمیٹیوں- یونیورسٹیوں اور چیمبرز آف کامرس (Chambers of Commerce) یعنی تجارتی ایوانوں کو ان کونسلوں میں نمائندے بھیجنے کا حق دیا گیا +

(۳) ممبروں کو بجٹ پر بحث کرنے اور انتظامی معاملات میں سوالات کرنے اور اعتراض کرنے کا حق دیا گیا +

لارڈ ایلگن ثانی

۱۸۹۴ء سے ۱۸۹۹ء تک

اس کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں:-

۱۔ سرحدوں کا تصفیہ۔ برما۔ چین اور سیام کی حدوں کا تصفیہ کیا گیا +

۲۔ مہم چترال ۱۸۹۵ء۔ چترال میں تخت نشینی کا جھگڑا ہونے پر ایک مہم چترال بھیجی گئی۔ فساد رفع ہو گیا۔ اور پشاور سے چترال تک سڑک بنائی گئی +

۳۔ مہم تیراہ ۱۸۹۷ء۔ سرحدی قبائل نے درّۂ خیبر بند کر دیا۔ اس لئے انگریزی فوج تیراہ بھیجی گئی۔ اور درّۂ خیبر پر قبضہ کر لیا گیا۔ (قبائلی اپنے علاقہ میں سڑکوں کی تعمیر کو آزادی کا گنوانا سمجھتے تھے) +

۴۔ پلیگ۔ ۱۸۹۶ء میں بمبئی میں پلیگ پھیلی +

۵۔ قحط ۹۷-۱۸۹۶ء۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ۔ بہار۔ وسط ہند اور پنجاب کے بعض ضلعوں میں قحط پڑا۔ جس سے دس لاکھ آدمی مر گئے +

لارڈ کرزن

۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۵ء تک

Q. Narrate the important events of the administration of Lord Curzon.
(P. U. 1921, 23, 27, 34, 37, 40) **(V. Important)**

سوال۔ لارڈ کرزن کے عہدِ حکومت کے واقعات بیان کرو +

لارڈ کرزن کے عہدِ حکومت کے واقعات حسب ذیل ہیں:-

۱ - **سرحدی پالیسی**۔ لارڈ کرزن نے سرحد کے متعلق دو کام کئے :-

(۱) علاقہ غیر کی تمام چوکیوں میں سے انگریزی فوجیں ہٹا لیں۔ اور ان کی جگہ قبائل کی ہی فوجیں مقرر کیں۔ لیکن انہیں انگریز افسروں کی نگرانی میں رکھا۔ اس فوج کو ملیشیا (Militia) کہتے ہیں +

(۲) پنجاب کے اضلاع ہزارہ۔ پشاور۔ بنوں۔ کوہاٹ اور ڈیرہ اسمعیل خاں کو ملا کر شمال مغربی سرحدی صوبہ بنایا۔ اور اسے چیف کمشنر کے ماتحت رکھا۔ اب وہاں کا اعلےٰ حاکم گورنر ہے +

۲ - **دہلی دربار ۱۹۰۳ء**۔ ۲۳ جنوری ۱۹۰۱ء کو ملکہ وکٹوریہ نے وفات پائی۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا ایڈورڈ ہفتم تخت پر بیٹھا۔ اس تقریب پر یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی میں شاہی دربار منعقد ہوا +

۳ - **مہم تبت ۱۹۰۴ء**۔ اہل تبت اپنے ملک میں غیر ملکی لوگوں کا آنا پسند نہ کرتے تھے۔ لیکن حکومت تبت نے روسی سفیر کو لاسہ میں آنے کی اجازت دے دی۔ اور انگریزی سفارت کو آنے سے منع کر دیا۔ اس لئے انگریزی فوج نے جا کر لاسہ پر قبضہ کر لیا۔ دلائی لامہ نے ۲۵ لاکھ روپیہ تاوان جنگ ادا کیا۔ اور صلح کر لی۔ تبت پر چین کی حکومت تسلیم کی گئی۔ اس مہم سے جغرافیائی معلومات میں اضافہ ہوا +

۴ - **تقسیم بنگال ۱۹۰۵ء**۔ بنگال ایک وسیع صوبہ ہے۔

اور ایک لفٹنٹ گورنر کے لئے اتنے بڑے صوبے کا
انتظام کرنا بڑا مشکل تھا۔ اس لئے لارڈ کرزن نے بنگال
کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ مشرقی بنگال اور آسام کو
ملا کر نیا صوبہ بنایا۔ جس کا صدر مقام ڈھاکہ مقرر ہوا۔
بنگالیوں نے اس تقسیم کو قومیت کے لئے نقصان دہ
خیال کیا۔ اور اس کے برخلاف پُر زور ایجی ٹیشن شروع
کی۔ یہاں تک کہ سارے ملک میں بغاوت کی تحریک
رونما ہو گئی۔ انگریزی مال کا بھی بائیکاٹ ہُوا۔ آخر
۱۹۱۱ء میں دربار دہلی کے موقعہ پر شہنشاہ جارج
پنجم نے اس تقسیم کو منسوخ کردیا ۔ (P. U. 1940)

۵ - اصلاحات

۱ - قانون انتقال اراضی پنجاب ۱۹۰۰ء
(Punjab Land Alienation Act)

لارڈ کرزن کے عہد میں قانون انتقال اراضی پنجاب پاس
ہوا۔ جس کی رُو سے غیر کاشتکار کاشتکاروں کی زمین نہ
خرید سکتا ہے۔ نہ بیس سال سے مزید مدّت کے لئے
رہن رکھ سکتا ہے۔ اس طرح غیر کاشتکار ساہوکاروں کی
جگہ امیر کاشتکاروں نے لے لی ۔

۲ - قانون انجمن ہائے امداد باہمی ۱۹۰۴ء۔ اِس کی رُو
سے تمام ملک میں کوآپریٹو سوسائٹیاں اور زمیندارہ بنک
جاری ہوئے۔ تاکہ زمیندار کفایت شعار بنیں۔ اور بوقت
ضرورت کم سُود پر قرضہ لے سکیں ۔

۳ - امپیریل کیڈٹ کور۔ لارڈ کرزن نے دیسی حکمرانوں کے
لڑکوں کو فوجی تعلیم دینے کے لئے امپیریل کیڈٹ کور

کی بنیاد رکھی +

۴۔ **یونیورسٹیز ایکٹ ۱۹۰۴ء**۔ اس کی رُو سے :۔

(۱) یونیورسٹیوں کے انتظام میں سرکاری عمل دخل زیادہ ہو گیا +

(۲) یونیورسٹیاں اعلےٰ تعلیم دینے کا کام بھی کرنے لگیں +

(۳) سائنس کی تعلیم پر خاص توجہ دی گئی +

۵۔ **محکمہ آثار قدیمہ**۔ ہندوستان کی پرانی عمارات اور آثارِ قدیمہ کی حفاظت کے لئے ۱۹۰۴ء میں محکمہ آثار قدیمہ قائم ہوا۔ پرانے کتبوں اور کتابوں کے ترجموں کا شائع کرنا اور قدیم تاریخی مقامات کی کھدائی کا کام بھی اسی محکمہ کے سپرد ہے۔ ٹیکسلا۔ ہڑپہ۔ مہنجو دارو کی کھدائیاں اسی محکمہ کی نگرانی میں ہوئی ہیں +

۶۔ **مالی اصلاحات**۔ ۱۔ نمک کا محصول نصف کر دیا +

(۲) پونڈ کی قیمت پندرہ روپے مقرر کی +

(۳) پانچ سو روپے کی بجائے ایک ہزار روپیہ آمدن پر ٹیکس لگایا +

استعفا۔ کمانڈر انچیف لارڈ کچنر چاہتا تھا۔ کہ وائسرائے کی انتظامیہ کونسل میں کمانڈر انچیف ہی فوجی ممبر ہونا چاہئے۔ لیکن لارڈ کرزن کو اس سے اتفاق نہ تھا۔ وزیر ہند نے اس جھگڑے کا فیصلہ لارڈ کچنر کے حق میں دیا۔ اِس لئے لارڈ کرزن ۱۹۰۵ء میں مستعفی ہو گیا +

لارڈ منٹو ثانی

۱۹۰۵ء سے ۱۹۱۰ء تک

Q. Write a short note on Minto-Morley Reforms. (P.U. 1938)

سوال ۔ منٹو مارلے اصلاحات پر مختصر نوٹ لکھو ۔

منٹو مارلے اصلاحات ۱۹۰۹ء

لارڈ منٹو نے وزیر ہند مارلے کے مشورہ سے ملک میں اصلاحات جاری کیں ۔ جو منٹو مارلے اصلاحات کے نام سے مشہور ہیں ۔ ان کی رو سے :-

۱ ۔ صوبائی قانون ساز کونسلوں میں ممبروں کی تعداد بڑھائی گئی ۔ اور اکثریت لوگوں کے نمائندوں کی رکھی گئی ۔

۲ ۔ وائسرائے کی قانون ساز کونسل میں ممبروں کی تعداد بڑھا کر ساٹھ کر دی گئی ۔ جن میں ۳۲ ممبر سرکاری اور ۲۸ غیر سرکاری ہوتے تھے ۔

۳ ۔ وائسرائے کی انتظامیہ کونسل اور ہر صوبائی انتظامیہ کونسل میں ایک ہندوستانی ممبر مقرر کیا گیا ۔ وائسرائے کی انتظامیہ کونسل کا پہلا ہندوستانی ممبر سر ایس ۔ پی سنہا تھا ۔ جو بعد میں لارڈ سنہا بنا ۔

۴ ۔ خاص خاص قوموں اور جماعتوں کے لئے جداگانہ نیابت قائم کی گئی ۔

۵ - وزیر ہند کی انڈیا کونسل میں دو ہندوستانی ممبروں (ایک ہندو اور ایک مسلمان) کا اضافہ ہؤا +

۶ - کونسل کے ممبروں کے اختیارات بڑھائے گئے۔ وہ ہر طرح کے سوالات حکومت سے پُوچھ سکتے اور بجٹ پر بحث کر سکتے تھے +

لارڈ ہارڈنگ ثانی

۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۶ء تک

Q. Describe briefly the leading events of the Viceroyalty of Lord Hardinge II.

سوال - لارڈ ہارڈنگ ثانی کے عہد کے مشہور واقعات بیان کرو +

لارڈ ہارڈنگ ثانی کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں :-

۱ - دہلی دربار
۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

دسمبر ۱۹۱۱ء میں شہنشاہ جارج پنجم اور ملکہ میری ہندوستان میں آئے۔ اور ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو دہلی میں دربار تاجپوشی منعقد کیا۔ جس میں شہنشاہ نے اپنے قیصر ہند ہونے کا اعلان کیا۔ اور اس کے علاوہ :-

۱ - تعلیم کو فروغ دینے کے لئے پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی گرانٹ عطا فرمائی +

۲ - کلکتہ کی بجائے دہلی کو ہندوستان کا دارالخلافہ قرار دیا +
۳ - تقسیم بنگال منسوخ کرکے بہار و اڑیسہ اور آسام کے دو صوبے الگ الگ بنائے - بنگال کے لئے گورنر - بہار و اڑیسہ کے لئے لفٹنٹ گورنر اور آسام کے لئے چیف کمشنر مقرر کئے +

۲ - وائسرائے پر بمب
۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ء

ہندوستان کا دارالخلافہ دہلی میں تبدیل کرنے پر ایک نئی دہلی یا رائے سینا کئی کروڑ روپے کی لاگت سے مغربی طرز کا خوبصورت شہر بسایا گیا - جب وائسرائے ۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ء کو ہاتھی پر سوار ہو کر شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ نئے دارالخلافہ میں داخل ہو رہا تھا - تو کسی انقلاب پسند نے چاندنی چوک میں اس پر بمب پھینکا - وائسرائے کو معمولی زخم آیا - جس سے جلدی ہی صحت ہو گئی - لیکن وائسرائے کا ایڈی کانگ مر گیا - اس موقع پر وائسرائے نے نہایت صبر اور فراخدلی سے کام لیا +

۳ - جنگِ عظیم میں ہندوستان کا حصہ

۱۹۱۴ء میں یورپ میں جنگ عظیم شروع ہوئی جس میں ہندوستان نے انگلستان کی امداد فوج - روپے اور سامانِ جنگ سے کی +

۱ - فوجی امداد - ہندوستان کی طرف سے تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ سپاہی اور پونے چھ لاکھ آدمی دیگر حیثیتوں سے جنگ میں شریک ہوئے - اور انہوں نے برطانوی سپاہیوں

کے دوش بدوش فرانس گیلی پولی ۔مصر ۔ فلسطین ۔میسوپوٹیمیا وغیرہ میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے ۔اور کئی بہادروں نے وکٹوریہ کراس کے تمغے حاصل کئے ۔

۲۔ مالی امداد ۔ ہندوستان نے کئی امدادی فنڈوں اور قرضۂ جنگ میں کھلے دل سے سرکار کی مدد کی۔ زمانۂ جنگ کے دوران میں فوجوں پر ہندوستان کا چالیس لاکھ پونڈ خرچ ہوا ۔اور علاوہ ازیں اخراجات جنگ کے لئے ہندوستان نے دس کروڑ پونڈ برطانیہ کو دئے۔ نیز قرضہ کی صورت میں کروڑہا روپیہ ادا کیا۔ والیانِ ریاست نے بھی فوج اور روپے سے سرکار کی مدد کی۔ مہاراجہ پرتاپ سنگھ اور مہاراجہ بیکانیر نے خود بھی جنگ میں حصّہ لیا ۔

۳۔ **سامان جنگ** ۔ ہندوستانیوں نے ۱۸۷۴ میل لمبی ریلوے لائن ۔ ریل گاڑیاں ۔ لوہے کے شہتیر ۔ جہاز ۔ کشتیاں ۔ لکڑی کے شہتیر ۔ خاکی وردیاں ۔ کروڑوں من گیہوں انگریزوں کو دئے ۔

لارڈ ہارڈنگ کا مقولہ تھا۔ کہ جنگ میں ہندوستان کا اس قدر خون چوسا گیا ہے ۔ کہ اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہا ۔اور اس کا رنگ سفید ہو گیا ہے ۔

اصلاحات

۱۔ پٹنہ ۔ ڈھاکہ ۔ رنگون اور میسور میں یونیورسٹیاں قائم ہوئیں ۔ اور بنارس میں ہندو یونیورسٹی قائم ہوئی ۔ ہندو یونیورسٹی کے بانی پنڈت مدن موہن مالویہ ہیں ۔

۲۔ ایک ہندوستانی وائسرائے کی انتظامی کونسل کا تعلیمی ممبر

بنایا گیا +

۳ - صنعت و حرفت اور تجارتی ترقی کے لئے ایک انڈسٹریل کمیشن مقرر ہؤا +

۴ - سرکاری ملازموں کی شکایات رفع کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کا وجود عمل میں آیا - جس کی سفارشات پر کئی اصلاحات ہوئیں +

لارڈ چیمسفورڈ

۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۱ء تک

Q. Describe briefly the leading events of the Viceroyalty of Lord Chelmsford. (P.U. 1926)

سوال - لارڈ چیمسفورڈ کے عہد کے مشہور واقعات بیان کرو +

۱ - اعلان اگست ۱۹۱۷ء

جنگ عظیم میں ہندوستان کی وفاداری سے متاثر ہو کر مسٹر مانٹیگو وزیر ہند نے ۲۰ اگست ۱۹۱۷ء کو دارالعوام میں اعلان کیا - کہ ہندوستانیوں کو حکومت کے ہر محکمہ میں زیادہ حصّہ لینے کا موقعہ دیا جائیگا - اور انہیں تاج برطانیہ کے ماتحت مکمّل سوراجیہ کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے قابل بنایا جائے گا - یہ اعلان ہندوستان کی تاریخ میں خاص اہمیّت رکھتا ہے - کیونکہ یہ پہلا موقعہ تھا - جب کہ برطانیہ نے صاف الفاظ میں تسلیم کیا - کہ اس کا مدّعا ہندوستان کو ذمہ دار حکومت

دینا ہے +

اس اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسٹر مانٹیگو نے خود ۱۹۱۷ء میں لارڈ چیمسفورڈ کے ساتھ مل کر ہندوستان کا دورہ کیا - اور دونوں نے مل کر ایک سکیم تیار کی - جسے مانٹیگو چیمسفورڈ رپورٹ کہتے ہیں +

۲ - رولٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء

گورمنٹ نے ہندوستان کی انقلابی تحریکوں کو دبانے کے لئے رولٹ ایکٹ پاس کیا - جس کی رُو سے حکومت کو غیر معمولی اختیارات مل گئے - ملک بھر میں اس کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن ہوئی +

۳ - ستیہ آگرہ تحریک

مہاتما گاندھی نے رولٹ ایکٹ کو منسوخ کرانے کے لئے ستیہ آگرہ کی تحریک شروع کی - اس کا مطلب یہ تھا - کہ لوگ مصائب برداشت کرتے ہوئے اپنی اخلاقی اور روحانی طاقت سے گورمنٹ کی سختیوں کا مقابلہ کریں - ۶ر اپریل ۱۹۱۹ء کو ملک بھر میں ہڑتال کی گئی - اور جلسے کرکے اس ایکٹ کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا - دہلی - بمبئی - لاہور - امرت سر - گجرات وغیرہ میں فسادات بھی ہوئے - اس لئے پنجاب کے بعض اضلاع میں مارشل لاء جاری کیا گیا - اور عوام پر بہت مظالم ڈھائے گئے - ۱۳ر اپریل ۱۹۱۹ء کو بساکھی کے دن جلیانوالہ باغ امرت سر میں رولٹ ایکٹ کے خلاف ایک جلسہ ہوا - جس میں جنرل ڈائر نے ہجوم پر انہیں منتشر ہونے کے لئے وقت دئے بغیر مشین گنوں کا استعمال کیا - جس میں ہزارہا آدمی مقتول اور مجروح ہوئے - اور

رولٹ ایکٹ ایک ردّی کاغذ بن کر رہ گیا +

۴ - تحریک عدم تعاون

پہلی جنگِ عظیم کے خاتمہ پر ٹرکی کے ساتھ جو شرائط طے ہوئی تھیں - ان سے مسلمان مطمئن نہ تھے - وہ خلافت کو بحال کرنا چاہتے تھے - مظالم پنجاب کی تلافی اور مسئلہ خلافت کے تسلی بخش حل کے لئے مہاتما گاندھی نے ہندو مسلمانوں کو متحد کرکے تحریک عدم تعاون یا ترک موالات جاری کی - اس کا مقصد یہ تھا - کہ کسی معاملہ میں سرکار انگریزی کی مدد نہ کی جائے - یعنی :- (۱) برطانوی کچہریوں کا بائیکاٹ کیا جائے (۲) گورنمنٹ کے خطابات اور اعزازات واپس کئے جائیں (۳) نئی کونسلوں کے انتخاب میں کوئی حصہ نہ لیا جائے (۴) بدیشی مال کا بائیکاٹ کیا جائے - اور کھدر پہنا جائے (۵) سرکاری ملازمتیں ترک کی جائیں (۶) سرکاری سکولوں اور کالجوں سے بچوں کو ہٹا لیا جائے - اور قومی مدارس کھولے جائیں (۷) شراب وغیرہ سے پرہیز کیا جائے +

یہ تحریک کچھ عرصہ تو کامیابی سے جاری رہی - لیکن لارڈ ریڈنگ کے عہد میں مدھم پڑ گئی +

۵ - گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء

(P. U. 1940) مانٹیگو چیمسفورڈ رپورٹ کی بنا پر دسمبر ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پاس کیا گیا - اس کی رُو سے جو اصلاحات دی گئیں - وہ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کہلاتی ہیں - ۱۹۲۱ء میں ان کا نفاذ ہوا - ان کی رُو سے ہندوستان کے آئین

میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوئیں :-

ا۔مرکزی حکومت :-

۱۔ مجلس قانون ساز کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا گیا:-
اوّل۔لیجسلیٹو اسمبلی۔اس کے ممبروں کی تعداد ۱۴۴ مقرر ہوئی۔جن میں سے ۴۰ وائسرائے نامزد کرتا اور باقی رعایا منتخب کرتی تھی۔ان کا انتخاب ہر تین سال کے بعد ہونا قرار پایا۔
دوم۔کونسل آف سٹیٹ۔اس کے کل ممبر ساٹھ مقرر ہوئے۔جن میں سے ۲۷ وائسرائے نامزد کرتا اور ۳۳ کو رعایا منتخب کرتی تھی۔ان کا انتخاب ہر پانچ سال کے بعد ہونا قرار پایا۔

۲۔ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں ہندوستانی ممبروں کی تعداد ایک کی بجائے تین کر دی گئی۔

۳۔ دونوں ایوانوں کو سالانہ بجٹ پر بحث کرنے کی اجازت مل گئی۔

۴۔کسی قانون کے پاس ہونے کے لئے ضروری تھا۔کہ پہلے دونوں ایوان اسے پاس کریں۔پھر وائسرائے اس کی منظوری دے۔وائسرائے ان کے پاس کئے ہوئے قانون کو ردّ کر سکتا تھا۔اور ضرورت کے وقت خود بھی آرڈیننس (Ordinances) جاری کر سکتا ہے۔جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے۔

ب۔صوبائی حکومت :-

۱۔ ہر صوبے کی حکومت کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا۔

اس طریقۂ حکومت کو ڈائرکی (Dyarchy) کہتے ہیں +
اوّل - محکمہ جات مخصوصہ یا غیر منتقلہ (Reserved
(Subjects - اس میں عدالتیں - فوج - پولیس - آب پاشی
اور مالیات کے محکمے شامل کئے گئے - یہ براہِ راست
گورنر اور اس کی انتظامی کونسل کے ماتحت رکھے گئے۔
صوبہ کی قانونی کونسل سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا +
دوم - محکمہ جات غیر مخصوصہ یا منتقلہ (Transferred
(Subjects - ان میں تعلیم - زراعت - ہسپتال - حفظانِ صحت -
صنعت و حرفت اور لوکل سیلف گورنمنٹ وغیرہ شامل
کئے گئے - ان کا انتظام ہندوستانی وزیر کرتے تھے - جو
مجلس قانون ساز سے منتخب کئے جاتے تھے - یہ گورنر
کے ماتحت اور کونسل کے سامنے جوابدہ تھے +

۲ - صوبوں کی ایگزیکٹو کونسلوں میں سرکاری اور غیر سرکاری
ممبروں کی تعداد برابر کر دی گئی - اور صوبائی قانون ساز
کونسلوں میں غیر سرکاری ممبروں کی تعداد ستّر فی صدی
مقرر کی گئی +

۳ - صوبائی کونسلوں کی میعاد تین سال مقرر ہوئی - لیکن گورنر
خاص حالات میں اس میعاد کو زیادہ کر سکتا تھا +

۴ - گورنر کو کونسل کی مرضی کے خلاف کسی قانون کو منسوخ
کرنے یا جاری کرنے کا اختیار دیا گیا +

ج - وزیر ہند کی کونسل :-

۱ - وزیر ہند کی کونسل میں ہندوستانی ممبر بڑھائے گئے +
۲ - وزیر ہند کے سٹاف کی تنخواہ ہندوستان کی بجائے

انگلستان کے خزانہ سے ادا ہونے لگی +

۳ - وزیر ہند کی کونسل کو مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختلاف ہونے کی صورت میں مناسب فیصلہ دینے کا اختیار دیا گیا +

د - متفرق :-

۱ - لنڈن میں ایک ہائی کمشنر فار انڈیا مقرر کیا گیا - جس کا کام انگلستان میں بطور ایجنٹ گورنمنٹ آف انڈیا سٹور خریدنا - ہندوستانی تجارت کی نگرانی اور ہندوستانی طلباء کی سہولت کا انتظام وغیرہ ہے - اس کی تقرری یا موقوفی وزیر ہند کی منظوری سے وائسرائے کے اختیار میں دی گئی +

۲ - یہ بھی قرار پایا - کہ ہر دس سال کے بعد ایک کمیشن مقرر ہوا کریگا - جو رپورٹ کریگا - کہ ہندوستان کو مزید اصلاحات دی جائیں یا نہ - اس کی سفارشات کے مطابق اصلاحات میں تبدیلیاں کی جائیں گی +

۶ - افغانستان کی تیسری لڑائی

سنہ ۱۹۱۹ء

وجہ - سنہ ۱۹۱۹ء میں چند سازشیوں نے امیر حبیب اللہ خاں امیر افغانستان کو قتل کر دیا - اس کی بجائے اس کا بیٹا امان اللہ خاں تخت پر بیٹھا - ان دنوں ہندوستان میں تحریک آزادی کی بدولت بڑی بے چینی پھیل رہی تھی - اس لئے اس نے اس بے چینی کا فائدہ اٹھانے کے لئے انگریزی علاقے پر حملہ کر دیا +

واقعات۔ انگریزی فوج نے درّہ خیبر سے گذر کر ڈکہ پر قبضہ کر لیا۔ اور برطانوی ہوائی جہازوں نے کابل اور جلال آباد پر بمباری کی۔ جس سے شمال کی طرف قبائل کی مخالفت کم ہو گئی۔ لیکن جنوب میں جنرل نادر خاں نے تھل پر قبضہ کر لیا۔ آخر ۸ر اگست ۱۹۱۹ء کو صلح نامہ راولپنڈی کی رو سے جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔

نتیجہ۔ صلحنامہ راولپنڈی ۱۹۱۹ء کی رُو سے:۔

۱۔ امیر کا وظیفہ بند کر دیا گیا۔ اور جو سابقہ رقوم سرکار انگریزی کے ذمہ تھیں۔ وہ بھی ضبط کر لی گئیں۔

۲۔ افغانستان میں ہندوستان کے راستے سامان جنگ جانا بند کر دیا گیا۔ (بعد میں اس کی اجازت مل گئی)۔

۳۔ افغانستان اپنے اندرونی اور بیرونی معاملات میں آزاد ہو گیا۔

لارڈ ریڈنگ

۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۶ء تک

Q. Describe the leading events of the Viceroyalty of Lord Reading.

سوال۔ لارڈ ریڈنگ کے عہد کے مشہور واقعات بیان کرو۔

۱۔ تحریک عدم تعاون کا خاتمہ

لارڈ ریڈنگ ایسے وقت میں ہندوستان

میں آیا۔ جب کہ تحریک عدم تعاون اپنے جوبن پر تھی۔ لوگوں کے جذبات حکومت انگریزی کے خلاف تھے۔ مہاتما گاندھی کے اشارے پر لوگ جان قربان کرنے پر تیار تھے۔ مہاتما گاندھی نے اس تحریک کو موثر بنانے کے لئے باردولی میں عدم ادائیگی ٹیکس کا اعلان کیا۔ لیکن چوراچوری واقع صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں لوگوں نے پولیس کی چوکی پر حملہ کر کے ۲۱ سپاہیوں اور پہرہ داروں کو قتل کر دیا۔ اس پر مہاتما گاندھی نے اس تحریک کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ لارڈ ریڈنگ نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر مہاتما گاندھی اور دوسرے سیاسی لیڈروں اور والنٹیروں کو ایک ایک کر کے قید کر دیا۔ ادھر سلطان ٹرکی سے بھی مناسب شرائط صلح طے ہو گئیں۔ جس سے مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تحریک عدم تعاون اور تحریک خلافت آہستہ آہستہ بالکل ختم ہو گئیں +

۲۔ موپلوں کی بغاوت
سنہ ۱۹۲۱ء

تحریک خلافت سے متاثر ہو کر جنوب مغربی ساحل کی موپلہ قوم نے عدم تشدد کے بنیادی اصول کو نہ سمجھتے ہوئے بغاوت کر دی۔ اور ہندوؤں پر بھی ظلم کئے۔ لیکن یہ بغاوت جلدی ہی فرو کر دی گئی۔ کئی باغیوں کو پھانسی کی سزا ملی۔ اور بہت سے موپلے انڈیمان بھیجے گئے +

۳۔ اکالی تحریک اور گوردوارہ ایکٹ

لارڈ ریڈنگ کے

عہد میں سکھوں نے گوردواروں کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے ایک مذہبی تحریک شروع کی۔جو اکالی تحریک کہلاتی ہے۔گوردواروں کے مہنت بھی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔چنانچہ ننکانہ صاحب کے مہنت نرائن داس نے فروری ۱۹۲۱ء کو ڈیڑھ سو کے قریب اکالیوں کو جو وہاں گوردوارہ میں داخل ہوئے تھے۔قتل کرا دیا۔اس پر سکھ مشتعل ہو گئے۔اور انہوں نے کئی تاریخی گوردواروں پر قبضہ کر لیا۔ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے انہیں کافی مالی اور جانی قربانیاں کرنی پڑیں۔آخر ۱۹۲۵ء میں گورمنٹ کو مجبور کرکے گوردوارہ ایکٹ پاس کروایا۔اس سے سکھوں کی بہت سی شکایات دور ہو گئیں۔لیکن ابھی اس میں بہت سی خامیاں اور نقائص موجود ہیں۔اب تمام تاریخی گوردوارے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے انتظام میں ہیں۔اور گوردواروں کی جائداد اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک الگ عدالت گوردوارہ ٹربیونل کے نام سے قائم ہے +

۴۔مہاراجہ نابھہ اور مہاراجہ اندور کی معزولی

مہاراجہ پٹیالہ نے سردار گورچرن سنگھ مہاراجہ نابھہ کے خلاف کئی سنگین الزام لگائے۔حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا۔لیکن مہاراجہ نابھہ پہلے ہی گدی سے دست بردار ہو گیا۔اور اُسے کوڈائی کنال (دکن) میں نظر بند کیا گیا۔جہاں اب تک نظر بند ہے +

مہاراجہ اندور پر بمبئی کے مشہور تاجر مسٹر باوڈلا کے قتل

کا الزام تھا۔ حکومت نے تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی۔ لیکن مہاراجہ نے گدی سے دست بردار ہونا منظور کر لیا +

۶۔ محصول ڈاک میں اضافہ پوسٹ کارڈ کی قیمت ایک پیسہ کی بجائے دو پیسے اور لفافہ کی قیمت دو پیسہ کی بجائے ایک آنہ مقرر ہوئی +

۷۔ اشاعت تعلیم لارڈ ریڈنگ کے عہد میں دو یونیورسٹیاں ناگپور اور دہلی میں قائم ہوئیں +

لارڈ اروِن

۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۱ء تک

Q. Describe briefly the leading events of the Viceroyalty of Lord Irwin.

سوال - لارڈ اروِن کے عہد حکومت کے مشہور واقعات بیان کرو +

۱۔ زراعتی کمیشن لارڈ اروِن زرعی معاملات میں خاص ماہر تھا۔ اس نے ۱۹۲۶ء میں ایک زراعتی کمیشن مقرر کیا۔ جس نے تحقیقات کے بعد زراعت کی ترقی کے لئے کئی تجویزیں گورنمنٹ کے سامنے پیش کیں ÷

۲ - سارداا یکٹ ۱۹۲۹ء مسٹر ہر بلاس سارد امبر لیجسلیٹو کونسل نے بچپن کی شادی کو روکنے کے لئے ایک قانون پاس کروایا۔ جسے ساردا ایکٹ کہتے ہیں۔اس کی رو سے شادی کے وقت لڑکے کی عمر کم از کم ۱۸ سال اور لڑکی کی عمر کم از کم ۱۴ سال مقرر ہوئی۔

(P. U. 1931)

۳ - وائسرائے پر بمب ۲۳ دسمبر ۱۹۲۹ء کو کسی انقلاب پسند نے لارڈ اردن کی سپیشل ٹرین کو جب کہ وہ دکن کا دورہ کرکے نئی دہلی کے قریب سے گذر رہا تھا۔ تو بمب چلا کر تباہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وائسرائے بال بال بچ گیا۔

۴ - سائمن کمیشن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء کی رُو سے انگلستان کے مشہور بیرسٹر سر جان سائمن کی صدارت میں ایک کمیشن مقرر ہوا۔ تاکہ وہ جاری شدہ اصلاحات کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے اس کمیشن کے سات ممبر تھے۔ان میں کوئی بھی ہندوستانی نہ لیا گیا۔اس لئے کانگریس اور دیگر رہنماؤں نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ جہاں جہاں یہ کمیشن گیا۔ وہاں ہڑتالیں ہوئیں۔ اور مخالف مظاہرے کئے گئے۔تاہم کچھ لوگوں نے کمیشن کے سامنے شہادتیں دیں۔ اور کمیشن نے اپنی رپورٹ جون سنہ ۱۹۳۰ء میں پارلیمنٹ میں پیش کی۔ اس کمیشن کی سفارشات کو ہندوستان کے کسی سیاسی طبقہ نے بھی پسند نہ کیا۔

۵- تحریک سول نافرمانی

کانگریس نے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء کو لاہور میں سالانہ اجلاس جو پنڈت جواہر لال نہرو کی زیر صدارت ہوا تھا۔ کے موقعہ پر اپنا نصب العین "مکمل آزادی حاصل کرنا" قرار دیا۔ اور مہاتما گاندھی نے کانگریس کے مطالبات تسلیم کروانے کے لئے سول نافرمانی کی تحریک شروع کی۔ چنانچہ مہاتما گاندھی نے اپریل سنہ ۱۹۳۰ء میں ڈانڈی کے مقام پر قانون نمک سازی کی خلاف ورزی شروع کی۔ اس کے بعد تمام ملک میں اس قانون کو توڑ کر نمک بنایا گیا۔ ایک سال تک سول نافرمانی کا دَور دَورہ رہا۔ اس تحریک میں تقریباً ۷۳ ہزار آدمی جیلوں میں گئے۔

۶- پہلی گول میز کانفرنس

سائمن کمیشن کی رپورٹ شائع ہوتے ہی کانگریس نے ملک میں ہل چل مچا دی۔ اس لئے نومبر سنہ ۱۹۳۰ء میں لنڈن میں پہلی گول میز کانفرنس بلائی گئی۔ تاکہ ہندوستان کے لئے آئندہ آئین حکومت مرتب کرنے پر غور کیا جائے۔ مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم انگلستان نے اس کی صدارت کی۔ اس میں دوسرے ہندوستانی نمائندے تو شریک ہوئے۔ لیکن کانگریس نے اس میں کوئی حصہ نہ لیا۔ تین ماہ تک صلاح و مشورہ کے بعد آخر فیڈریشن اور صوبائی خود مختاری کی تجاویز منظوری ہوئیں۔ اور ساتھ ہی مہاتما گاندھی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔

۷ - گاندھی اروِن پیکٹ

۵ مارچ ۱۹۳۱ء کو لارڈ اروِن اور مہاتما گاندھی میں سمجھوتہ ہوا - جو گاندھی اروِن سمجھوتہ یا دہلی پیکٹ کہلاتا ہے - اس کی رُو سے :-

(۱) کانگریس نے سول نافرمانی بند کر دی (۲) گورنمنٹ نے تمام سیاسی قیدیوں کو جو سول نافرمانی کی وجہ سے قید ہوئے تھے - رہا کر دیا (۳) ہندوستان کے مغربی ساحل کے کئی دیہاتوں میں اپنے استعمال کے لئے نمک سازی کی اجازت دی گئی - (۴) حکومت نے تمام آرڈیننس واپس لے لئے (۵) بدیشی مال پر پُر امن پکٹنگ جائز قرار پایا +

۸ - نئی دہلی کا افتتاح

۱۹۳۱ء میں وائسرائے نے نئی دہلی کا افتتاح کیا +

لارڈ ولنگڈن

۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۶ء تک

Q. Describe briefly the leading events of the Viceroyalty of Lord Wellingdon.

سوال - لارڈ ولنگڈن کے عہد کے مشہور واقعات بیان کرو +

۱ - دوسری گول میز کانفرنس

اکتوبر ۱۹۳۱ء میں لنڈن میں دوسری گول میز کانفرنس ہوئی - اس کے نمائندے نئے سرے سے مقرر کئے

گئے تھے۔ اور مہاتما گاندھی کانگریس کے واحد نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ مہاتما گاندھی نے ہندوستان کے لئے مکمل آزادی کے مطالبہ کو زور دار الفاظ میں پیش کیا۔ لیکن انتہائی کوششوں کے باوجود بھی فرقہ دارانہ سوال حل نہ ہو سکا۔ آخر اس کا فیصلہ مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم کی رائے پر چھوڑا گیا +

۲ - فرقہ دارانہ فیصلہ (Communal Award)

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم انگلستان نے ۱۷ر اگست ۱۹۳۲ء کو کمیونل ایوارڈ (فرقہ دارانہ فیصلہ) کا اعلان کیا۔ جس میں ہندوستان کی ہر قوم کے لئے مرکزی اور صوبجاتی کونسلوں میں نشستیں مقرر کر دی گئیں۔ اور اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ اپنے نمائندے بھیجنے کا حق دیا گیا۔ اور یہ بھی اعلان کیا۔ کہ اس فیصلے میں کوئی ترمیم نہ کی جائیگی۔ جب تک کہ تمام فرقے مل کر حکومت سے اس تبدیلی کی التجا نہ کریں +

۳ - پونا پیکٹ

کمیونل ایوارڈ کے مطابق اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ نمائندگی دینے پر مہاتما گاندھی نے اعلان کیا۔ کہ وہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو مرن برت رکھینگے۔ اس طرح یا تو وہ اپنی جان پر کھیل جائینگے یا گورنمنٹ کو مجبور کر دینگے۔ کہ وہ اچھوتوں کو ہندوؤں کے ساتھ مشترکہ نیابت کے حقوق عطا کرے۔ چنانچہ انہوں نے مرن برت شروع کر دیا۔ آخر ہندو لیڈروں نے اچھوتوں کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکار کے ساتھ پونا میں سمجھوتہ کر لیا۔ اسے پونا پیکٹ

کہتے ہیں۔ اس کی رُو سے اچھوتوں نے ہندوؤں کے ساتھ مشترکہ نیابت کا اصول مان لیا۔ اور وزیر اعظم نے بھی اس پیکٹ کے مطابق کمیونل ایوارڈ میں بھی ترمیم کر دی ✦

۴۔ تیسری گول میز کانفرنس

۲۱ر نومبر ۱۹۳۲ء میں تیسری گول میز کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہندوستان کے لئے آئندہ آئینی اصلاحات پر مزید غور و خوض کیا گیا۔ اس میں کانگریس کی طرف سے کوئی نمائندہ شامل نہ ہوا ✦

۵۔ وائٹ پیپر اور جائینٹ سیلیکٹ کمیٹی

حکومت انگلستان نے ۱۸ر مارچ ۱۹۳۳ء کو ہندوستان میں اصلاحات جاری کرنے کی سکیم کو ایک مسودہ کی صورت میں پیش کیا۔ جسے وائٹ پیپر کہتے ہیں۔ اور اس پر غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ۳۲ ممبروں کی ایک مشترکہ کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو جائنٹ پارلیمنٹری سیلیکٹ کمیٹی کہلاتی ہے۔ اس کی رپورٹ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۴ء کو شائع ہوئی۔ جس کی بنا پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء پاس ہؤا ✦

۶۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء ہندوستان میں یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو نافذ ہؤا۔ اس کی رو سے حسب ذیل اہم تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں :-

ا - مرکزی حکومت :-

۱- مرکز میں آل انڈیا فیڈریشن قائم کی جائیگی - جس میں برٹش ہندوستانی صوبے اور ہندوستانی ریاستیں شامل ہونگی +

۲- فیڈرل حکومت کے قانون بنانے کے لئے دو چیمبر یا ایوان ہونگے :-

اوّل - کونسل آف سٹیٹ (Council of State)

اس میں کل ممبروں کی تعداد ۲۶۰ ہوگی - جس میں سے ۱۵۰ ممبر برٹش انڈیا سے منتخب ہونگے - ۶ ممبر برٹش انڈیا میں سے وائسرائے مقرر کریگا - ۱۰۴ ممبر ریاستوں کے حکمرانوں کی طرف سے نامزد ہونگے +

یہ ایک مستقل ایوان ہوگا - البتہ اس کے ایک تہائی ممبر ہر تین سال کے بعد علیٰحدہ ہو جایا کرینگے - اور ان کی جگہ نئے ممبر آئینگے +

دوم - فیڈرل اسمبلی (Federal Assembly)

اس میں کل ممبروں کی تعداد ۳۷۵ ہوگی - جن میں سے ۲۵۰ برٹش انڈیا کے نمائندے ہونگے - انہیں ووٹر براہ راست منتخب نہ کرینگے - بلکہ مختلف صوبوں کی اسمبلیوں کے ممبر اپنے میں ہی سے انتخاب کرینگے + اور ۱۲۵ ممبر دیسی ریاستوں کے حکمرانوں کے نامزد ہونگے +

فیڈرل اسمبلی کے ممبروں کا انتخاب ہر پانچویں سال کے بعد ہوا کریگا +

۳- مرکزی حکومت میں ایک طرح کی ڈائرکی (Dyarchy) رائج کی جائیگی - یعنی حکومت کے مختلف محکموں کو دو

حصّوں میں تقسیم کیا جائیگا :-
اوّل۔محکمہ جات مخصوصہ یا غیر منتقلہ (Reserved Subjects) - یعنی فوج ۔ خارجی پالیسی ۔ عیسائی گرجوں کا انتظام وغیرہ وائسرائے اور اس کے تین مشیروں کی کونسل (Council of Ministers) کے ماتحت ہونگے ۔
دوم ۔ محکمہ جات غیر مخصوصہ یا منتقلہ (Transferred Subjects) یعنی قانون ۔ تجارت ۔صنعت و حرفت ۔مال۔ زراعت اور تعلیم وغیرہ کا انتظام ہندوستانی وزرا کے سپرد ہوگا۔ ان وزرا کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور یہ وزرا فیڈرل اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہونگے۔
۴ ۔ وائسرائے کے اختیارات بہت وسیع ہونگے ۔وہ حسب ضرورت مجلس قانون ساز کی منظوری کے بغیر خاص قانون رائج کر سکتا ہے۔یا مجالس کے منظور کردہ قوانین کو رد کر سکتا ہے ۔

ب ۔ صوبائی حکومت :-

۱ ۔ ۱۹۱۹ء کی ڈائرکی منسوخ کرکے صوبوں کو اندرونی خود مختاری دی گئی ہے ۔
۲ ۔ سندھ کو احاطہ بمبئی سے اور اڑیسہ کو صوبہ بہار سے الگ کرکے دو نئے صوبے بنائے گئے ہیں ۔
۳ ۔ گیارہ صوبے (بمبئی ۔ مدراس ۔بنگال ۔یو۔پی ۔ ممالک متوسط۔ بہار۔ اڑیسہ ۔ آسام ۔ پنجاب ۔ سندھ ۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ) گورنروں کے ماتحت ہونگے ۔ اور چھ صوبے (برٹش بلوچستان ۔ دہلی ۔اجمیر مارواڑ۔ کورگ ۔ جزائر انڈیمان نکوبار۔

علاقہ پنتھ پپلو دا) چیف کمشنروں کے ماتحت ہونگے +

۴ - آسام - بنگال - مدراس - بمبئی - بہار اور صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں مجلس قوانین ساز کے دو دو ایوان ہونگے۔ اوّل لیجسلیٹو کونسل - دوم لیجسلیٹو اسمبلی - لیجسلیٹو کونسل ایک مستقل ایوان ہوگا۔ لیکن ہر تین سال کے بعد اس کے ایک تہائی ممبر علیحدہ ہو جایا کرینگے - اور ان کی جگہ نئے ممبر لئے جائینگے۔ لیجسلیٹو اسمبلی کی میعاد پانچ سال ہوگی - اور ہر پانچ سال کے بعد نیا انتخاب ہوا کریگا +

۵ - باقی صوبوں میں صرف ایک ہی ایوان ہوگا - اور اس کا نام لیجسلیٹو اسمبلی ہوگا - جس کی میعاد پانچ سال ہوگی +

۶ - لیجسلیٹو اسمبلیوں کے تمام ممبر منتخب شدہ ہوا کرینگے۔ اور کوئی ممبر بھی سرکار کی طرف سے نامزد نہ کیا جائے گا +

۷ - صوبے کا گورنر اکثریت رکھنے والی پارٹی میں سے وزیر اعظم منتخب کریگا - اور وہ اسمبلی کی مختلف پارٹیوں سے وزرا چُن کر اپنی وزارت مرتب کریگا۔ لیکن اگر کبھی اسمبلی کی اکثریت وزارت کے خلاف ہوگی - تو وزارت مستعفی ہو جائے گی +

۸ - وزرا کو اپنے اپنے محکمہ پر کلی اختیارات ہونگے - اور وہ مجلس قانون ساز کے سامنے اپنی پالیسی کے لئے جواب دہ ہونگے +

۹ - ووٹروں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ عورتوں کو بھی ووٹ دینے اور ممبر بننے کا حق دیا گیا ہے۔ اور اسمبلیوں میں ان کے لئے نشستیں مخصوص کر دی گئی ہیں +

ج - وزیر ہند :-

جونہی فیڈریشن قائم ہوگی۔ وزیر ہند کی انڈیا کونسل توڑ دی جائے گی۔ اور وہ اس کی بجائے ایک مشاورتی کمیٹی (Advisory Board) مقرر کریگا۔ جس کے ممبر تین سے چھ تک ہونگے۔ اور وہ پانچ سال تک اپنے عہدہ کے فرائض ادا کرینگے۔ اور وہ دوبارہ نامزد نہ ہو سکیں گے۔ اور ان کی تنخواہوں کا بار انگلستان کے خزانہ پر پڑیگا +

د - متفرقات :-

۱ - گورنمنٹ آف انڈیا کا سرکاری بینک دہلی میں ریزرو بنک آف انڈیا کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ اور ٹکسال کا کام بھی اسی بنک کے سپرد کیا گیا ہے +

۲ - دہلی میں ایک فیڈرل کورٹ قائم کی گئی ہے۔ جو ایک چیف جسٹس اور چھ ماتحت ججوں پر مشتمل ہے۔ اسے موجودہ ہائی کورٹوں کے فیصلوں کی اپیل سُننے کا حق حاصل ہے +

۳ - محکمہ ریلوے کے انتظام کے لئے فیڈرل ریلوے اتھارٹی (Federal Railway Authority) اور فیڈرل ریلوے ٹریبونل (Federal Railway Tribunal) قائم ہونگے +

۴ - سندھ اور اڑیسہ دو نئے صوبے قائم کئے گئے۔ اور برما

ہندوستان سے الگ کر دیا گیا +

۷ - بہار اور کوئٹہ کے زلزلے

۱ - ۱۵ر جنوری ۱۹۳۴ء کو بہار میں ایک زبردست زلزلہ آیا - جس سے منگھیر اور مظفر پور کے شہر ویران ہو گئے - اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہوا +

۲ - ۳۱ر مئی ۱۹۳۵ء کو رات کے تین بجے کوئٹہ اور اس کے گرد و نواح میں تباہی خیز زلزلہ آیا - جس میں کوئٹہ جیسا عظیم الشان شہر تین منٹوں میں کھنڈرات کا ڈھیر ہو گیا - اور تیس ہزار جانوں کا نقصان ہوا +

۸ - جارج پنجم کی سلور جوبلی اور وفات

جارج پنجم کی پچیس سالہ حکومت کے بعد ۶ - ۷ مئی ۱۹۳۵ء کو اس کی سلور جوبلی سارے ملک میں بڑی شان و شوکت سے منائی گئی - اور ۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء کو اس نے وفات پائی +

۹ - کانگریس کی گولڈن جوبلی

دسمبر ۱۹۳۵ء میں کانگریس کے قیام کو پچاس سال گذرنے پر اس کی گولڈن جوبلی سارے ملک میں نہایت دھوم دھام سے منائی گئی - لیڈروں نے اہل ہند کو اتحاد کا پیغام دیا +

لارڈ لنلتھگو

۱۹۳۶ء سے ۱۹...ء تک

لارڈ لنلتھگو وائسرائے بننے سے پہلے شاہی زراعتی کمیشن کے صدر کی حیثیت میں ۱۹۲۹ء میں ہندوستان آیا تھا۔ جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کی صدارت بھی اُسے ہی سونپی گئی تھی۔ اس کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں:-

۱- ایڈورڈ ہشتم کی تخت سے دستبرداری

۱۰ر دسمبر ۱۹۳۶ء

ایڈورڈ ہشتم تخت نشینی کے وقت کنوارا تھا۔ تخت نشینی کے چند ماہ بعد اس نے ایک امریکن خاتون مسز سمپسن سے شادی کرنے کی خواہش کی۔ لیکن پارلیمنٹ اس شادی کے خلاف تھی۔ اس لئے ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۶ء کو تخت سے دست برداری اختیار کر لی۔ اور اس کی جگہ اس کا چھوٹا بھائی جارج ششم تخت نشین ہوا۔ اس نے ایڈورڈ ہشتم کو ڈیوک آف ونڈسر کا خطاب دیا۔ ڈیوک آف ونڈسر کی شادی مسز سمپسن سے ہو چکی ہے +

۲- صوبائی خود مختاری اور وزارتیں

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رُو سے یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے صوبائی خود مختاری کو رائج کیا گیا ہے۔ لیکن فیڈریشن کا وجود ابھی تک عمل میں نہیں آیا +

نئے آئین کے ماتحت آٹھ صوبوں (بمبئی۔مدراس۔صوبجات متوسط۔یو۔پی۔بہار۔اڑیسہ۔آسام۔شمال مغربی سرحدی صوبہ) میں کانگریس وزارتیں قائم ہوئیں۔اور باقی تین صوبوں (پنجاب۔ بنگال اور سندھ) میں غیر کانگریسی۔کانگریسی وزارتیں نہایت خوش اسلوبی سے کام کرتی رہی ہیں۔جن پر نہ صرف ہندوستان کے مدبّر بلکہ انگلستان کے سیاسی لیڈر بھی اطمینان کا اظہار کر چکے ہیں۔۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو ہر ہٹلر کی جنگ شروع ہوئی۔ اور گورنمنٹ برطانیہ نے ہندوستان کو بھی اس سے مشورہ کئے بغیر جنگ میں شامل کر لیا۔صوبائی اور مرکزی لیجسلیچر کے منتخب نمائندوں میں سے کسی کو پوچھا تک نہ گیا۔اس لئے کانگریس نے برطانوی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا۔کہ وہ جنگ کے متعلق اپنے مقاصد کو واضح کرے۔اور ہندوستان پر ان کا اطلاق کرے۔لیکن گورنمنٹ نے جنگی مقاصد کی وضاحت کرنے سے انکار کر دیا۔اس پر کانگریسی وزارتیں مستعفی ہو گئیں +

۳۔ریاستی بے چینی

ہندوستان کی باجگذار ریاستوں کشمیر۔ جے پور۔ٹراونکور۔راجکوٹ اور حیدر آباد دکن میں بہت بے چینی رہی۔اس بے چینی کی وجہ فرقہ دارانہ اختلاف نہیں بلکہ اس کا اصلی سبب وہ تبدیلی ہے۔جو ہندوستان کے حالات میں جلدی جلدی ہو رہی ہے۔ راجکوٹ میں ٹھاکر صاحب نے رعایا کو مراعات دینے میں ٹالمٹول کیا۔اور حالات اتنی نازک صورت اختیار کر گئے۔کہ مہاتما گاندھی نے 'مرن برت' اختیار کیا۔اور وائسرائے نے اپنا خاص آدمی

بھیج کر مہاتما جی کو یقین دلایا۔ کہ آپ کی خواہش کے مطابق فیصلہ ہو جائیگا۔ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجیوں نے وسیع پیمانے پر ستیہ آگرہ اور سول نافرمانی کر کے دھارمک آزادی کو بحال کرایا +

۴۔ قحط حصار ۱۹۳۸ء میں ضلع حصار اور اس کے قریبی علاقے میں سخت قحط پڑا +

۵۔ حویلی پروجیکٹ ۲ر اپریل ۱۹۳۹ء کو حویلی پروجیکٹ کی نہریں جاری ہوئیں +

۶۔ شورش وزیرستان لارڈ لنلتھگو نے وزیرستان میں سڑکیں بنوا کر وہاں انگریزی اقتدار بڑھانے کی کوشش کی۔ اس لئے سرحدی قبائل نے فقیرایپی کی سرکردگی میں سرحد پر شورش مچا رکھی ہے۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جب کہ سرحد پر قتل و غارت۔ لوٹ مار یا اغوا کی واردات نہیں ہوتی +

کانگریس کا وفد انڈین نیشنل کانگریس نے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور مسٹر آصف علی پر مشتمل ایک وفد وزیرستان میں بھیجا۔ تاکہ اپنے قبائلی ہمسایوں کو ہندوستان کا صلح و آشتی اور بھائی بندی کا پیغام دے سکیں۔ لیکن گورنر سرحد نے انہیں وزیرستان میں جانے کی اجازت نہ دی۔ بلکہ پشاور سے بنوں جانے کی بھی ممانعت کر دی۔ اس لئے وفد پشاور سے ہی واپس آ گیا +

گاندھی وائسرائے ملاقات ۳۰ ستمبر ۱۹۴۰ء کو مہاتما گاندھی نے کانگریس کے رہنما کی

حیثیت میں وائسرائے سے ملاقات کی۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ انڈین نیشنل کانگریس اور عوام کو اتنا اختیار دیا جائے۔ کہ وہ جنگی کوششوں کے متعلق اپنے خیالات کا آزادانہ طور پر اظہار کر سکیں۔ لیکن وائسرائے نے ایسی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر کانگریس نے ۱۳ر اکتوبر کو انفرادی سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ سول نافرمانی مہاتما جی کی طرف سے چنے ہوئے انے گنے لوگوں تک ہی محدود رہے گی۔

قانون امداد مقروضین پنجاب وائسرائے نے قانون امداد مقروضین پنجاب کی منظوری دے دی ہے۔

مشہور ہستیاں

۱۔ کمارل بھٹ یہ آسام کا بڑا قابل اور جادو بیان شخص تھا۔ ۸۰۰ء میں پیدا ہوا۔ اس نے سارے ملک کا سفر کیا۔ اور شاہی درباروں میں بدھ مت اور جین مت کے علماء سے بحث کی۔ اور لوگوں کو ہندو مت کی طرف مائل کیا۔ یہ کئی مذہبی کتب کا مصنف بھی تھا۔

۲۔ شنکر اچاریہ یہ مالابار کا برہمن تھا۔ ۷۸۸ء میں پیدا

ہوا۔ بنارس میں تعلیم پائی۔ یہ شوجی کا پجاری تھا۔ اس نے بدھ مت اور جین مت کے علماء کو مباحثوں میں شکستیں دیں۔ اور ہندو مت کی اشاعت کے لئے جگن ناتھ۔ بدری ناتھ۔ دوارکا اور میسور میں چار مٹھ قائم کئے۔ اس کی بدولت ہندو مت کو خوب فروغ حاصل ہوا۔ ۸۲۸ء میں کشمیر کی پہاڑیوں پر کدار ناتھ میں وفات پائی۔ اس کے چیلے سنیاسی کہلاتے ہیں۔ اس نے سنسکرت میں کئی کتب لکھیں۔ اس کا گیتا اور اُپنشدوں کا ترجمہ مستند مانا جاتا ہے ۔

۳۔ ٹیپو سلطان

یہ حیدر علی کا بیٹا تھا۔ باپ کی وفات پر ۱۷۸۲ء میں میسور کی حکومت سنبھالی۔ یہ فرانسیسیوں سے مل کر انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتا تھا۔ اس نے میسور کی دوسری لڑائی سے تنگ آ کر انگریزوں کے ساتھ ۱۷۸۴ء میں عہد نامہ منگلور کیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی فوجی طاقت بہت بڑھا لی۔ اور اپنی سلطنت کو وسیع کرنا شروع کر دیا۔ انگریزوں کے ساتھ میسور کی تیسری اور چوتھی لڑائیاں لڑا۔ میسور کی چوتھی لڑائی میں ۱۷۹۹ء میں سرنگاپٹم کے مقام پر مارا گیا۔

(P.U. 1927, 31, 36)

۴۔ راجہ رام موہن رائے

راجہ رام موہن رائے برہمو سماج کے بانی تھے۔ وہ ۱۷۷۴ء میں ضلع ہگلی میں پیدا ہوئے۔ اوائل عمر سے ہی آپ کو ہندوؤں کی مجلسی خرابیوں سے نفرت تھی۔ اس لئے آپ نے اپنی تمام تر توجہ مجلسی اصلاح کی طرف لگا دی۔

ستی کی رسم کو دور کرنے میں لارڈ ولیم بنٹنک کی مدد کی۔ انگریزی زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانے میں لارڈ میکالے کا ہاتھ بٹایا۔ اور مجلسی خرابیوں کو دور کرنے اور رواداری اور اخوت کے پرچار کے لئے ۱۸۲۹ء میں برہمو سماج کی بُنیاد ڈالی۔ ۱۸۳۰ء میں شہنشاہ ہند اکبر ثانی کا نمائندہ بن کر ولایت گئے۔ تاکہ اس کے وظیفہ میں اضافہ کرا سکیں۔ لیکن ۱۸۳۳ء میں بمقام برسٹل وفات پائی +

(P.U. 1925, 27, 33, 36)

۵-ہری سنگھ نلوہ

یہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا سپہ سالار تھا۔ گوجرانوالہ میں پیدا ہؤا۔ بڑا بہادر اور جنگ جُو تھا۔ اس نے پٹھانوں کو کئی شکستیں دیں۔ اور اپنا رعب قائم کیا۔ اب تک افغان مائیں اپنے بچوں کو "نلوہ" کے نام سے ڈراتی ہیں۔ ۱۸۳۷ء میں افغانوں سے لڑتے ہوئے وفات پائی +

۶-سردار شام سنگھ اٹاری والا

یہ نہایت دلیر اور نڈر سکھ سردار تھا۔ اس نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت کشمیر اور پشاور کی تسخیر میں نمایاں حصہ لیا۔ مہاراجہ کی وفات کے بعد درباری بدنظمی دیکھ کر سیاسیات سے کنارہ کش ہو گیا۔ لیکن سکھوں کی پہلی لڑائی میں قومی جوش اٹھا۔ اور انگریزوں کے خلاف سبراؤں میں جان توڑ کر لڑا۔ آخر وہیں مارا گیا۔ اس کی لاش اٹاری لائی گئی۔ لیکن اس کی عورت لاش پہنچنے سے پہلے ہی ستی ہو گئی۔ اٹاری میں اس کی سمادھ موجود ہے +

(P. U. 1931)

۷ - سرسید احمد خاں

سرسید احمد خاں مسلمانوں کے مشہور ریفارمر اور سچے بہی خواہ تھے ۔
۱۸۱۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ عربی فارسی کی تعلیم گھر پر ہی پائی۔ ۱۸۳۷ء میں بطور سررشتہ دار سرکاری ملازمت اختیار کی۔ اور جلدی ہی منصف بن گئے۔ غدر ۱۸۵۷ء میں انہوں نے کئی انگریزوں کی جان بچائی۔ انہوں نے مسلم کالج علی گڑھ کی بنیاد ڈالی۔ جس کا بنیادی پتھر لارڈ لٹن نے ۱۸۷۷ء میں رکھا تھا۔ یہ کالج یونیورسٹی کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ آپ جادو بیان مکرّر بھی تھے۔ ۱۸۹۸ء میں وفات پائی۔ اور علی گڑھ کالج کے احاطہ میں ہی دفن کئے گئے۔

(P.U. 1925, 33, 36, 38)

۸ - سوامی دیانند سرسوتی

سوامی دیانند سرسوتی انیسویں صدی کے ہندوؤں کے مشہور مذہبی اور مجلسی ریفارمر ہوئے ہیں۔ ۱۸۲۴ء میں موردی (گجرات کاٹھیاواڑ) میں پیدا ہوئے۔ متھرا میں سوامی ورجانند سے سنسکرت کی تعلیم پائی۔ ۲۱ سال کی عمر میں گھر سے نکلے۔ اور ساری عمر شادی نہ کی۔ آپ نے پُرانی ہندو تہذیب کو زندہ کرنے اور ویدک دھرم کو درست شکل میں پیش کرنے میں کافی زور لگایا۔ ہندوؤں کی مجلسی خرابیوں کو بھی دُور کرنے کی کوشش کی۔ ۱۸۷۷ء میں لاہور میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ آپ کی تصنیفات میں سے ستیارتھ پرکاش مشہور کتاب ہے۔ ۱۸۸۳ء میں بمقام اجمیر وفات پا گئے۔

(P.U. 1925, 39)

۹- گوپال کرشن گوکھلے

آپ ہندوستان کے مشہور سیاسی لیڈر اور سوشل ریفارمر تھے۔

۱۸۶۶ء میں ایک برہمن مرہٹہ کے گھر پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر ملازمت اختیار کی۔ کچھ عرصہ فرگوسن کالج بمبئی میں پروفیسر بھی رہے۔ آپ جب وائسرائے کی قانون ساز کونسل کے ممبر تھے۔ تو کونسل میں پرائمری تعلیم کو مفت اور لازمی کرنے کا بل پیش کیا۔ لیکن وہ پاس نہ ہوا۔ آپ اپنی جادو بیانی سے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیتے تھے۔ گورمنٹ اور پبلک دونوں آپ کی قابلیت کے مدّاح تھے۔ آپ نے عوام کی خدمت کے لئے پُونا میں سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی قائم کی۔ جو آج تک مفید خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ۱۹۱۵ء میں وفات پائی +

(P.U. 1926, 33)

۱۰- ڈاکٹر سر محمد اقبال

آپ ۱۸۷۵ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ایف-اے تک وہاں ہی تعلیم پائی۔ پھر گورمنٹ کالج لاہور سے ایم-اے کا امتحان پاس کیا۔ اور وہاں ہی پروفیسر مقرر ہو گئے۔ پھر ولایت جا کر بیرسٹر ایٹ لاء ہوئے۔ وہاں فارسی کتابوں کا مطالعہ کر کے ایک محققانہ کتاب لکھی۔ جس پر اہلِ جرمن نے آپ کو پی-ایچ ڈی کی ڈگری دی۔ گورمنٹ برطانیہ نے ادبی خدمات کے صلے میں آپ کو "سر" کا خطاب دیا۔ آپ اُردو فارسی کے چوٹی کے شاعر تھے۔ آپ کا اُردو کلام "بانگ درا" "بال جبریل" اور "ضرب کلیم" چھپ چکے ہیں۔ آپ نے قوم کو آزادی مساوات

اور عمل کا پیغام دیا۔ آپ پنجاب کونسل کے ممبر بھی رہے۔ اور گول میز کانفرنس میں بھی مدعو کئے گئے۔ اپریل ۱۹۲۸ء میں وفات پا گئے۔ آپ کی قبر حضوری باغ میں شاہی مسجد کے بڑے دروازے کے بائیں جانب ہے ÷

(P.U. 1935, 39)

۱۱- پنڈت موتی لال نہرو

آپ الہ آباد کے قابل ترین بیرسٹر اور ملکی لیڈر تھے۔ ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۹ء کی تحریک عدم تعاون میں آپ نے امیرانہ زندگی ترک کر دی۔ اور باقی عمر کانگریسی بن کر ملکی خدمات میں گذار دی۔ آپ نے لیجسلیٹو اسمبلی میں "سوراجیہ پارٹی" کی بنیاد ڈالی۔ اور اپنی علمیت اور تدبر کا سکّہ بٹھا دیا۔ آپ دو دفعہ کانگریس کے صدر بھی منتخب ہوئے۔ ۱۹۲۷ء میں آپ نے نہرو رپورٹ شائع کی۔ جس میں ہندوستانیوں کا متحدہ مطالبہ "درجہ نوآبادیات" قرار دیا۔ اور اپنی عظیم الشان کوٹھی آنند بھون (الہ آباد) کانگریس کے دفتر کے لئے قوم کی بھینٹ کی۔ ۱۹۳۱ء میں وفات پائی ÷

۱۲- لوکمانیہ بال گنگا دھر تلک

آپ ۱۸۵۶ء میں رتناگری (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ بیس سال کی عمر میں بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ تین سال بعد وکالت کی سند حاصل کی۔ آپ کو سرکاری نوکری سے سخت نفرت تھی۔ "کیسری" اور "مرہٹہ" دو اخبارین نکالتے تھے۔ آپ نے مادر وطن کی خاطر بہت سی تکلیفیں اُٹھائیں۔ اور کئی بار قید ہوئے۔ آپ کی زبان سے ہی

پہلے پہل یہ الفاظ نکلے تھے۔ کہ "سوراجیہ ہمارا پیدائشی حق ہے"۔ ۱۹۱۴ء میں آپ نے انڈین ہوم رُول کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۲۰ء میں وفات پائی۔ آپ کی یادگار میں مہاتما گاندھی نے "سوراجیہ فنڈ" جاری کیا۔ جس میں ایک کروڑ سے زیادہ روپیہ جمع ہو گیا۔ اب ہر سال پہلی اگست کو آپ کا یادگاری دن "تلک ڈے" منایا جاتا ہے +

۱۳- لالہ لاجپت رائے

آپ ۱۸۶۵ء میں جگراؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ایک ورنیکلر ٹیچر تھے۔ بطور بیرسٹر لاہور میں زندگی کا آغاز کیا۔ آپ اعلیٰ درجہ کے سیاست دان اور نڈر لیڈر تھے۔ اور اپنی ساری زندگی ملک کی خدمت میں بسر کی۔ تقسیم بنگال کے خلاف آپ نے جوش کا اظہار کیا۔ اس لئے مانڈلے میں جلا وطن کئے گئے۔ پہلی جنگِ عظیم کے دوران میں آپ امریکہ چلے گئے۔ جب واپس آئے۔ تو پنجاب میں عدم تعاون تحریک کو خوب ترقی دی۔ بندے ماترم اخبار جاری کیا۔ ۱۹۲۸ء میں وفات پائی۔ آپ کا شاندار مجسمہ لاہور میں ٹاؤن ہال کے سامنے موجود ہے +

۱۴- وی-جے پٹیل

آپ گجرات کاٹھیاواڑ کے رہنے والے بیرسٹر تھے۔ آپ پہلے ہندوستانی تھے۔ جو ۱۹۲۴ء میں لیجسلیٹو اسمبلی کے صدر چنے گئے۔ اور چھ سال تک برابر اس عہدہ پر قائم رہے۔ آپ قابل ترین سیاست دان تھے۔ ۱۹۳۰ء میں کسی سیاسی اختلاف کی بنا پر استعفا دے دیا۔ اور اپنی صحت کی بحالی کے لئے یورپ

تشریف لے گئے۔ اور وی آنا (آسٹریا) میں وفات پائی +

۱۵-لارڈ سنہا آپ بمقام رائے پور (صوبہ بنگال) پیدا ہوئے۔ آپ سب سے پہلے ہندوستانی ہیں۔ جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بنے۔ آپ پہلے ہندوستانی ہیں۔ جنہیں لارڈ کا خطاب ملا۔ آپ پہلے ہندوستانی ہیں۔ جو بہار و اڑیسہ کے گورنر بنائے گئے۔ آپ نے ۱۹۲۸ء میں وفات پائی +

۱۶-سری نواس شاستری آپ ۱۸۶۹ء میں مدراس میں پیدا ہوئے۔ پہلے پہل سکول ٹیچر مقرر ہوئے۔ ۱۹۱۵ء میں سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی (مجلس خدّام ہند) کے صدر بنے۔ اپنی ذاتی قابلیّت اور تدبّر کے باعث لیگ آف نیشنز میں ہندوستانی نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ کچھ مدت جنوبی افریقہ میں ہائی کمشنر فار انڈیا کے عہدہ پر بھی رہے۔ گول میز کانفرنس میں بھی شریک ہوئے۔ آج کل اندھرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں +

۱۷-مہاتما گاندھی موہن داس کرم چند گاندھی جو مہاتما گاندھی کے نام سے مشہور ہیں۔ ۱۸۶۹ء کو گجرات کاٹھیاواڑ کے قصبہ پوربندر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کرم چند کاٹھیاواڑ کی ایک ریاست راجکوٹ کے دیوان تھے۔ راجکوٹ اور بھاونگر میں تعلیم پانے کے بعد لنڈن گئے۔ اور ۱۸۹۱ء میں وہاں سے بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے واپس ہندوستان آئے۔ دو سال کے

بعد ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جنوبی افریقہ میں گئے۔ وہاں جنگ بوئر اور زولو میں آپ نے سرکار انگریزی کی بڑی خدمات کیں۔ وہاں کی حکومت نے ہندوستانی آبادکاروں پر کئی قسم کی بندشیں لگا رکھی تھیں۔ آپ نے ان کے خلاف آواز اٹھائی۔ ستیہ آگرہ کی تحریک شروع کی۔ جیل بھی گئے۔ اور حکومت کو ان قوانین کی ترمیم پر مجبور کر دیا ⁺

۲۱ سال جنوبی افریقہ میں رہنے کے بعد ۱۹۱۴ء میں ہندوستان آئے۔ اور ملکی خدمت میں مصروف ہو گئے جنگ عظیم کے بعد رولٹ ایکٹ پاس ہونے پر ہندوستان میں ستیہ آگرہ کی تحریک شروع کی۔ پھر پنجاب میں مارشل لا کی زیادتیوں اور خلافت کے سوال پر ۱۹۲۰ء میں تحریک عدم تعاون جاری کی۔ اس وقت سے آپ کا اثر و رسوخ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ ۱۸ مارچ ۱۹۲۲ء کو بغاوت کے الزام میں چھ سال کی قید کی سزا ملی۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے ڈانڈی کے مقام پر قانون نمک سازی کو توڑ کر سول نافرمانی کا آغاز کیا۔ ۱۹۳۱ء میں گاندھی ارون پیکٹ ہوا۔ اور سول نافرمانی بند کر دی۔ دوسری گول میز کانفرنس میں آپ کانگریس کے واحد نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ جب کمیونل ایوارڈ کے مطابق اچھوتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ نمائندگی دی گئی۔ تو آپ نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو مرن برت رکھا۔ جس کا نتیجہ پونا پیکٹ نکلا۔ اور وزیر اعظم نے کمیونل ایوارڈ میں ترمیم کر دی۔ ۱۹۳۵ء میں آپ نے

سیاسیات اور کانگریس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔اور اپنی توجہ دیہات سدھار اور اچھوت ادھار میں لگا دی۔ ۱۹۳۹ء میں راجکوٹ کی اصلاحات کے متعلق آپ نے پھر مرن برت رکھا۔

آپ سچائی۔ عدم تشدد اور ہندو مسلم اتحاد کے پجاری ہیں۔اور آپ نے ہندوستان میں سیاسی زندگی کے معیار کو بہت بلند کر دیا ہے۔آپ اپنی سادگی۔ پاکیزگی۔راست گوئی۔ حُب الوطنی۔ بنی نوع انسان کے ساتھ محبت اور اعلےٰ تدبّر کی وجہ سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی عزّت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور انڈین نیشنل کانگریس کی روح و رواں آپ ہی ہیں۔ (P. U. 1939)

۱۸۔پنڈت جواہر لال نہرو

آپ پنڈت موتی لال نہرو کے سپُوت ہیں۔ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد بیرسٹر بنے۔اور الہ آباد میں وکالت شروع کر دی۔لیکن ۱۹۱۹ء میں حُب الوطنی کے جذبے سے متاثر ہو کر ملک اور قوم کی خدمت کرنے لگے۔بہت عرصہ تک کانگریس کے سیکرٹری رہے۔اور تین بار کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۲۹ء میں لاہور میں آپ کی زیر صدارت کانگریس نے مکمل آزادی کا ریزولیوشن پاس کیا۔ آپ نے سارے یورپ اور روس کی سیر کی ہے۔کئی بار کانگریس اور عدم تعاون کی تحریک میں قید ہوئے ہیں۔آپ اعلےٰ پایہ کے مصنّف بھی ہیں۔آپ کی خود نوشت سوانح عمری لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوئی

ہے۔ نئے انتخابات میں کانگریس کو صوبجات میں جو بھاری اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ وہ آپ کی ہی ان تھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آپ نے ہوائی جہاز کے ذریعے سے ہندوستان کے طول و عرض کا دورہ کرکے لوگوں کو کانگریس کا پیغام سنایا۔ ۱۹۳۹ء میں کانگریس کے نمائندہ کی حیثیت میں لنکا اور چین میں بھی گئے۔ آپ کی شخصیت مسلمہ ہے۔ آپ سرمایہ داری کے مخالف اور سوشل ازم کے حامی ہیں ۔

۱۹۔ پنڈت مدن موہن مالویہ

آپ ہندوؤں کے مشہور لیڈر ہیں ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے۔ میور سنٹرل کالج الہ آباد میں تعلیم پائی۔ اور اپنی زندگی بطور ایک ٹیچر کے شروع کی۔ اس کے بعد "ہندوستان" اور "انڈین یونین" اخبارات کے ایڈیٹر رہے ۱۸۹۱ء میں وکالت کا امتحان پاس کرکے ہائی کورٹ الہ آباد میں پریکٹس شروع کر دی۔ آپ کئی سال یو۔پی کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر رہے۔ دو بار کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ نے بنارس میں ہندو یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی۔ اور ۱۹۱۹ء سے اس کے وائس چانسلر چلے آتے ہیں۔ دوسری گول میز کانفرنس میں آپ شریک ہوئے تھے۔ پونا پیکٹ میں آپ نے نمایاں حصہ لیا تھا۔ تحریک سول نافرمانی میں آپ نے دو دفعہ جیل یاترا بھی کی ہے ۔

۲۰۔ مسٹر جناح

آپ ۱۸۷۶ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ تعلیم پا کر ۱۹۰۶ء سے بمبئی ہائی کورٹ میں بطور بیرسٹر پریکٹس کر رہے ہیں۔ پہلے کانگریس کے سرگرم

ممبر تھے۔ رولٹ ایکٹ کے پاس ہونے پر لیجسلیٹو اسمبلی
سے بطور پروٹسٹ استعفا دے دیا۔ پھر کانگریس سے علیحدگی
اختیار کر لی۔ آپ مسلمانوں کے مسلّمہ لیڈر ہیں۔ اور آپ کے
"۱۴ نکات" مشہور ہیں۔ آپ نے گول میز کانفرنس میں حصّہ
لیا ہے۔ آج کل مسلم لیگ کے پریذیڈنٹ ہیں۔ کمیونل ازم
کے مشہور پرچارک اور کانگریس کے زبردست نکتہ چین ہیں۔
(P.U. 1934)

۲۱۔ رابندر ناتھ ٹیگور

آپ بنگال کے قومی شاعر اور
زبردست ادیب ہیں۔ ۱۸۶۱ء میں
کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مہا رشی دیوندر ناتھ
ٹیگور تھے۔ آپ نے نظموں کے علاوہ علم ادب۔ مذہب۔ آرٹ۔
سیاسیات اور تعلیم پر کئی ناول۔ چھوٹی چھوٹی کہانیاں اور
مضامین لکھے ہیں۔ اور تین بنگالی رسالوں کی ایڈیٹری کرتے
رہے ہیں۔ ۱۹۰۱ء میں آپ نے بول پور میں شانتی نکیتن
آشرم کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۱۲ء میں انگلینڈ میں گئے۔ اور اپنی
مشہور تصنیف "گیتانجلی" کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ ۱۹۱۳ء میں
آپ کو اس تصنیف پر "نوبل پرائز" ملا۔ آپ یورپ۔ امریکہ۔
جاپان۔ پرشیا اور چین وغیرہ میں بھی گئے ہیں۔ آپ کی
نظموں اور مضامین کا ترجمہ دُنیا کی تقریباً ہر ایک زبان
میں ہو چکا ہے۔ ۱۹۱۹ء کے مظالم پنجاب سے متاثر ہو کر
آپ نے "سر" کا خطاب واپس کر دیا تھا۔ (P.U. 1934)

۲۲۔ مولانا ابوالکلام آزاد

آپ ہندوستان کے مسلمانوں میں
اپنی ذہانت۔ علمیت اور اصابت

رائے کے باعث غیر معمولی حیثیت رکھتے ہیں۔ فیروز بخت احمد اصلی نام۔ محی الدین لقب۔ ابوالکلام کنیت اور آزاد تخلص ہے۔ اگرچہ وطن دہلی ہے۔ لیکن آپ سنہ۱۸۸۸ء میں مدینہ میں پیدا ہوئے۔ اور چار سال تک وہیں رہے۔ آپ نے کسی درسگاہ سے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی۔ البتہ پرانے زمانے کے قاعدہ کے مطابق اپنے عہد کے مشہور علما سے استفادہ کیا۔ سنہ۱۹۰۸ء میں آپ "وکیل" امرت سر کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اور اپنے مضامین سے ملک بھر میں اپنی قابلیت کی دھاک بٹھا دی۔ اس کے بعد آپ نے کلکتہ سے الہلال جاری کیا۔ جس نے ہندیوں کے سامنے سیاست اور ادب کی نئی راہیں کھول دیں حکومت نے گذشتہ جنگِ عظیم کے آغاز میں آپ کو بمقام رانچی نظر بند کر دیا۔ اور جنگ کے خاتمہ پر رہا ہوئے۔ اور خلافت اور کانگریس کی تحریکوں میں نمایاں حصہ لیا۔ اس وقت سے آپ کانگریس کے ساتھ ہیں۔ سیاسی کاموں میں پڑنے سے تصنیف و تالیف اور شاعری کا کام رہ گیا۔ آپ نہایت غیور اور ذکی الحس واقع ہوئے ہیں۔ ایسے آدمی صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ سنہ۱۹۴۰ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے ہیں ؛

۲۳۔ سبھاش چندر بوس

آپ سنہ۱۸۹۷ء میں پیدا ہوئے۔ بی۔ اے کا امتحان پاس کرکے ولایت گئے۔ اور آئی' سی' ایس کا امتحان پاس کیا۔ سنہ۱۹۲۴ء میں کلکتہ کارپوریشن کے چیف ایگزیکیٹو مقرر ہوئے۔ سنہ۱۹۳۰ء میں بغاوت کے الزام میں ایک سال قید کی سزا ملی۔ اور قید

میں ہی کلکتہ کے میئر منتخب ہوئے۔ آپ کئی بار جیل گئے۔ اور نظر بند کئے گئے۔ ۱۹۳۹ء میں آپ کانگریس کے صدر تھے۔ اور دوبارہ اگلے سال کے لئے منتخب ہوئے۔ لیکن کانگریس ہائی کمانڈ سے اختلاف کی بنا پر استعفا دے دیا۔ اور اب کانگریس میں فارورڈ بلاک (بایاں بازو) کے لیڈر ہیں۔

۲۴ - فضل حق

آپ بنگال گورنمنٹ کے وزیر اعظم ہیں۔ آپ نے باریسال اور کلکتہ میں تعلیم پائی۔ اور کلکتہ ہائی کورٹ میں پریکٹس شروع کی۔ اس کے بعد آپ ڈپٹی مجسٹریٹ بن گئے۔ لیکن مستعفی ہو کر پھر پریکٹس شروع کر دی۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی رہے۔ ۱۹۱۴ء میں آپ کانگریس میں شامل ہوئے۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ سے بھی تعلقات قائم رکھے۔ پہلی اور دوسری گول میز کانفرنس میں بھی شامل ہوئے۔ ۱۹۳۵ء میں میئر آف کلکتہ مقرر ہوئے۔ آپ اس وقت پرجا پارٹی آف بنگال کے لیڈر ہیں۔

۲۵ - خان عبدالغفار خاں

آپ فرنٹیر گاندھی کے نام سے مشہور ہیں۔ ۱۸۹۱ء میں اتمان زئی ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم پائی۔ آپ نے ۱۹۱۲ء سے پبلک خدمات شروع کیں۔ رولٹ ایکٹ کے خلاف ایجی ٹیشن میں کافی حصہ لیا۔ اور عدم تعاون کی تحریک میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۲۱ء میں آپ کو تین سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ ۱۹۲۹ء میں سرخ پوشوں یا خدائی خدمتگاروں کی جماعت کی تنظیم کی۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء تک شاہی قیدی رہے۔ اور آخر پنجاب اور سرحدی صوبہ سے

جلا وطن کئے گئے۔ آپ پٹھان قوم میں بڑے ہر دلعزیز ہیں۔ ان میں آپ نے عدم تشدد کا پرچار خوب کیا ہے ۔

۲۶۔ سر سکندر حیات خاں

آپ آجکل پنجاب گورمنٹ کے وزیر اعظم اور یونینسٹ پارٹی کے لیڈر ہیں۔ آپ واہ ضلع کیمبل پور کے رہنے والے ہیں۔ سنہ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ محمڈن کالج علی گڑھ اور یونیورسٹی کالج لنڈن میں تعلیم پائی۔ جنگِ عظیم میں آپ ریکروٹنگ آفیسر تھے۔ اور آپ نے سرکار انگریزی کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں پنجاب گورمنٹ کے مالی وزیر مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۳۲ء اور سنہ ۱۹۳۴ء میں پنجاب کے قائم مقام گورنر بھی رہے۔ سنہ ۱۹۳۷ء سے پنجاب کے وزیر اعظم ہیں۔ آپ کی وزارت میں کئی نئے قانون مثلاً قانون ساہوکارہ۔ قانون اراضی مرہونہ قانون انسداد انتقال بے نامی۔ اور قانون مارکیٹ پاس ہوئے ہیں ۔

۲۷۔ ڈاکٹر امبیدکار

آپ لاء کالج بمبئی کے پرنسپل ہیں۔ سنہ ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ ہندوؤں کی ایک اچھوت قوم ماہر میں سے ہیں۔ آپ کو گائیکواڑ والئے بڑودہ کی طرف سے کولمبیا میں علم مجالس اور اکنامکس کے مطالعہ کے لئے وظیفہ ملا تھا۔ ایک سال تک انڈیا آفس لائبریری لنڈن میں ریسرچ کا کام کرتے رہے۔ اور مسئلہ ذات پات اور مالیات پر کئی کتب لکھیں۔ آپ کی زیر ہدایت اچھوت بہت ترقی کر رہے ہیں۔ آپ بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی رہے۔ گول میز کانفرنس میں شرکت بھی کی ۔

مشہور سنین

سنین	واقعات
۳۲۶ ق م	سکندر اعظم کا حملہ
۳۰۵ ق م	سلوکس کا حملہ
۲۶۹ ق م	اشوک کی تاجپوشی
۲۶۱ ق م	اشوک کا کالنگہ کو فتح کرنا
سنہ ۶۰۶ء	ہرش کی تخت نشینی
سنہ ۷۱۲ء	عربوں کا سندھ پر حملہ
سنہ ۱۰۲۵ء	محمود کا حملہ سومنات پر
سنہ ۱۱۹۱ء	ترائن کی پہلی لڑائی
سنہ ۱۱۹۲ء	ترائن کی دوسری لڑائی
سنہ ۱۳۹۸ء	امیر تیمور کا حملہ
سنہ ۱۵۲۶ء	پانی پت کی پہلی لڑائی
سنہ ۱۵۲۷ء	کنواہہ کی لڑائی
سنہ ۱۵۵۶ء	پانی پت کی دوسری لڑائی
سنہ ۱۵۶۵ء	تلی کوٹ کی لڑائی۔ جزیہ کی موقوفی
سنہ ۱۶۵۷ء	شاہجہان کی بیماری اور جنگِ تخت نشینی
سنہ ۱۷۰۷ء	اورنگ زیب کی وفات
سنہ ۱۷۳۹ء	نادر شاہ کا حملہ
سنہ ۱۷۶۱ء	پانی پت کی تیسری لڑائی
سنہ ۱۶۰۰ء	ایسٹ انڈیا کمپنی کا آغاز
سنہ ۱۷۵۱ء	ارکاٹ کا محاصرہ

سنین	واقعات
سنہ ١٧٥٧ء	پلاسی کی لڑائی +
سنہ ١٧٦٤ء	بکسر کی لڑائی +
سنہ ١٧٦٥ء	بنگال بہار اور اڑیسہ کی دیوانی انگریزوں کو ملی +
سنہ ١٧٨٤ء	پٹس انڈیا بل +
سنہ ١٧٩٣ء	بندوبست دوامی بنگال +
سنہ ١٧٩٩ء	میسور کی چوتھی لڑائی +
سنہ ١٨٠٩ء	عہدنامہ امرت سر +
سنہ ١٨٣٩ء	مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات +
سنہ ١٨٤٣ء	الحاق سندھ +
سنہ ١٨٤٩ء	الحاق پنجاب +
سنہ ١٨٥٧ء	غدر +
سنہ ١٨٥٨ء	اعلان ملکہ وکٹوریہ۔کمپنی کی حکومت کا خاتمہ +
سنہ ١٨٨٢ء	پنجاب یونیورسٹی کا قائم ہونا +
سنہ ١٨٨٥ء	انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد +
سنہ ١٩٠٥ء	تقسیم بنگال +
سنہ ١٩٠٩ء	منٹو مارلے اصلاحات +
سنہ ١٩١٤ء	پہلی جنگ عظیم کا آغاز +
سنہ ١٩١٩ء	مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات +
سنہ ١٩٣٢ء	کمیونل ایوارڈ کا اعلان +
سنہ ١٩٣٥ء	گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ +
سنہ ١٩٣٩ء	دوسری جنگ عظیم یا ہٹلر کی جنگ کا آغاز +

ضمیمہ

موجودہ جنگِ عظیم

موجودہ جنگِ عظیم

وجوہات - ۱- ہٹلر کی ہوس ملک گیری- جرمنی نے پہلی جنگ عظیم میں بڑا نقصان اٹھایا تھا -اور عہد نامہ ورسئے کی رُو سے اس کی حالت اَور بھی ابتر ہو گئی تھی۔ اس نے اپنے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کے ماتحت بہت ترقی کر لی - آج کل جرمنی دنیا میں بڑا صنعتی ملک گنا جاتا ہے۔ ہر ہٹلر کی پولٹیکل پارٹی کا نام نازی پارٹی ہے۔ نازیوں کا عقیدہ ہے - کہ :-

(۱) تمام جرمنوں کو Reich میں متحد کیا جائے +

(۲) عہد نامہ ورسئے کو منسوخ کیا جائے +

(۳) اتنی زمین اور علاقہ حاصل کیا جائے -جو متحدہ جرمن قوم کے لئے کافی ہو +

چنانچہ ہر ہٹلر نے تمام جرمنوں کے اتحاد اور عہدنامہ ورسئے کی تنسیخ کے لئے حسب ذیل کام کئے :-

(۱) ۱۹۳۵ء میں اپنی مستقل فوج کی تعداد اس تعداد سے بڑھا دی - جو عہد نامہ ورسئے کی رُو سے مقرر ہوئی تھی +

(۲) ۱۹۳۶ء میں رائن لینڈ (Rhine land) کے علاقے کو مضبوط کیا +

(۳) آسٹریا میں عام رائے لینے کا انتظام کیا۔ اور ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو وہاں جرمن فوجیں بھیج کر چانسلر کو ملک بدر کرکے آسٹریا پر قبضہ کر لیا +

(۴) یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کو زیچو سلوویکیا کے علاقہ سوڈیٹن لینڈ پر بھی قابض ہو گیا +

ہٹلر کے ان الحاقات سے یورپ میں ہراس چھا گیا +

۲۔ **فوری وجہ۔** پولینڈ پر حملہ۔ ہٹلر نے مندرجہ بالا الحاقات پر صبر نہ کیا۔ بلکہ اس نے پولینڈ سے مطالبہ کیا۔ کہ ڈانزگ (Danzig) کی بندرگاہ اور اس کا ملحقہ علاقہ کاریڈور (Corridor) جو عہدنامہ ورسیٹے کی رُو سے پہلی جنگِ عظیم کے بعد جرمن سے لے کر اُسے دے گئے تھے۔ جرمنی کے حوالے کر دے۔ ابھی پولینڈ کی طرف سے ہٹلر کے اس مطالبہ کا جواب بھی نہ آیا تھا۔ کہ اس نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر یکایک حملہ کر دیا +

برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ سے معاہدہ کیا ہوُا تھا۔ کہ اگر پولینڈ کی خود مختاری کے لئے کوئی اندیشہ پیدا ہوگا۔ تو وہ اس کی مدد کرینگے۔ اس لئے برطانیہ اور فرانس پر وعدہ ایفائی لازم تھی۔ لیکن انہوں نے اس وقت تک اعلان جنگ نہ کیا۔ جب تک کہ :۔

۱- ہٹلر نے پولینڈ کے ساتھ مساوات کے برتاؤ کے لحاظ سے گفتگو کرنے سے انکار نہ کر دیا ÷

۲- ہٹلر نے اپنی فوجوں کو وہاں سے واپس بلانے اور اس معاملہ کو بڑی بڑی طاقتوں کے روبرو فیصلہ کرانے کے لئے پیش کرنے سے انکار نہ کر دیا ÷

چنانچہ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو برطانیہ نے اور ۴ ستمبر ۱۹۳۹ء کو فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ÷

واقعات -۱- **پولینڈ کا حشر**- پولش فوجوں نے جرمن افواج کا جان توڑ کر مقابلہ کیا- لیکن جرمنوں نے ایسی سختی سے حملے کئے- کہ اہلِ پولینڈ کی کوئی پیش نہ گئی- اور ڈانزگ- کارڈور اور کئی دیگر مقامات ایک ایک کرکے مفتوح ہو گئے- ادھر پولینڈ کے لئے جرمنی کا عذاب ہی کچھ کم نہ تھا- کہ مشرق کی طرف سے رُوس نے بھی بڑے بھاری لاؤ لشکر کے ساتھ پولینڈ پر حملہ کر دیا- اور اس کے تقریباً نصف حصے پر قابض ہو گیا- اس جنگ کا مشہور واقعہ پولینڈ کے دارالخلافہ وارسا (Warsaw) کا محاصرہ ہے- ہر ہٹلر نہایت شان و شوکت کے ساتھ فاتحانہ انداز میں وارسا میں داخل ہوا- وارسا اور کئی اور شہر کھنڈرات کی شکل میں ہیں- پولینڈ بالکل تباہ ہو چکا ہے- اور اسے جرمنی اور رُوس نے تقسیم کر لیا ہے ÷

۲- بحری اور ہوائی سرگرمیاں- جنگ شروع ہوتے ہی مخالفین نے ایک دوسرے کے خلاف بحری اور ہوائی

سرگرمیاں شروع کر دیں۔ اب تک طرفین کے ہزارہا ہوائی اور بحری جہاز تباہ اور غرقاب ہو چکے ہیں +

۳۔ زمین دوز قلعوں کی دیواریں۔ جرمنی اور فرانس نے اپنی درمیانی سرحد پر ہزارہا زمین دوز قلعوں کی دیواریں بنا رکھی ہیں۔ جرمنی کی دیوار کا نام سیگفریڈ لائن (Seigfried Line) ہے۔ اور فرانس کی دیوار میگنٹ لائن (Maginot Line) کہلاتی ہے۔ پہلے پہل اس سرحد پر دونوں طرف طرفین کی فوجیں ڈٹی رہیں۔ لیکن ان دیواروں کی موجودگی کے سبب جنگ نے کوئی نتیجہ خیز صورت اختیار نہ کی +

۴۔ رُوس کی دست درازیاں۔ اس جنگ کا فائدہ اٹھا کر رُوس نے فن لینڈ پر چڑھائی کر دی۔ اور مارچ ۱۹۴۰ء میں فنلینڈ سے خاکنائے کریلیا اور جھیل لڈوگا کا شمالی حصّہ لے لیا۔ اور بحیرۂ بالٹک کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں لیٹویا۔ استھونیا۔ لتھوانیا نے رُوس سے الحاق میں ہی اپنی سلامتی دیکھی +

۵۔ ڈنمارک اور ناروے پر قبضہ۔ ۹ر اپریل ۱۹۴۰ء سے جنگ دوسری منزل میں داخل ہوئی۔ جب کہ جرمنی نے بیک وقت ڈنمارک اور ناروے دونوں ملکوں پر حملہ کر دیا۔ ڈنمارک نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اور ناروے نے اتحادیوں کی امداد کے بھروسے پر جرمنی سے جنگ کی۔ ناروے اور بحیرۂ شمالی میں تقریباً دو ماہ جنگ ہوتی رہی۔ اور جرمن اور اتحادی فوجیں پہلی بار

ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔آخر انگریزی فوجیں واپس آ گئیں۔اور ناروے پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا +

۶۔ فلینڈرز کی لڑائی۔ ناروے کی فتح کے بعد جرمنی نے ہالینڈ اور بلجیم پر حملہ کیا۔ہالینڈ تو جلدی ہی ہار مان گیا۔لیکن بلجیم اتحادی فوجوں کو ساتھ لے کر مقابلہ کرتا رہا۔اس دوران میں جرمن فوجیں شمالی فرانس میں جا پہنچیں۔اور انہوں نے کیلے اور بولون کی بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا۔ اتحادی فوجیں علاقہ فلینڈرز میں محصور ہو گئیں۔لیکن اپنی جانیں بچا کر انگلینڈ پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں۔اس جنگ میں جرمنی کو بے شمار سامان جنگ ہاتھ آیا +

۷۔ پیرس پر قبضہ۔اس کے بعد جرمن فوجیں پیرس پر حملہ آور ہوئیں۔فرانسیسی فوجوں نے مقابلہ کیا۔لیکن آخر ہتھیار ڈال دئے۔اور ۲۵ جون کو صلح ہو کر جنگ کے خاتمہ کا اعلان کیا گیا۔اب جرمنی کا مدِ مقابل صرف انگلینڈ ہی رہ گیا +

۸۔ اٹلی کی شمولیت۔اٹلی نے بھی فرانس کی بد حالی کو دیکھ کر جون ۱۹۴۰ء میں فرانس اور انگلینڈ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا۔اور اس نے جزیرہ مالٹا۔عدن اور افریقہ کے برٹش مقبوضات پر بمباری کی۔ انگریزوں نے بھی اٹلی کے شہروں اور افریقن مقبوضات پر بم برسائے +

۹۔ برٹش سمالی لینڈ پر اطالوی قبضہ۔اگست ۱۹۴۰ء میں

اٹلی نے برٹش سمالی لینڈ پر قبضہ کر لیا ہے - اِس سے عدن کے انگریزی بحری اڈے کی جغرافیائی پوزیشن کچھ کمزور ہو گئی ہے ؞

۱۰- انگلینڈ- اب انگلینڈ کے ساحلی مقامات اور لنڈن پر توپوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے سے گولے اور بمب برسائے جاتے ہیں- انگریز بھی جوابی حملے کرتے ہیں - اور برلن پر بمب باری کرتے ہیں- ہزارہا انسانی جانیں نقصان ہو چکی ہیں - اور ہزارہا آدمی بے خانماں ہو چکے ہیں- لیکن تباہی اور آگ کی بارش طرفین کی طرف سے ابھی جاری ہے ؞

۱۱- مشرق بعید- مشرق بعید میں برطانیہ - امریکہ - فرانس اور ہالینڈ نے مختلف علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا- چین کی جنوبی بندرگاہوں پر بھی ان طاقتوں کا تسلّط تھا- ہالینڈ اور فرانس جنگ کے پہلے سال ہی ختم ہو گئے - اور ان کی نو آبادیاں فرانسیسی ہند چینی اور جزائر شرق الہند یتیم ہو کر رہ گئیں- مشرق بعید کی سب سے بڑی طاقت جاپان نے جو عرصہ سے موقع کی تاک میں تھی- ان حالات سے فائدہ اٹھایا- اور فرانسیسی ہند چینی اور جزائر شرق الہند میں اپنے قدم جما لئے- برطانیہ جرمنی سے حیات و موت کی کش مکش میں جاپان کی مزاحمت نہ کر سکا- امریکہ کو خود اپنی حفاظت کی فکر دامن گیر تھی- چنانچہ ان دونوں طاقتوں نے چین میں اپنے مفاد کو خیرباد کہا- اور شنگھائی سے اپنی فوجیں ہٹا لیں- ادھر

آسٹریلیا نے جاپان سے سفارتی تعلقات قائم کر لئے۔ اور برطانیہ نے امریکہ کے قریب واقع برطانوی جزیروں کا ڈیفینس امریکہ کے ہاتھ میں دے دیا ہے ؛

۱۲- ستمبر ۱۹۴۰ء کے اخیر میں جرمنی - اٹلی اور جاپان میں نیا جنگی معاہدہ ہوا ہے - اس کی رو سے یورپ کی لیڈر شپ جرمنی اور اٹلی کے ہاتھ میں رہے گی- اور ایشیا کی جاپان کے ہاتھ میں- کوئی نئی طاقت جنگ میں شامل ہوگی- تو جاپان کو جرمنی اور اٹلی کی مدد پر آنا ہوگا ؛

۱۳- اکتوبر ۱۹۴۰ء کے آغاز میں فرانسیسی سنی گال کی بندرگاہ ڈاکر پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے ؛

۱۴- اکتوبر ۱۹۴۰ء میں جرمن فوجیں رومانیہ اور بلگیریا میں داخل ہو گئی ہیں- اور اطالوی فوجیں یونان کی سرحد پر حملے کر رہی ہیں - یونانی لیبیا کے علاقہ میں پیش قدمی کر رہے ہیں ؛

لالہ ٹھاکر داس آنند نے امرت الیکٹرک پریس ریلوے روڈ- لاہور میں باہتمام پنڈت دھرم چند بھارگو بی- ایس سی چھپوا کر شائع کی۔